बिहारीबिन्दावनी ग्रंथकेआचार्यश्रीमहाराजसच्चिद
नंद स्वरूप श्रीबिंद्राबनजी ग्रंथ कर्त्ता कीमूरती॥

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوئی اول بار

واہ گورو یا ہو

مؤلف بہار بندرابن کورنش و تسلیم کے چمن زار مین مؤدبانہ کھڑا ہو کر موتی
شبنم التماس اوپر گلبرگ سمن رنگ کاغذ کے چنتا ہے کہ اس گلدستۂ
معرفت کی تعظیم و تکریم سب مذہب والون کو شایان و واجب ہی آہین موجب
ہے کہ اول تو اس بہارستان مین خصوصاً حدیقۂ فصل [illegible] دوسرے مین بہت سے میوون کے
چمن کھلے ہوئے ہین اور دوسرے جو گل نصیحتون کے فصل پہلی و تیسری مین
چنے ہوئے رکھے ہین اور بلبل اجابت ہزار داستان او گلچین چار چمن اونکی چہچہ زن
ہے اونکی سیر سے مشام شایقین کو مشکبو ہونا از بس [illegible] کہ ہندیون کے
روا ہے ہان چوتھی فصل کی سیر طالب گیان [illegible] کو بہی سیرابی

شگفتگی کا ذریعہ ہوگی خواستگار حقیقت کو بیشک حق الیقین کی نسیم
صبحدمی سے سرور نامحصور میسر آوے گا اور ثمر بیش رس نخل حق کہ چسکا
پھل حوصلہ سمائی مین گنجایش نرکھے ہاتہ لگیگا مگر جسکے دل کا باغ مصفا و
ہمہ صورت و رنگ سرسبز و شاداب نہین ہے اور جسکا دل تشنہ لب زلال
نجات کامل خضر وار بعد طے مدارج مندرجہ فصلہای دیگر بقرار نہین ہوا ہے اور
دل کی آنکھین نرگس وار طرف حقیقت دوچار نہین ہین اوسکو چوتھی فصل اور
دیباچہ کی سیر سے حصول آب حیات نخیر ممکن بلکہ خوف دردسر و ہوازدگی سخت کا
ہے احتیاطاً گذارش کیا گیا اور فصل پانچوین کی سیر گویا سیر چشمہ کشف
معرفت کی ہی مگر اوس حالت مین کہ جب اصل مین نظر باطنی اور عشق خاص
حاصل ہو مگر اتنا عرض کرنا اور ضرور ہے کہ باعث عبارت سلیس اور
آسان و رواجی سے کے مطالعہ اسکا بہت آسان مگر حصول ہونا مطلب
اصلی کا بدون مداومت و مواظبت ہر ماہ و آفتاب نہین ہو سکتا کیون کہ
سیر ہونا من کا بدون پہونچانے غذاے ہواے سمن و شب بو دشوار
اور بوجہ کہ اسمین صرف کلام معرفت ہین کوئی قصہ کہانی یا تواریخ نہین اسکا
مطالعہ ہمارے کا کام ہے مد لغت نامہ و فہرست مضامین سی مطالعہ
بآسانی ہو سکتا ہے الا بدون سیر کل بہار بندرابن جیسا
کہ حظ چاہیے ملنا مشکل ہے آیندہ شایقین کو اختیار اور جو میری عرض
بیجا ہو تو میرے قصور کو عفو فرما کیجیے سیر بہار غرض آمدن آن نازنین

چون رفتار جانان چہ خوش آمدہ

فہرست مضامین بہار بندرابن

انسان

صفحہ	سطر	خلاصہ

تمام شد

بولنا سچ اوسے نہ بھاوسے ہے ❊ منہ کو جسکے بھوت کھاوسے ہے

جو ہم راستی مین نہاتے ہین ❊ جان و تن دو نون زور پاتے ہین

بے ایمانون نے پال رکھا چور ❊ بے ایمانی کمواوے لاکھ کرور

بعضی غفلت اگرچہ چھوٹی ہے ❊ لیک بنیاد اوسکی کھوٹی ہے

جبکہ غافل ہوا ہے چوکیدار ❊ کردیا اوسنے چور کو ہشیار

تشریح

بے ایمانی انسان مین بمنزلہ ایسے بیوقوف چور کے ہے کہ جو اپنا گھر لوٹ کر دوسرون کے حوالہ کردے کل مدار انسانیت کا ایمانداری پر ہے اور حسنِ ظن کہ ایمانداری نہین وہ انسان نہین اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ پس جب کہ انسانیت ہی جاتی رہی سب کچھ جاتا رہا فقط چوکیدار کی غفلت ذرا سی ہی نقصان ہزار ہا کا کرا سکتی ہے اگر دیکھیے تو چوکیدار نے چندان بُرا نہین کیا صرف سو گیا مگر اوسکے سونے مین خزانہ اوٹھ گیا اگر چوکیدار نہوتا تو بہتر تھا کسواسطے کہ جہان چوکیدار ہے وہان اشتباہ ہوتا ہے کہ کچھ تو ہے جو چوکیدار مقرر کیا ہے

اگر کسیکو صلاح دینی ہو ❊ دیکھ لو وہ صلاح ایسی ہو

صرف ظاہر مین چکنی چپڑی نہو ❊ اصل مین فائدہ بھی رکھتی ہو

بات تو تھی بڑی نصیحت کی ❊ پر ہوئی وہ بڑی فضیحت کی

کیونکہ نادان اوسکو جانا نہ کچھ ❊ چاند کی جگہ سر تا پایہ کچھ

آزمائش بدون جو ہے کلام ❊ بے تردد اثر ہے اوسکا خام

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
پورن	ہرجا موجود	تت	اصل و عناصر	درشٹی	نظر
پراپت	میسر	✤ ج ✤		دہن	آواز
پورب	پہلے	جگت	دنیا	✤ ر ✤	
پرم ہنس	صوفی	جنم	پیدا ہونا	رجوگن	خواہش
پریمی	عاشق	جگ	ضیافت واسطے	رت	خلاص
پرش و پرکھ	حق و انسان		خیر عقبی کے	رکمیشر منیشر	عارف کامل
پنتھ	راہ مذہب فرقہ	جیو	بندہ روح و		صاحب طاقت
پرکرتی	طاقت قائم بذات		حواس انسان	✤ س ✤	
	خود سب ملکہ شناسائی	✤ چ ✤		سربس	کل
پرلوک	بہشت و دوزخ	چیت	دل	سروپ	ذات و صورت
پرپنچ	کل پیدائش	چیتن	روح و ذات حق	سمادہی	شغل و ...
پران	نفس	دیشٹا	ظہور	ستوگن	خلاف تموگن
پرمارتھ	متقی	پرچا	بحث و گفتگو	سامرتھ	صاحب طاقت
پرمارتھی	دیندار	چیتنا	دوسری و قیام	ساگر	سمندر بحر قلزم
پیکھون	دیکھون	✤ د ✤		سرت	خیال ...
✤ ت ✤		دھیانی	شاغل	سوشپن	...
تل	مقام سویدا	دہرم	فعل و سب ستایا	سیندہ و ستانا	...
ترکوٹی	مقام نور		صواب	ساکشی	گواہ
تموگن	تاریکی و جہل	دیا و دہرم	رحم و ایمان	سمرن	ورد و یاد

لغت	معنی
سیل وسنتوکھ	تحمل وصبر
سیوک	مرید
سوکرم	فعل نیک
سرگن	جو پیدا ہوا ہے
سکھوپتی	گہری نیند
سوارتھ	دنیا
سرشٹ	دونون جہان
سواہا	دیوتا کی نذر کرنا
سیوا	خدمت
شدھ	صاف
سیچ	خاکروب
سرب	کُل
سرون	سننا
سماناکار	موافق
سپن	خواب وخیال یعنی وہ ظہور جو سونے کی حالت مین نظر آوے

✣ ش ✣

لغت	معنی
شنکلپ بکلپ	تفکرات وتشویش خیالات
شریر	جسم
شکتی	طاقت
شانتی	تشفی کامل
شبد یعنی ناد	آواز جس سے پیدائش علم و نور وجود وشہود یعنی عالم لاہوت جبروت ملکوت ناسوت اور سلطان الاذکار مین شبد کو ہو وآہ نشان دیا ہے

✣ ک ✣

لغت	معنی
کلیش	رنج
کرم وکریا	فعل
کلپنا ماتر	خیالی
کلیان	نجات
کوکرم	فعل بد
کشم	دوات لگان
کال	وقت وشیطان ومرگ
کھنڈن	منسوخ
کارن	مسبب
کارج	سبب وظہور

✣ گ ✣

لغت	معنی
گھٹ	جسم وسبوجو یعنی گھڑا
گپت	پوشیدہ غائب
گرہی وگرہستی	عیال اطفال دار
گگن	دماغ مقام نور وآواز ربانی
گورمکھ	مرید کامل
گن	صفت

✣ ل ✣

لغت	معنی
لیش	موجب نشان

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
✤ م ✤		✤ ن ✤		✤ و ✤	
میکش	منجات	نرلن	ذات حق	واستو	درحقیقت
منڈل	مکان	نابھی	ناف	✤ ہ ✤	
مہاپرش	اولیا کامل	نرتن	جامۂ انسان	رہردا	دل
من	دل یعنی قلب صنوبری	نمستکار	بمنزلہ آلہ	ہاں	نقصان
		نادشبد	آواز ربانی	ہیتو	باعث
منن	یقین لانا	بندہ ومیاں	تشغل حقیقت	ہتیا	عذاب
منتھیا	نابود وجھوٹا	نکٹ	نزدیک	ہتکاری	خیرخواہ

ایک اونکار ست گور پرشاد

آد گور آئینہ

جگاد گور آئینہ

ست گور آئینہ

سری گور دیو آئینہ

دوہا

گرون بندنا تجہ سے نانک شاہ محبوب | دسون دسا مین رم رہی بیا پک شدہ سروپ

دوہا

جس گھٹ مین پرگھٹ ہوی ست گور نانک شاہ | سبہے اونکی بن گئی شبد رہے لولاے

تیری ہی ذات کو بقا ہے مدام
ہونگے فانی تمام خاص و عام

تیرے ہی رحم سے ٹھیکانا ہے
اور جو کچھ کہون فسانا ہے

کیون نہ حافظ ہوا اور تو موجود
اپنے بندونکے پاس اے معبود

تو غفور الرحیم ہے یارب
ہم گنہگار ہین سدا سر سب

تجھکو ہے شرم پاس ہے اسکا
نحن اقرب جو تونے فرمایا

ذات تیری ہین عرض ہستی ہے
نیست اصل بلند و پستی ہے

علم ہے اور سرور وافی ہے
وحدہٗ لاشریک و کافی ہے

عرض وجوہر یہ ہر دو واحد ہے | بیخودی صرف اسکی شاہد ہے
یہ جو کچھ دیکھنے مین آتا ہے | بے خودی مین نشان بتاتا ہے
کونسی شے سے تیری ہو تشبیح | ایک زنجیر دوسری تسبیح
ناقص العقل مین جو نادان ہون | طشت کاغذ مین بجز ڈالون ہون
لیک پھر شان اوسکی دیکھون ہون | دو مین اوس ایک ہی کو دیکھون ہون
ہان بقا اور فنا شمار مین دو | مطلب ہر دو کا ایک ہی تو ہو
ایک کہنا بھی دو کرے قائم | گو بگو چھوڑ کل ہے دائم
کون تجھ بن ہے کیسے مین روشن | ہے تو ہی بس پناہ بندرابن

تشریح

ذات محیط کی یہ تعریف ہی کہ جیسے ہر چیز عرض وجوہر رکھتی ہے اسیطرح اوس ذات کا عرض تو ہستی ہے اور علم وسرور وغیرہ اوسکے جوہر ہین جیسے کپڑا بذات خود تو جوہر ہے اور رنگ صفائی وملائمت وغیرہ اوسمین عرض ہین اسیطرح ذات کے بھی جوہر وعرض ہین گیانا یعنی جاننے والا ہے اور چونکہ کافی ووافی ہے اوسکا سروپ استی انند یعنی سرور ہی مالامال ہے کہ دکھہ کا لیش نام ماتر بھی نہ کبھی ہوا نہ ہی نہ ہوگا اور وحدہ لاشریک ولا انتہا ہے کل مخلوق کا وہ ہی ایک خالق ہی اوسکی طرف سی کل انسانون اور حیوانون کی پیدایش ایک ہی طرح پر ہے سبکے عضو ایک ہی صورت پر ہین اگر ہر ایک فرقہ کا پروردگار علحدہ ہوتا تو یہ ممکن نہین ہو سکتا تھا کہ پیدایش ہر فرقہ کی ایک ہی طرح پر ہو ہان پیچھے مذہبون کے پیشواؤن کی رای کے بموجب بعضے بعضے کامون اور چلنون مین فرق ضرور ہوا ہے ہنود کا

لباس اور طرح کا سلمین کی پوشاک اور طرز کی مگر خالق کیطرف سے فرق نہین پس خدا واحد ہے اور سب جسمون کا مادہ بھی واحد ہے اگر ذات کی ابتدا کو تلاش کیجیے تو باد کوشش سے ناپید ہے اگر آخیر کا غور کیجیے تو دریا کو جنگلون سے خالی کرنا ہے جب کوئی ابتدا مقرر کروگے اوس سے پیشتر بھی تو کچھ ہوگا اگر کوئی انتہا کہوگے تو اوس سے پیچھے بھی تو کچھ رہیگا پس وہ ذات لا انتہا ہے پس انسان کو عشق خاص اوسی ذات کل محیط کیطرف شایان و واجب ہے اوسی ذات کو صرف قرار ہے وہ ذات حرف نفی سے مبرا ہے ہان بلند و پستی کا جزو نیستی بیشک ہے اور جو ذات مین عرض و جوہر کہے یہ کہنا بھی جب ہی کہ جب انسان کو ایسی نظر ہے کہ ایک خالق ہے اور دوسرا مخلوق ہے مگر جب انسان مین سے خودی جاتی رہی ہے تو عرض و جوہر دونو ایک ہی ہین اور یہ سب تماشا اوسیوقت تک نظر آتا ہے جبتک دوئی ہے حالت جاگنے مین ایک دو نظر پڑتے ہین اور جب انسان سوتا ہے یعنی بیخود ہوتا ہے اوسوقت نہ ایک ہے نہ دو اسیطرح بیخودی کے کمال مین ایک دو سب ہی غائب ہوجاتے ہے اور چونکہ صرف ذات کو بقا ہے پس کونسی ایسی دوسری چیز ہے جس سے ذات کو نظر تشریح تشبیہ دیجاوے کیونکہ ذات بمنزلہ تسبیح ہے کہ جسکے سمرن سے نجات حاصل ہوتی ہے اور جو کچھ کہ پیدا ہوا ہے وہ بمنزلہ زنجیر ہے کہ جسکو پیر مین ڈالنے سے پابند ہوجاتا ہے پس وہ ذات تشبیہ سے مبرا ہے مین اپنی عقل کے نقص پر شرمندہ ہوتا ہون کہ تو یہ کیا عقل آرائی کررہا ہے کہین دریا بھی کاغذ کے تھال مین سما سکتا ہے مگر پھر جو بغور دیکھتا ہون تو نظر آتا ہے کہ جو کچھ کہا جاوے گا وہ اوس سے خالی نہین ہوگا اور ایک کہیے خواہ دو وہ اصل مین ایک ہی ہے

ایک دو جگہ ہو کر دو ہوا پس دو ہین وہ ایک من وچن قائم ہے اگر بقا کہا تو بقا بصرف
ذات کو ہی اگر فنا کہا تو فنا سید الیش کو ہی پھر بھی صرف ذات ہی رہی مگر ایک کہنا بھی
دوئی مین داخل ہی کیونکہ ایک کہنے والا دوسرا ہوا جاتا ہے پس ایک نہ دو جو کچھ
ہے سو ہے سچ تو یہ ہی کہ کعبہ مین بھی وہی ہے اور بندرابن بھی اوسیکا ہے ظاہر
وہی باطن وہی اول وہی آخر وہی اگر عشق ہے تو سب عاشقون کا وہی ایک
معشوق ہے ہان کسی نے خلوت مین پایا کسی نے چوڑے کسی نے بے لباس
دیکھا کسی نے بالباس کسی نے بوئے دیکھا کسی نے چپ دیکھا جھگڑا صرف ظاہری مین
ہے باطن مین تو وہ ایک ہی معشوق ہے ہان جنہون نے دیکھا نہین اور دیکھی ہوئی
زبانی سنا ہے یا کچھ اپنی عقل آرائی سے گڑھت گڑھی ہے تو اور بات ہے
مگر شاید ایسا ہو جاوے تو تعجب بھی نہین جھٹ کھیلے شجل ہووے المجاز قنطرۃ الحقیقۃ
یعنی مجاز سیڑھی ہے حقیقت کی اول ذات سرگن یعنی با صفت کی طرف
متوجگی ہووے بعدہ کچھ بنسبت نرگن یعنی ذات بے صفت کی سمجھ مین آتا ہے
اما بعد التماس کرتا ہون کہ یہ چشمہ معرفت مشتمل ہے اوپر پانچ فصل مفصلۂ ذیل کے
فصل پہلی — اس فصل مین ایسی نصیحتین درج ہین کہ جو انسان کو خصوصاً بہ تعلق
اہل دنیا کے واجب العمل ہین اور عامل کو ذریعہ حصول معاش با صواب اور
کسیقدر میسر آنا علم وعقل معاد بھی متصور ہے اور چند غزل اور شبد وغیرہ بھی
درج ہین ؛

فصل دوسری — اس فصل مین اصل منشا یعنی ست ہانت شاستروں سنگرت
مہاتمایوں اور چند دیگر مذہبون کا نسبت موکش وغیرہ لکھا ہے ؛

فصل تیسری - مؤلف کی رائے نسبت اختلافات جو باہم شاستروں اور دیگر مذہبوں مین واقع ہے و فوائدہ ست سنگ یعنی صحبت فقرا و نقصان کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار یعنی حرکات خمسہ و فوائد دیا دہرم سیل سنتوکھ اودارتا و بیراگ وغیرہ ❊

فصل چوتھی - اس فصل مین بیدانت کا چرچا ہے ❊

فصل پانچوین - جا ملنا نادکے دہیانی کا پرش مین اور نسبت ناظرین کے راقم کی دعا جناب باری مین ❊ اب مستدعی ہون کہ جو قصور عبارت اور شعرون کے وزن و قافیہ مین ناظرین با تمکین کی نظر سے گذرے تو نظر بر معرفت کر کر اوسپر توجہ کو کام نفرماوین کیونکہ عبارت آرائی دیگر شئی اور معرفت کا جلوہ دیگر شئے بیت شعر نگویم برازآب حیات ❊ من فاعلاتن فاعلاتن فاعلات ❊ مصنف کا صرف منشا یہ ہی کہ شایقین (الجھے) مطالعہ سے بہانپر آرام اور وہانپر نجات حاصل کرین ہان حتی المقدور عبارت آسان و مختصر تحریر ہوئی ہی بلکہ اکثر شلوکین بھی اختصار کیا گیا ہے اور ارادتاً تو کوئی سخت یا سست کلام یا کیسیکی مذمت یا بیجا تعریف نہین لکھی ہی اور کا شکے ہووے تو وہ خالی مطلب مفید سے نہوگی اوسکو ایسے تصور فرمانا چاہیے کہ جیسے باغ مین گھاس پھوس اور کانٹے بھی ہوتے ہین مگر وہ گھاس کو رانہین اور کانٹہ کانٹہ نہین بلکہ بعضی سخت بیماری کے واسطے وہ کانٹہ اور گھاس واکامل ہوتی ہے اور جو کہ حرف ہندی زبان کے خصوصاً چرچا بیدانت مین لکھے گئے ہین اوس سے یہ مراد ہے کہ سمجھنا بیدانت کا بغیر ہادی مشکل ہوگا اور سوائے بیدوان کے دوسرے کو سمجھانا مشکل بلکہ ناممکن پس اگر کسی سادھ یا پنڈت سے کچھہ دریافت کرنا ہووے تو باآسانی صرف حرف ہی کے کہنے سے مطلب براری ہوجاوے اور بلحاظ اسکے کہ کتاب کی

زخامت زیادہ ہوجاوے گی اور فرصت نے بھی جواب دیا پس اکثر مضمون باختصار تمام درج ہوئے اور واسطے ہندی جاننے والون کے اسکا ترجمہ بھاشا مین تیار ہوا ہے اب دست بستہ میری یہ عرض ہے کہ کاغذ مین معرفت تحریر ہوئی ہے سو اسطرح پر ہے جیسے ریت مین شکر پھیلی ہوئی ہے جو چیونٹی ہو کر یعنی ابھمان کو چھوڑ کر شکر کھانا چاہے گا اوسکو بیشک خالص شکر ملیگی اور بھائی ہاتھی کو ریت مین سے صرف شکر میسر نہین ہو سکتی مگر چونکہ اسمین بہت کرکے شکر اوپر ہی وا دہری ہے میری بہر نوع تشفی ہے کہ سبکا ہی منہ میٹھا ہوگا کیونکہ ریت بھی بار ریت ہے مگر ہان جسے شکر کھانا ہو وہ شک کر نہ کھاوے اب شایقین و ناظرین سے یہ آرزو ہے کہ جہان کہین سہو و خطا دیکھین عفو اصلاح سے زیب بخشین
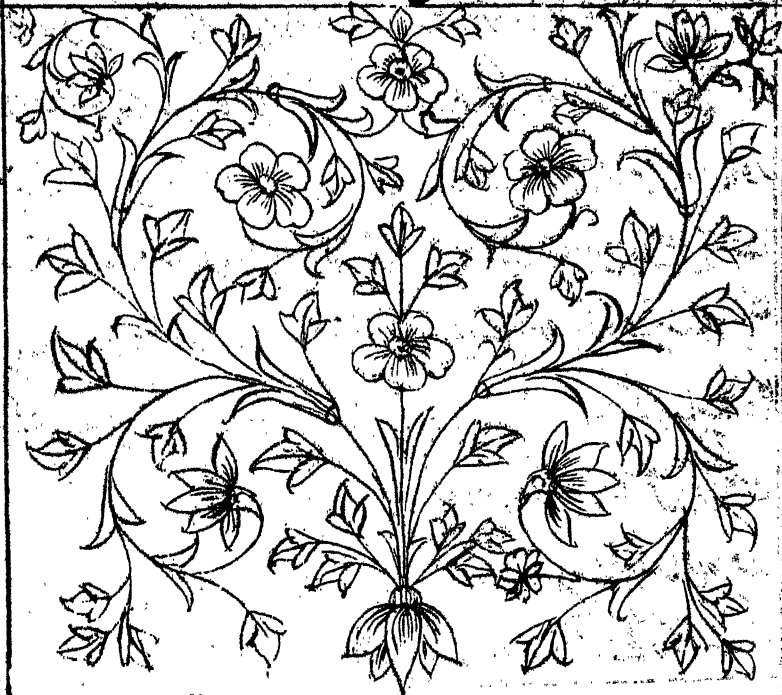
اس فصل مین وہ نصیحتین درج ہین کہ جو انسانکو خصوصاً یہ تعلق اس دنیا کے واجب العمل ہین اور عامل کو ذریعہ حصول معاش باصلوب اوسکے کسیقدر میسر آنا علم و عقل معاد بھی متصور ہی اور چند غزل و شبد وغیرہ بھی درج ہین

بی نیازی تو شان مولی ہے	آدمی کو نیاز اوسکے لئے ہے
نیک خو با ادب نیاز شعار	ہے وہ خوش رنگ پھول خوشبودار
نیک خصلت ہمیشہ خوشدل ہے	بے تردد عزیز ہر دل ہے
اوج عزت کا جو سرو رہیگا	وہ مؤدب کے بس حضور رہیگا
دین و دنیا کا عیش حاصل ہے	ان کلامون پہ گر تو عامل ہے

تشریح

جو انسان نیک چلن ہی اور شیوہ ادب اور عاجزی کا رکھتا ہی حقیقت مین مانند ایسے پھول کے ہے کہ جسمین رنگ اور خوشبو دونون موجود ہین ایسا شخص آپ بھی خوش رہتاہے اور دوسرے کو بھی خوش رکھتا ہی بلکہ سبکو پیارا معلوم ہوتاہے اور جو کہ دل اوسکا باعث نیک چلنی اور نیاز و ادب کے دنیا کی کدورت سی صاف رہتاہے اور برے کامون سے پرہیز کرتاہے اوسکو معرفت مین بھی ضرور رسائی میسر ہوتی ہی غرض دونوں ہاتھہ شیرینی ہے

چاہیے تمکو بولو میٹھا بول	خرچ کوڑی نہووے انمول
جو تجھے اور مین برا دیکھے	چاہیے تجھکو تو نہ وہ سیکھے
غصہ دیتاہے خوش زبانی سے	آگ بجھتی ہے جیسے پانی سے
جو نہ اقرار کو نبھاتے ہین	بولو تم جھوٹ یہ سکھاتے ہین
لاکھہ دشمن کا خوف تومت کر	گر ڈرے تو خوشامدی سے ڈر

تشریح

دیکھیے میٹھا بولنا کیسا اچھاہے کہ اپنے تئین تو کسیطرحکی زیرباری نہیں اور دوسریکو سرور حاصل علاوہ اسکے دوستی و محبت پیدا کرے بیشک میٹھا بولنا بمنزلہ آواز کوئل ہے اور تلخ بولنا ایساہے جیسے کوے کی آواز کہیے کوئل کیا دے دیتی ہے اور کوا کیا لے لیتاہے مگر کوئل کی آواز سنکر طبیعت خوش ہوجاتی ہے کوے کی آواز سے نفرت ہوتی ہے اسی جگہ سے ظاہر ہے کہ انسان خلقت مین ایک ہے مگر عادت مین ایک بد دوسرا نیک ہے

اور ظاہر ہے کہ دوسرے کا بات جھیلنا نہایت برا معلوم ہوتا ہے پس آپ کو برا
بولنے سے پرہیز لازم آیا اور دیکھیے کہ اگر کوئی دوسرا غصہ میں ہے تب بھی تمہارے
شیرین کلامی کی سبب شبہہ اوسکا غصہ جاتا رہیگا مگر یہ سمجھنا ضرور ہے کہ میٹھا
بولنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ تم جھوٹے جھوٹے اقرار کرو یا خوشامد کرو
یہ دونوں باتیں تو نہایت ہی بری ہیں جو جھوٹا اقرار کرتا ہے وہ دوسرے کو سکھاتا ہے
کہ تو بھی مجھسے جھوٹا اقرار کر تب ہی پورا پڑے گا بعضے آدمیوں کی یہ عادت
ہو جاتی ہے کہ خواہ مخواہ کچھ بے مطلب بے ارادہ ہی اقرار کر دیتے ہیں اور
جس سے اقرار کرتے ہیں اوسکو اکثر ناحق تکلیف و حرج پیدا ہوتا ہے تم نے
کسی شخص سے اقرار کیا کہ آج شام کو ضرور آؤنگا اب وہ شخص تمہارا انتظار رہا
بلکہ وہ اپنے چند حرج کرکے تمہاری راہ دیکھتا رہا اور تم گئے نہیں کہیے کیا نتیجہ ہوا
آسامی سے نراسا جیسے اسیکو عذاب بے مزہ کہتے ہیں فقط خوشامدی ظاہر میں
تو خوش کر دیتا ہے مگر باطن میں نہ دین کا رکھتا ہے نہ دنیا کا کسی نے خوشامد
کی تو خوش آمد مبالغہ ہوتا ہے پس جسکی خوشامد کی اور اگر وہ بے وقوف ہوئے
تو اوسکے کلام سنکر جھوٹی تعریف ہی طبیعت میں نہایت خوش ہوئے کہ حقیقت میں وہ شخص
ایسا ہی ہے جیسا یہ کہتا ہے کہیے اب کدھر کے رہے اگر کچھ اپنے میں کمی کا خیال
ہوتا تو آیندہ ترقی کرنے کی طرف متوجہ ہوتے اور اب تکلیف اوٹھانے کی
کیا ضرورت رہی جب باتوں کی بات میں ہی عرش تک جا پہنچیں اب
غور کریے کہ ایسے شخص سوائے خاک اوڑانے کے اور کیا کرینگے

جو جوانی میں بارکش ہونگے	وہ ضعیفی میں کیوں نہ خوش ہونگے

ایک تقصیر جو چھپاتے ہین	دو قصور اپنے سر پہ لاتے ہین
جو کہ سستی کی سمجھ پھیری ہے	جان کو اوسکے روگ گھیرے ہے
جب ملے چیز مفت یا سستی	کیون نہ اوسپر طمع رہے ہستی
دشمنی علم سے کسیکو نہین	بے وقوفون کا اسمین ذکر نہین

تشریح

ظاہر ہے کہ جس انسان نے اپنی جوانی مین محنت کی ہے اوسنے سرمایہ واسطے ضعیفی کے پیدا کیا ہے اب ضعیفی آسانی سے گذرتی ہے جوانی کے ایک دن کی محنت سے جو کام ہو جاتا ہے وہ ضعیفی مین ایک مہینے کی محنت سے نہین بنتا اور جو دکھہ کہ جوانی مین محنت کے سبب سے سیر بھر معلوم ہوتا ہے وہ بڑہاپے مین من بھر سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے فقط تقصیر کا چھپانا بہت برا ہے دیکھیے اول تو یہ کہ جو تقصیر کو چھپاتے ہین ایک اور دوسری تقصیر بڑہاتے ہین کیونکہ تقصیر کا چھپانا بھی تو قصور ہی ہے دوسرے جب کوئی قصور چھپایا جاتا ہے تو ایسا سمجھا جاتا ہے کہ کچھہ بہت برا قصور ہوگا جو اسنے چھپایا ہے فقط سست آدمی ایسا ہی جیسے لنگڑا لولا ہوتا ہے نہین لنگڑے لولے سے بھی نسبت نہین ہوسکتی کیونکہ لنگڑے کے تو پیر نہین جو چلے مگر حضور کے تو فضل الٰہی سے ہاتھہ پیر بھی موجود مگر ہلاتے نہین ایک مثل ہے کہ ایک کاہل کہین ایک درخت کے تلے پڑا تھا اوسکی چھاتی پر اوس درخت پر سے میوہ آپڑا اب آپ کھانیکو تو چاہتے ہین مگر اوٹھانیکا آلکس اوس درمیان مین کوئی شتر سوار جاتا تھا آپ نے شتر سوار سے کہا کہ بھائی ایک کام ہمارا

لگے جاؤ شتر سوار نے رحم کیا کہ اپنے اونٹ کو ٹھہرایا اور ترکہ پاس حضرت کے
آیا آپ نے کہا کہ یہ میوہ میرے منہ میں ڈالدو شتر سوار نے کہا کہ واہ یہ بھی کام
تم سے خود نہیں ہو سکتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ واہ جی تم بڑے سست ہو تم اتنے سے
کام میں تکرار کرتے ہو دیکھیے یہ کیفیت کاہلوں کی ہے اولٹے چور کوتوال کو
ڈانڈے فقط جب کہ انسان کو چیز مفت یا سستی سے ملے تو بہت
سمجھ لینی چاہیے سوچ لے کہ کچھ دال میں کالا ہے طمع کو دور کرے یہ طمع
ایسے موقع پہ کھے ہے کہ میرے جال میں آیا فقط علم کچھ مراد لکھنے پڑھنے
سے ہی نہیں ہے علم کے معنی ہیں جاننا پس واقفیت اور تمیز نیک و بد یہ بھی
علم ہی ہے اور بے وقوفی خلاف اسکے اسکو جہل کہتے ہیں **مصرع** کہ بے علم
بودن بود غافلی ٭ اول تحصیل علم بہت ضرور ہے جب تک تادر اپنے عقل نہیں
ہوئی نہ صورت درست نہ اوس سی کچھ کاربراری ہو سکتی ہے **مصرع**

کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

اچھی پوشاک اپنی دشمن ہے	اگرچہ درزی کو روز روشن ہے
چڑیا پھانستے ہیں رنگوں سے	آدمی کو کلام ڈھنگوں سے
بیوقوفوں کی دل لگی دیکھو	جھوٹی امید جلیجگی دیکھو ٭
بیوقوفوں کا ل زبان پہ ہے	اونکا ہمراز تو زیان پر ہے
سوکھتا بیون کا ڈھیر رکھا ہو	ہیں پڑے کسطرح سے یکتا ہو

تشریح

جو شخص کہ شوقین وضعداری کی پوشاک کے ہیں بیشک وہ اپنے ساتھ

بدسلوکی ہی کرتے ہین اگرچہ درزی کا کچھ قصور بھی ہوتے ہین دیکھنے اول تو ہر دو درزی
بیش قدر دینی پڑتی ہے اور اگر ذرا کسی طرح کا نقص درزی سے کپڑے کی سلائی مین
یا ذرا انگلی ورا ہی مین فرق ہوگیا اب نہایت رنج پیدا ہوا کپڑے کو
پھاڑ دینیکا ارادہ کرتے ہین اور درزی کا سینہ چاک کیا چاہتے ہین اگر کچھ
سمجھ لگی تو خیر ورنہ غصہ مین کپڑے کو پھاڑ ڈالا اب دوسرا تیار کراتے ہین
اور اگر آدمی کپڑے کو پہنا تو ہر وقت طبیعت تنگ رہتی ہے ماسوا اسکے بلحاظ
وضعداری کے ہر وقت اوس کپڑے کی حفاظت کرتے ہین نزاکت
سے قدم اوٹھاتے ہین ایک وضع کے ساتھ ہاتھ ہلاتے ہین غرض دام
خرچ کرکے جان و تن کے لئے جھگڑے کر ڈالتے ہین انسان کی عزت
وضعداری اور صورت نمائی پر منحصر نہین ہوتی انسان کے طریقہ اور طرز
گفتگو دیکھی جاتی ہے مگر ہان جانور کی قدر رنگ اور خوبصورتی سے ہی ہوتی ہے
فقط نادان آدمی اپنے وقت کو مفت ضائع کرتے ہین اور ناحق کو رنج اوٹھاتے ہین
کام اون سے ہوتا نہین جھوٹی جھوٹی امید و بندش گڑھا کرتے ہین وہ پوری
ہوتی نہین بس دکھی ہوتے ہین فقط بے وقوفون کے دل مین گنجایش
نہین ہوتی جو دل مین آئی بغیر سوچے سمجھے کہہ ڈالا اگر دوسرے نے کوئی بات
کہی اور اوسکو اوس بات کا ظاہر کرنا منظور نہ تھا مگر نادان بغیر ظاہر
کیے نہین رہتا اسواسطے کہ اوس بات کے رکھنے کو اوسکے دل مین تو جگہ
نہین پھر کہان رکھے زبان پر لاکر نکال دیتا ہے فقط یہ سب خرابیان
بے علمی کے سبب ہوتی ہین ظاہر کی تو دو فوائد اسی کھلی ہین پر اندر کی بند

لوٹتا ہے اوسسے نہ جاوے ہے	منزل کو جسکے جھوٹ کھاوے ہے
جیسے راستے مین نہاتے ہین	جان و تن دونون زہر پاتے ہین
بے ایمانون سے نہ پال رکھا چور	بے ایمانی کھوادے لاکھ کرور
جبکہ غفلت اگرچہ چھوٹی ہے	لیک بنیاد اوسکی کھوٹی ہے
جبکہ غافل ہوا ہے چوکیدار	کر دیا اوسنے چور کو ہشیار

شرح

بے ایمانی انسان مین بمنزلہ ایسے بیوقوف چور کے ہے کہ جو اپنا گھر لوٹ کر دوسرون کے حوالہ کر دے کل مدار انسانیت کا ایمانداری پر ہے اور جسمین کہ ایمانداری نہین وہ انسان نہین اَلاَعمَالُ بِالنِّیَّاتِ پس جب کہ انسانیت ہی باقی رہی سب کچھ جاتا رہا فقط چوکیدار کی غفلت ذرا سی ہے نقصان ہزارہا کا کر سکتی ہے اگر دیکھیے تو چوکیدار نے چندان نہین کیا صرف سو گیا مگر اوسکے سونے مین خزانہ اوٹھ گیا اگر چوکیدار نہوتا تو بہتر تھا کس واسطے کہ جہان چوکیدار ہے وہان اشتباہ ہوتا ہے کہ کچھ تو ہے جو چوکیدار مقرر کیا ہے

گر کسیکو صلاح دینی ہو	دیکھ لو وہ صلاح ایسی ہو
صرف ظاہر مین چکنی چپڑی نہو	اصل مین فائدہ بھی رکھتی ہو
بات تو تھی بڑی فصیحت کی	پر ہوئی وہ بڑی فضیحت کی
کیونکہ نادان اوسکو جانا کھر	چاند کی جگہ سر تا پا یہ کھر
آزمائش بدون جو ہے کلام	بے تردد اثر ہے اوسکا خام

تشریح

سی شخص نے کہا کہ چاند کے درشن کرنے سے سیتا ماتا کی دل و نظر مین آتی ہے
سی نادان نے دوسرے سے چاند کی جگہ حرف سر کا کہدیا اب جس شخص نے
سنا اوسکو سر دیکھنے کا شوق ہوا اب اپنے سر کو دیکھہ نہین سکتا تو دوسرے
کے سر کو دیکھتا ہے اوسمین جو جوئن نظر آئی اوس جون کو بطور دل لگی
پکڑا اور مار ڈالا دیکھیے کیسی غلطی ہے کہ بجاے صواب کے عذاب گلے پڑا
صرف بسبب نادان کے کلام پہ عمل کرنا بھی موجب نقصان ہے فقط بعضے
شخص کلام مسئلہ مسائل سیکھہ لیتے ہین مگر عمل کسی کلام پر نہین کیا پس
ازمایش مین ایک بات بھی نہین آئی اب ایسے سیکھنے سے کیا کچھہ مطلب براری
ہوتی ہے پیٹ روٹی کھانے سے بھرتا ہے روٹی کے نام لینے سے
سیر نہین ہو جاتا

اصل مین آدمی جو ہے سچا	ظاہری کو وہ جانتا کچا
نیک خونا لمون سے بہتر ہے	نیک چالون کو علم جوہر ہے
باطن اشراف پاک مسکن ہے	جیسے آئینہ صاف و روشن ہے
جسم و دل جسکے دونون ہین مقبول	دیکھیے روشنی مین رکھا پھول
صاف دل کا طریقہ یہ ہوتا	اور کی بہتری مین جی کھوتا

تشریح

جس آدمی کا چلن نیک ہے وہ بیشک پڑہے لکھے سے اچھا ہے اگر چلن
نیک نہوا اور علم خوب حاصل کرلیا وہ ایسا ہے جیسے جھوٹا موتی ہو

اگر علم بھی ہووے اور چلن بھی اچھا ہووے تو کیا کہنا ہے قسمت کی بات
ہے جس شخص کا بدن اور من دونون درست ہین وہ ایسا ہے جیسے پھول
روشنی مین رکھا چمکتا ہے فقط جو صاف دل آدمی ہین وہ دوسری کی
بہتری مین خوش ہوتے ہین اونکو حرص نہین آتی سمجھ لیتے ہین کہ
یہ بہتری اوس شخص کی خدا کی مرضی سے ہوئی ہے اور جو اوسکی بہتری
ہوئی ہے تو اوس سے کبھی نہ کبھی اپنے کو بھی کچھہ نہ کچھہ فائدہ ہی ہوگا بلکہ
ایسے شخص دوسرون کی بہتری کے لیے اپنے جان و مال کو تصدق کر ڈالتے ہین
اور بعضے شخص دوسرے کی بہتری مین رنجیدہ اور افسردہ خاطر ہوتے ہین
بلکہ ہاو کی ہزار کرتے ہین اور جو کوئی کام نیک دوسرے سے بن جاتا ہے اور
اونسے ہو نہین سکتا تو ازراہ مشیخت اوس نیک کام مین ہزارون عیب نکال
دیکر اپنی طبیعت کو سمجھا لیتے ہین اور اپنے ساتھیون مین ایسی ایسی باتین کر کر
اپنی سمجھہ ورسوخیت کو قائم کرتے ہین اور اوس نیک شخص کی ہتک کے
درپے رہتے ہین اب اس بیوقوفی کو دیکھیے کہ اول تو عمل خلاف مرضی خدا
ہوا کہ جو خدا نے کیا اوسکے کیے مین اپنے دل کو رنجیدہ کیا دوسرے جسقدر
اپنے کو میسر تھا اور اوس سے خوشی حاصل تھی اوس خوشی کو اپنے ہاتھہ سے
کھو یا مثل مشہور ہے پرائے کو شگون کے واسطے اپنی ناک کٹائی تیسرے نام
حسدی پایا اب اس مرض کا کیا اچھا نسخہ ہے کہ نہ دام خرچ ہو وین اور
نہ کچھہ پیسا پاسی کرنی پڑے اور آرام بخوبی ہو جاوے چار شخص برابر کے
حصہ دار ہوتے ہین ایک تو وہ جو روپیہ خرچ کر کے نیک کام کرے اور

دوسرا وہ جو اوسمین تن و دھن سے شریک ہووے اور تیسرا وہ جو خرچ کرے ازلی
بہت بند باوے اور چوتھا وہ جو من مین لیے کام کو دیکھکر خوش ہووے
اس طرح کا عذاب مین بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اب اس مین کیا خرچ ہے
جو من مین خوش ہو جاوے اور چوتھائی کا مالک بنے یہان بھی آرام
اور وہان بھی آرام

جنکو لکھنے کا نہ آیا ڈھنگ ۔ وہ دوات و قلم سے کرتے جنگ
فضل جو ہیچ کام سے کے رہتا ۔ زنگ چڑھنے سے وہ بچا رہتا
بات جب تک عمل نہ کرتا ہو ۔ فائدہ سیکھنے سے پھر کیا ہو
کام اپنے کو سینے پہ چپاتا ہو ۔ لوگ کہتے ہین اوسکو ہے دانا
وقت پر علم کام سے رکہے ۔ وقت پر کام ہووے تاکہ بسر

شرح

دیکھیے لکھنا تو ایک حرف کا نہین آتا مگر قلم تراش تمام دن ہاتھ مین رہتے ہین
لکھنے کے نام تو کبھی ایک صفحہ بھی نہین لکھتے مگر دس پانچ قلم کی خرابی اور روز
آجاتی ہے اور دوات کا صوف سیاہی ہر روز بدلا جاتا ہے سچ ہے ناسخ
نجانے کن کن سے پڑھا لکھے تو پڑتے ہے نام محمد فاضل فقط جبکہ عمل کام مین
آتا رہتا ہے وہ سپر ہونے زنگ لگنے کی نہین آتی اس سے یہ غرض ہے
کہ جو شے کام مین آتی رہیگی وہ قائم رہیگی اور اوس سے مطلب براری بھی ممکن ہے
فقط جس راہ نہ چلنا اوسکے کوس کیا شمار کرنے جس کام کو نہ کرنا ہے اوسکے
سیکھنے مین وقت ضائع کرنا ہے انسان کو چاہیے جو کام اپنے ذمہ کیا

ہے اوسمین ہی پیروی کرے تو حاصل اوٹھاوے گا دیکھیے خدمتگار اگر خدمتگاری کے کامون مین شعور پیدا کرے گا تو اوسکی ترقی ممکن ہی اور اگر مالک کے کامون مین دخل دیگا اور جو کام مالک کے ہین وہ کیا چاہیگا تو خراب ہی ہوگا جیسے کوا ہنس کی چال چلا اپنی بھی بھولا اور جو کام خدمتگاری کے ہین وہ مالک سے نہین ہو سکتے مالک کا ایک گھنٹہ دس پانچ روپیہ کی قیمت رکھتا ہے خدمتگار کا ایک گھنٹہ برابر ایک پیسے دو پیسے کے ہوتا ہے پس مالک کو ایک گھنٹہ اپنے کام مین لگانا بہتر ہوگا فقط انسان کو چاہیے کہ واسطے اپنے کامون کے وقت کو تقسیم کرے اور جو وقت جس کام کا مقرر کیا ہے اوس وقت اوس کام کو ضرور کرنا چاہیے اگر ایسی قید نہوگی تو کبھی وقت پر کام نہوگا اور جب وقت پر کام نہوا تو وہ کام کبھی درست نہوگا بلکہ آہستہ آہستہ اوس کام کا کرنا بھی بند ہو جاوے گا اسی واسطے بزرگون نے اکثر قید مقدر کی ہے کہ بغیر قید کے نادانون سے مطلق کچھ نہو سکیگا اس مقام پر تذکرہ مفصلۂ ذیل بھی بہت ضرور ہے اکثر دیکھنے مین آیا ہے کہ جہان کسی شخص کو دو چار کام ایک وقت مین درپیش آئے اب وہ شب و روز فکر مین ہے کبھی کسی کام کی طرف توجہ کرتا ہے کبھی کسی کام کی طرف پورا کوئی نہین کرتا یہ بھی بڑی نادانی ہے انسان کو چاہیے کہ جب ایسا اتفاق کہ جسکا ذکر اوپر آیا ہو جاوے تو تشویش نکرے اور جسقدر کام کہ درپیش آوین اون مین سے ایک ایک کام نمبروار حسب ضرورت انجام دتیا جاوے آسانی سب کام پورے ہو سنگے

یہ غرور اک طرح کی گھاس ہی بس ۔۔۔ زہر رکھتی ہی جسکی ہر اک نس +

کوڑے کرکٹ مین آپ لہراوین
بے محل بولنا چھلکنا ہے
گفتگو اوسکی آوے سبکے پسند
ہونا شرمندہ بےتمیزی پر

باغمین ڈہونڈہئے توکب پاوین
سچ تو یہ آب کو ٹپکنا ہے
وقت خاموشی کہنا کردے بند
زوروالون سے پس توہے بہتر

تشریح

سچ ہے غرور نہایت سخت زہریلی گہاس ہے دیکھئیے زہر کا کھانا آدمی کو دنیا سے اوٹھاتا ہے مگر اسکا زہر ایسا برا ہے کہ دنیا اوردین دونون سے خارج کرتا ہے یہان لعنت کہلاتا ہے وہان جہنم کی آگ مین جلاتا ہے یہان نیچا دکھاتا ہے وہان سولی پرچڑہاتا ہے یہان نیک آدمیون سے علحدہ کرتا ہے وہان شیطان سے جاملاتا ہے حقیقت سے ہے کہ یہ گہاس کمینون کے دل مین کہ جو بمنزلہ تودہ کوڑے کرکٹ کے ہین پیدا ہوتی ہے اشرافون کے دلمین کہ بمنزلہ باغ ہے اوسمین اسکا پتہ بھی نہین یہ غصہ وری آدمی کی زبان کو خراب کرتا ہے آتا کچھ نہین مگر جوش کا انتہا نہین حقیقت مین ایسے بولنے سے اپنی آب کھوتی ہے دوسرے سمجھ لیتے ہین کہ صورت بہت اچھی مگر سیرت کے نام خیر وعافیت اور جس شخص مین غصہ ور نہین ہے اوسکی گفتگو بہت معقول جب کہ چپ رہنے کا وقت آوے چپ ہوجاتا ہے اپنی تعریف نہین کرتا اور اگر کاتب کے کوئی کلام جابیجا نکل جاوے تو بہت شرمندہ ہوتا ہے پس نیکبختی کے نشان چہرہ پر جھم جھماتے ہین اور جاہلون کی یہ صورت ہے کہ قصور بھی کرین اور نادم نہ ہوین چوری وسینہ زوری

خرچ کرنے کو جب بڑہاؤ بات	اپنی تھیلی سے پہلے کر لو بات
درجہ اوسط سے جو گذرتے ہین	صاف نیکی سے وہ اوترتے ہین
جبکہ دینا ہے جلد تو دیدے	یا ہو جلدی جواب مین اوسکے
جسنے پایا ہے نیک خدمتگار	ل گیا مفت صحبتی غمخوار
سچے نوکر کی قدر کیا تو لو	اپنے گھر کی فصیل تم بو لو

شرح

تھیلی سے بات کرنے سے یہ مراد ہے کہ انسان اپنے گھر کو دیکھے جسقدر پونجی موجود ہووے اوسکے بموجب خرچ کرے اگر زیادہ خرچ کرے گا تو ظاہر ہے کہ خواہ قرض لانا پڑے گا یا چورانا پڑے گا ایسے خرچ کرنیوالے کو نشہ خرچ نہین کہا جاتا اسکا نام فضول خرچ ہے نشہ خرچ وہ ہے کہ بخیل نہین ہے اور اپنی استعداد کے بموجب خرچ کرتا رہتا ہے مگر جو اپنے درجہ سے گذر جاتے ہین وہ بیشک نیکی سے مقابلہ کرتے ہین ایسے شخصون کے پاس نیکی نہین ٹھہر سکتی جب کہ زیادہ خرچ کیا ہے بے شبہ ایمان مین فرق آوے گا اور بہ نسبت آرام کے تکلیف زیادہ پاوے گا وہی فضول خرچ کہلاتے ہین سچ ہی جسقدر چادر ہو اوسیقدر پیر پسارنے چاہیے ورنہ خواہ چادر کو نقصان پہونچیگا یا پیر کو گرمی سردی اثر کرے گی پس زیادہ پیر پسارنے سے کیا حاصل ہوا فقط اگر خدمتگار نیک ہے حقیقت مین وہ بجاے دوست غمخوار کے ہے اور جیسے شہر پناہ سے شہر کی حفاظت متصور ہے اوسی طرح نیک خدمتگار گھر کی پناہ ہے سچ ہے آدم کمیاب است

جب کہ انسان غصہ کرتا ہے	وہ اوسمین آنکھہ کو جھپکتا ہے
جب تو غصہ کی جان نادانی	او سمین ہوتی ہے اپنی ہی ہانی
ہے غلط جو ہنسی کو جانے دلیل	کھل کھلانا کرے گا اوسکو ذلیل
جو بجا جاہے ہاں قصوروں سے	بے پینہ وہ فتوروں سے
روپیہ لاکھ کو آتا ہے	بلکہ کچھہ گھر سے اوسکے جاتا ہے

تشریح

ظاہر ہے کہ غصہ والے کو دور اندیشی نہین رہتی جو چاہتا ہے سو بکتا و سمجھتا ہے بس فقط بند ہوئی زبان کھلی اور اگر غصہ والے کی صورت بھی دیکھیے تو بھی ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے کہ مارے غصہ کے آنکھہ تو بند کر لیتا ہے اور زبان تڑتڑ چلی جاتی ہے اور غصہ صرف نادانی سے پیدا ہوتا ہے اور اپنا صریح نقصان کرتا ہے فقط بعضے شخص کا ایسا دستور ہو جاتا ہے کہ جب اوسکو کسی بات کو صحیح کہنا ہے تو بجائے زبان سے کہنے کے وہ ہنس دیتا ہے وہ اپنی ہنسی اور کھل کھلانے کو یہ سمجھتا ہے کہ اوس سے ثابت ہو جاویگا کہ مجکو اقبال ہوا مگر یہ غلط ہے اور ایک طریقہ بیہودگی کا ہے فقط ایک بیہودگی نشست و برخاست کی اور دیکھیے کہ قصور کرتے ہین اور عزت چاہتے ہین مثلاً زید واسطے ملاقات بکر کے گیا اب بکر اپنے مکان مین گدی تکیہ لگائے بیٹھا ہے زید کہ جسکی طبیعت مین کچھہ رعونت زائد ہے بکر کے پاس پہونچا ابھی سلام بندگی بھی پوری نہین ہوئی کہ آپ برابر تکیہ کے جا بیٹھے اور امیدوار ہین کہ بکر اونکی کچھہ تعظیم و تکریم بڑہ کر کرے کہیے آپ کو

سر پیٹنا سے یا کریون سے ٹانگ دے یا کھونٹی سے لٹکا دے کیا کرے ماسوا
اب حضور اپنے کامون اور چالاکیون کی ثنا خوانی کرنے لگے اور امید وار ہین
کہ بکر کچھ بڑھ کر تعریف کرے اب اپنے مُنہ سے ہیرا لعل موتی تو بن گئے
کہیے اب کیا باقی رہا ہان اب بکر کو انیٹ پتھر کہنے کی بیشک جگہ چھوڑی
ہے جب حضور تشریف فرما ہونے لگے تو کھڑے دیکھتے ہین کہ پہلے بکر سلام
کرے تو مین سلام کر کر چلون یہ سب رعونت ہے یا کیا چاہیے یہ تھا کہ جو
بکر گدّی پر بیٹھا تھا تو آپ نیچے گدی سے بیٹھتے تو بکر تعظیم کرکے اپنی گدّی پہ
بیٹھاتا اب زید کی بھی عزت ہوتی اور بکر بھی نہایت خوش ہوتا اگر زید اپنی
تعریف آپ نکرتا تو بکر کرتا عجب مزہ دونون کے ہاتھ آتا

جب کسی دکھ ضرر کا خوف آوے	گر تو ہمت وہ خوف ڈرجاوے
زیادہ اوس دکھ سے اوسکا ڈر مارے	پھر وہ دکھ آپ بھی پکڑ جھاڑے
جو سہارین ہین دکھ کو راضی سے	ہین ہراتے وہ شیر بازی سے
حاسدون کا نکر تو فکر اے مرد	وہ حسد خود بنا دے اونکو زرد
حاسدی بغض کا رکینہ ہے	جس کسیکا سیاہ سینہ ہے

تشریح

اکثر دیکھنے مین آیا ہے کہ بعضے آدمی پیش از مرگ واے ویلا شروع کردیتے ہین
اور جس بات کا خوف کرتے ہین وہ ظہور مین نہین آتی پس ناحق کچھ
عرصہ تک رنج اوٹھاتے ہین یہ وہی مثل ہے کہ آب ندیدن وموزہ ازپا کشیدن
اور بعدہ اگر وہ دکھ بھی آگیا تو اب دکھ ستاتا ہے دیکھیے ایک دکھ دو بار

اوٹھایا اگر ہمت کر کر اوسوقت خوف کو ہٹایا جاتا تو خوف کے دکھہ سے تو بچ جاتے
فقط اور جو شخص دکھہ کو راضی سے برداشت کرتے ہین وہ حقیقت مین شیخ ہیکو
شکست دیتے ہین جب کہ دکھہ آوے تو انسان کو سمجھنا چاہیے اگر سکھہ نرہا
تو دکھہ بھی نرہیگا مگر ہمت کو زور وبازو دونون چاہیے فقط حقیقت مین حاسدونکی
طرف کا دلمین فکر لانا کچھہ ضرور نہین اونکی جان کو وہ حسد خود جراکرتی ہے
حاسدون کو مردہ سمجھنا چاہیے حاسد پر افسوس آتا ہے آپ دکھہ پاتا ہے
اور دوسرون کا برا چاہتا ہے اوسکی یہ آرزو رہتی ہے کہ دوسرے بھی
اوسی کے موافق ہوجاوین بلکہ یہ کہ اگر کسیکی تعریف ہوتی ہے تو وہ چاہتا ہے
کہ اوسکی مذمت ہووے ہان اگر ایسی حسد ہووے تو چندان مضائقہ بھی نہین
کہ اگر انسان ایسا چاہے کہ جیسا دوسرا ہے ویسا مین بھی ہوجاؤن تو بہتر
اسمین دوسرے کا برا تو نہ چاہا اپنے ہی گھر مین آگ لگی رہی اور جو قسمت والے ہوتے
تو بامید اپنی ترقی کے نیک کامون کے کرنے مین مصروف ہوتے

جاگتے جسکو سپنا دکھنا ہو	چوسر و گنجفے کا شغل کرو
جوئے بازی کا جسکو شوق ہوا	شرعی پنج عیب سے دو موا
پہلے لیوے ہے چور پہ خانہ	بعد ملتا حرام کا کھانا
پھر خرابی کے حال مین پڑتے	دیکھا برسون ہین قید مین سڑتے
پیر مین بیڑی ٹوکری دھرتے	عاقبت مین بناکے گل جھڑتے

تشریح

دیکھئیے جسوقت انسان چوسر گنجفہ شطرنج وغیرہ کھیلتا ہے اگر بازی

جیتا پس نہ معلوم حضور کے ہاتھ کیا نعمت لگی نہایت خوش ہوے نہین سماتے
مگر ظاہر تو بھی دیکھنے مین آیا کہ زمین مین ہاتھ رگڑنے پڑے انکھین نیچی کرنی پڑین
اور جب اوٹھے تو ہاتھ جھاڑ کے اوٹھے مگر حضرت کے دل سے پوچھیے تو گویا
بادشاہت ہی ملی اصل مین تو کاٹھ کے کھلونے یا کاغذ کے پرچے کو ہی بادشاہت
نامزد ہوئی تھی مگر کھلاڑی نے وہ بادشاہت اپنے ہی کو مانی پر کیا ہوا کہین
جنم کے دلدری کا بھی پیٹ بھرا ہے ہان جاگتے سپنے مین پڑنا ہے کہو اگر اتنی
دیر مالک کا نام لیتے بھجن کرتے معرفت کی کتاب کو دیکھتے یا کسی دوسرے ہی کا
کام کر دیتے یا اپنا ہی کچھ دنیا کا کام کرتے تو کیا دلدری ہی بنے رہتے نہین سچے
شاہنشاہ ہوتے اور حضرت اعلی کیطرف سے کہ جنکے گلے مین ہار شکست کا پڑا
ہاتھ ہی دھو بیٹھے کاٹیے تو خون نہین نہ معلوم کہان سے اسقدر خشکی آگئی
کہ حوصلہ سمائی مین بھی گنجائش نہ تھی واہ ایک دم بھر کی جھوٹی خوشی کے
لالچ ہزار ہا سچے دم کھو کر بیدم ہو بیٹھے اور اگر کاٹ سکے کسیقدر نمی رہ گئی تو نیچی
گردن کر کر رودن رودن کرنے لگے واہ اچھی کرم ٹھوکے

نشہ بازون کی راہ مت سیکھو	اونکی صحبت کو ترک کر دیجو ✣
دم لگانا جگر جلاتا ہے	دم نہین منہ پے دم لگاتا ہے
نشہ پینا خراب کرتا ہے	دل کو غم سے کباب کرتا ہے
سونگھنا عطر کا عذاب نہین	پر کرے گا خراب تیرے تئین ✣
کیونکہ بنیاد خرچ و عیش کی ہے	جڑ مرض کی ہی اور طیش کی ہے

تشریح

جسوقت چار نے دم لگایا اور پھر دھوان زور سے اوپر کیطرف مُنہ کر کر چھوڑا تب ایسا معلوم ہوا کہ جانے اونکے پیٹ مین سے منہ کی راہ دم نکل کھڑی ہوئی اب ڈر لگا کہ کہین سینگ بھی نکل آوین مگر

چوپائی

سامر تجھ کو نہین دوش گوسائین
جسنے دولت زمین مین دابی
اندھے لولے پہ جو کہ ہنستے ہین
رسیں کر نیکی راہ مین پڑنا
بے وقوفون کا یہ وطیرہ ہے
دنیا دُنیا مین سر خرو کرتا

رب سُدھ سُدھ پاوک کی نائین
جیتے جی جان گو رہین ڈھانپی
ہنس کے ناحق بلا مین پھنستے ہین
اپنے ہاتھون سے آپ ہی مرنا
مال کھونا گویا ذخیرہ ہے
گویا بیکنٹھ کو گرو کرتا

شرح

بس تخبلی کی دن رات گہلی ہی مین چار پائی ہے اگرچہ رہتے ہین تو وہان اگر لید کرتے ہین تو وہان مرنے پیچھے چار پائی تو گئی پر کالی کالی صورت لمبی لمبی دُم کر کر شکرٹا کر وہان ہی موجود فقط اندھے لولے پر ہنسنا گویا خدا پر ہنسنا ہے مثل ہے بیٹے دوش کہ کمہار سے دوش جب خدا کے ہنسنے تو ناحق بلا مین پھنسے اب موت سامنے ہی کھڑی ہے نہین اپاہجون کی مدد کرو اور نہ رحم کرو خدا سے اونکے آرام کے لیے مستدعی ہو فقط اس بے وقوفی کو دیکھیے کہ بالشت بھر زمین ہے اوسپر کوئی دوسرا ابھی دعوی کرتا ہے اب آپ کہتے ہین کہ سارا گھر پھونک دونگا

پر زمین نہ دو نگا اب فوجداریان کچہریان ہونے لگین مگر صاحب ایسے لوگ اچھی
زبان کے بڑے سچے ہوتے ہین حقیقت مین اپنے ہاتھہ سے دن دوپہرے
اپنے گھر مین آگ لگاتے ہین اب دن رات قانون قانون پکارتے ہین اسکو
دے اوسکو دے اسکی ہتھیلی گرم کر اوسکی ہتھیلی گرم کر قیدیون کی طرح
کچہری مین حاضر کھڑے ہین سچ پوچھو تو گھر مین ہی آگ نہین لگاتے مگر اپنے
تن کی جھونپڑی کو بھی پھونک دیتے ہین واہ رے پکا پن کیون نہ ہو تن دشمن جان
پر بالشت بھر زمین نچھوڑی کسی نے سچ کہا ہے آنکھہ کے اندھے گانٹھہ کے
پورے ایسے ہی ہوتے ہین چھٹانک بھر کا تو نقصان اوٹھانا برا سمجھا اور دو چار
من کا بوجھا بہت خوشی سے اوٹھاتے ہین بے شبہہ لدو ہین

جو کہ عورت پرائی کو دیکھے	نام بد اور نرک کو وہ پیکھے
بچھو چھونے سے ڈنک مارے ہے	فاحشہ کی نظر ہی جارے ہے
عورت اور شیشہ دونون خطرہ مین	چھونا کیا بھاپ ڈالے جھگڑے مین
عیش دنیا کے گر کیے ہین ترک	مل گئی ہے بہشت چھوٹا نرک
گالی اور مارنا کہا ہے عذاب	کر دیا ہاتھہ اور زبان کو کباب

تشریح

فاحشہ سے بچو اور نہین چھونے کہا یا بعضے کہتے ہین کہ دیکھنے مین کیا ہرج
ہے ہم کچھہ اوسکی صحبت تو نہین کرتے پھر اسی سمجھہ کے بموجب اوس سے
کلام بھی کرتے ہین پر کہتے ہین کہ بولنے سے کچھہ ہوا جاتا ہے غرض
آہستہ آہستہ دیکھتے بھالتے اندھے کوئے مین گرتا ہے اسی طرح

نیک عورت کو بھی خطرہ ہے صحبت بد کے پاس نہ کھڑی ہووے جیسے بھاپ
سے آئینہ مین کدورت آتی ہے ایسی عورت کی عزت بات کی بات مین جاتی
رہتی ہے گالی دینا اور مارنا بہرحال برا ہے اور اپنا عوض آپ لینا
خلاف حکم عالم دین و دنیا ہے

جو مذمت سنین ہین اورونکی	کان مین رکھین کہان بھورونکی
بد نیگا نہ سے نیک بیگا نہ	عاقلون نے اسے بھلا جانا
سنے ہے دیا اور دیا یہ دونون ایک	جب دیا تب کری دیا ہے انیک
صبر والے کو روز ضیافت ہے	اوسکا کھانا بدون آفت ہے
دم کا کرکے بھروسہ کون بسے	جبکہ دم بھر نہ خود بے صبر اسے

تشریح

جو شخص دوسرے کی مذمت اپنے حظ دل کے واسطے سنتا ہے وہ اوس
شخص کے عذاب کہ جسکی مذمت ہوتی ہی اپنے سر پر لیتا ہے اور کلام مذمت
جسکے کان مین پہونچے گویا بھنگے و مچھر کان مین گھسے دن رات چین نہین پہنچتا
فقط ضیافت اچھے کھانے کو کہتے ہین اور اچھا کھانا وہ جس سے طبیعت خوش
ہووے پس صبر والے کے آگے جو کھانے کو آیا اوسی مین شاکر رہتا ہے کیسے
ضیافت ہوئی یا نہین اور جو بے صبرے یا زبان کے چٹورے ہین کھاتے جاتے
ہین رنج نہین بھرتی دیکھے گئے کہ ہزار پیٹ بھر کے بھی کھانا کھلا دو پیچھے
زمین مین دیکھا بھالی سونگھا سانگھی ہی کرتا جاوے گا انسان کو واجب ہے
کہ دوسرے کی تیل کو نہ دیکھے بان اپنی پتل کی مکھیان اوڑاوے ورنہ نفع

ہینگی نہ وہ بلینگی فقط غور کی جگہ ہے کہ انسان ایسے بے بنیاد قلعہ کے اوپر تو ہین چڑہا ہوا ہے کہ جسکے قیام کا ایک لحظ اعتبار نہین انسان اس دنیا کی اوج و عیش مین ایسے مست و مدہوش ہوجاتے ہین کہ انتہا نہین اور مرنے کا تو نام اونکی یاد سے مطلق سہو ہوجاتا ہے یہ نہین جانتے کہ موت دونون کا نون سے بھری ہے جب آوے گی کچھہ نہ سنے گی غور کیجیے کہ ایک روز جانا ہے پس سفر کے سامان کا فکر کیون نہین ہوتا اور جب تک اسکا فکر نہین ہے نیک کام بننا دشوار کیا ہوا جو بڑے آدمی ہوگئے ایسے ہاتھی سے تو چیٹی بھلی

جبکہ حاکم خلاف عدل کرے	ظلم کا بوجھہ اپنے سر پہ دھرے
بخش و صاف صاف ہو ہی نہ کیا	بد نے اپنے کے چھوڑ دو تم صید
مت کرو جلدی یار ر ہنے مین	ہان کرو جلدی بد سے بچنے مین
اچھے کامون مین اصلا دیر نکر	بد عمل ترک کر او دیر نکر
ان پڑھا نیک خوب اچھا ہے	نیکی بن علم محض کچا ہے

تشریح

حقیقت مین جو حاکم کیطرف سے عدل نہوا تو اوسنے اپنے ہی ساتھہ تو بے انصافی کی کیونکہ یہان نام بد پایا وہان جو رحشر ہوا فقط ایک نظر سے ہی تو یہ صحیح ہے کہ نیکی بد یگران و بدی باخود باید کرد اور دوسری نظر سے یہ کہ نیکی باخود و بدی با دیگران دیکھیے پچھلے قول کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے انسان کو اسواسطے بنایا ہے کہ نیک کام اور عبادت کرکر بہشت کی عیش حاصل کرے پس اگر انسان نے خلاف کیا اسکے تو اپنے ساتھہ بدی کی

یا نہین پس ایسا چاہیے کہ اپنے ساتھہ نیکی کرو کہ جو بہشت مین پہونچو اور بدی کرو اپنے دل کے ساتھہ جو دل چاہے سو نکرو دل پر سوار رہنا چاہیے دل کو اپنے اوپر سوار نکرانا چاہیے یہ نفس امارہ اور ہے اور تم اور ہو دیکھہ لو تم کہتے ہو کہ میرا دل سکھی دکھی ہے تو تم اپنے کو دل کا مالک بناتے ہو کہ دل تمھارا ہے جو تم سے علیحدہ نہوتا تو یون کہنا تھا کہ مین دل دکھی سکھی ہون سو کوئی نہین کہتا فقط اگر کوئی اچھا کام کرتا ہے اوسکی بنیاد اوسی وقت ڈالدینی چاہیے کہ شاید سہو نہو جاوے اور جو کسی ضرورت سے کوئی بری بات مین شامل ہوتا ہے تو ٹالا بالی ضرور ہے کہ شاید وہ بباعث دیر ہونے کے ٹل جاوے فقط جس شخص مین علم ہے اور چلن اچھا نہین رکھتا وہ ان پڑھے نیک چلن سے بہر حال برا ہے

جو بزرگون کے خدمتی ہونگے	بے تردد وہ جنتی ہون گے
جو کہ رکھتے ہین علم سے بہرہ	اونکو آرام و عیش ہے گہرہ
لو تا ترتا ہے کاٹھہ کے ہمراہ	نیک صحبت مین تر گئے گمراہ
ہان زبان اپنی بس کرو تم قید	قید تمکو کہین کرا سکے نہ زید
ہاتھہ اپنے کو روک کر رکھو	بس مزہ زندگی کا تم چکھو

تشریح

ہاتھہ روکنے سے یہ غرض ہے کہ غیر کے مال پر نظر نکرو پرایا حق ایسا ہے جیسے آستین کے اندر سانپ مگر سننے مین ایسا آیا ہے کہ رشوت کھانیوالے اپنے کو حلال خور کہتے ہین اور جو رشوت نہین لیتے اون کو نادان

کم نصیب و کہتر کہتے ہین اور اپنے تئین نصیب ور و دانا و مہتر فرماتے ہین اونکا بیان ہے
که بدون مرضی خدا بھی کچھ مل سکتا ہے ہمارا لینا ہوتا ہے سو لیتے ہین اور کچھ مفت
بھی تو نہین لیتے جسکا کام کرتے ہین اوس سے لیتے ہین ہمکو بہت سی تدبیرین کرنی پڑتی
ہین حاکم کو سو وہی راہ دکھانی پڑتی ہے جب کچھ ہاتھ آتا ہے کہیے یہ حلال خوری ہے
یا نہین ہان صاحب بیشک مگر بید شاستر قرآن انجیل وغیرہ یہ تو امتناع واسطے لینے
رشوت کے خلاف ہی مرضی خدا کے کرتے ہونگے کیون کہ کہتے ہین کہ لقمۂ طیب
باید خورد و عدل باید کرد شیر و بکری دونون ایک گھاٹ پانی پئین حق پہ آیا ناکا
اوس سدھرا اوس گاسے مگر خدا اپنی مرضی کو ان راشی صاحب کے کان مین
اگر کہہ جاتے ہونگے وہ راہ ری قسمت خدا بھی ملجاے اور حرام کا مال بھی
ہاتھ آجاے اور بعضے ہنودون مین سے ایسا بھی کہتے ہین کہ ہم نے پہلے
جنم مین دیا تھا اب پاتے ہین اون سے سوال ہے کہ پہلے جنم مین آپ نے
کیسے دیا تھا خیرات کیا تھا یا کہ جس شخص سے اب تم جس طرح لیتے ہو اوسی
شخص کو اوسی طرح دیا تھا اول تو خیرات کا واپس لینا کسقدر زبون ہے
اور بدلا سوا خیرات کے دیے کا عوض تو مالک کے یہان سے ظاہر ہو کر ملا کرتا
ہے اب اگر لینے والے نے زبردستی و فریباً لیا تھا سو تم عوض مین اب زبردستی
اور فریباً لیتے ہو تو آپ ہمکو اب اتنا سمجھا دیجیے کہ یہ کسطرح اعتبار ہو کہ پہلے جنم مین
تم سے اوس شخص نے زبردستی لیا تھا سو اب تم لیتے ہو شاید ایسے ہو کہ تم ہی
اب زبردستی لیتے ہو کیونکہ دونون مین سے ایک کا لینا زبردستی سے تو تمہارے ہی
قول کے بموجب ثابت میری سمجھ مین تو چوری کرنا جوا کھیلنا وغیرہ اس رشوت

لینے کی نسبت تو بہت اچھے ہین یہ راشی دن دوپہر سے آنکھ مین دھول
ڈالتے ہین بڑھ کر کے جو عذاب ہے سو یہ کماتے ہین اور جو کہ انکی کمائی غلیظ
ہوتی ہے اور ونکو دکھدائی اور انکو تو نک جیسے جی ملگیا مصرع مال حرام بود بجائے
حرام رفت + خوب عیاشی کی اچھی پوشاک پہنی پہچوان حقہ لگایا دھوم
دھام سے شادی کی مکان بنوایا سواریون پر چڑھے دو چار حرام خورون کا
پیٹ بھرا کہ جس سے اسامی تلاش کر کر لادین مگر اونکو یہ نہین معلوم

دوہا

کبیر دربل کو نہ ستائیے جاکی موٹی ہائے بنا جیو کی کھال سے سار بھسم ہو جائے

بعضے صاحب فرماتے ہین کہ کیا کرین بغیر رشوت کے تو کام ہی نہین چلتا دس روپیہ
مہینے کے نوکر گھر مین دس آدمی کسطرح روٹی کھاوین اور عزت رکھین اوسے
پوچھا جاوے کہ جسکو صرف پانچ روپیہ ملتے ہین اور گیارہ آدمی گھر مین ہین
اونکا گذارہ کسطرح ہوتا ہے یہ انسانون پر عجیب غفلت کا پردہ پڑا ہے کہ
ناحق و ناروا اپنی عزت کو جو دس روپیہ کے لائق رکھنے کی تھی برابر بیس روپیہ
والے کے رکھا چاہتے ہین کیا دس پانچ روپیہ مین شادی نہین ہوسکتی
کیا ناریل کلی گڑگڑی پینا حقہ نوشی نہین ہے کیا زمین اور بان کی چارپائی پہ
سونا نہین ہے مصرع چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک + کیا دال روٹی سے پیٹ
نہین بھرتا کیا موٹا کپڑا پچھاڑے کھاتا ہے کیا چھپر رہنے کو نا ہین کرتا ہے
کیا پیرون چلنا بیمار کرتا ہے واہ ایک ذرا سی سمجھ کی کسر ہے ورنہ دن ورات
اسی سامان سے عیش و عشرت مین گذر سکتی ہے اور دن ورات سے کر

کا نابناری سے عکر سے رہائی ہوتی ہے آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک
مگر عقل و ایمان بیش چنین مردان سے کے بیاید اور جو رشوت کی دولت سے دولتمند
ہوا چاہتے ہین وہ ہزار رشوت لین اور ہزار سر مارین ایک نہ ایک دن ایسی
آپڑتی ہے سو سب کسر نکلجاتی ہے اور کنگال ہی دیکھتے ہین اور اونکے
ٹوکرے مین تنکے کوڑے جھاڑو ہی نظر آتا ہے برس روز مین سخی
و شوم دونون برابر ہوجاتے ہین اور دیکھیے کہ کیا عزت آدمی کی
رکھی رہتی ہے ہان وہ بڑا عزت والا ہے جو اپنے حق کو اپنے
کام مین لاتا ہے بعضے کہتے ہین کہ ہزارون آدمی رشوت کھاتے ہین
کچھ بھی نہین ہوتا کوئی ایک دو کی شاید خرابی آگئی ورنہ بغیر لے صاحب
یہان کے حاکم کو صرف گھر ہی کے اندر کا دکھتا ہے اور کسیکو رعایت
بھی ہوجاتی ہے مگر خدا کو تو سارے دکھتا ہے مثل ہے کہ کسی اوستاد
نے اپنے دو شاگردون کو دو کبوتر دیے اور کہا کہ جہان کوئی نہ دیکھے
وہان اونکو مار لاؤ ایک شاگرد تو کوٹھری مین گھسکر مار لایا اور اوستاد
کے روبرو رکھدیا دوسرے شاگرد نے ادھر اودھر چھپ کر کبوتر کو
زندہ واپس لا کر اوستاد کے روبرو رکھا اوستاد نے دریافت کیا
کہ کیون نہین مارا اوس شخص نے جواب دیا کہ آپ نے ایسا فرمایا تھا
کہ جہان کوئی نہ دیکھے وہان مارو چنانچہ ایسی جگہ مجھکو کوئی نہ ملی کیونکہ
خدا سارے حاضر و ناظر ہے اوستاد یہ سنکر بہت خوش ہوئے
اب دیکھیے کیا ہوا اگر سررشتہ داریون کی یہان کے حاکم کو

یہ معلوم ہوتی مگر حاکم مطلق سے تو نہین چھپ سکتی اب بعضے بھیا ایسے بھی کہدیتے
ہین کہ خیر وہان کا کچھہ مضایقہ نہین ہے کون جانے کیا ہوگا اور کیا نہوگا اور
جو کچھہ ہوگا سو دوسرا تو بنجائیگا اور اب تو مزہ سے گذرتی ہے فرمائیے یہہ دلیلین
علامت خاکردہ کی ہین یا نہین اور اونسے پوچھیے کہ وہ مرکے کہان جاوینگے
یہان ہی تو رہین گے کیا غلاظت اور موری مین کیڑے نہین ہوتے صاحب
اونکو دور جانے کی تکلیف مطلق نہین ہوگی گھر کی گھری مین کل بلا یا کرین گے
ان ہتیارون کی جان گور وگھات تک نہین جاسکیگی لاش بھلے ہی چلی جاے
بعضے صاحب فرماتے ہین کہ ہم جو رشوت لیتے ہین سو پُن کر دیتے ہین دیکھیے
اتنے تو گلا کاٹے اور دو چار کا پیٹ بھرا بھائی یہ راشی اپنا ہی گلا نہین کاٹتے
دو چار خون اور بھی کرتے ہین جس سے رشوت لیتے ہین نیم بسمل تو اوسی کو کر ڈالتے
ہین اور شاہنشاہ کو داغ لگاتے ہین اور حاکم آن داتا کو گالیان کھلاتے ہین
اور جو اصل مین رشوت نہین لیتے اونکو بھی بدنام کراتے ہین ایک مچھلی
سارے جل کو گندا کرے مگر ہزار ہوا ایمان دار کا بال بانکا نہین ہو سکتا
ایسا ذکر سننے مین آیا ہے کہ ایک مخبر نے کسی تحصیلدار متدین کی نسبت
صاحب کلکٹر بہادر سے اطلاع رشوت خوری کی کی صاحب کلکٹر نے
تحصیلدار کو بلا کر فرمایا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم رشوت لیتے ہو تحصیلدار نے
جواب دیا کہ ہان حضور سچ ہے یہ سنکر صاحب کلکٹر بہت گھبرائے اور فکر مین
پڑ گئے اوسوقت تحصیلدار نے عرض کیا کہ حضور کچھہ فکر نفرماوین اصل اسکی
یہ ہے کہ جو شخص اصل مین رشوت لیتے ہین اون کو طلب فرما کر پوچھیے

سب کا یہی جواب ہوگا کہ کبھی نہ لی نہ لیتے ہین اگر مین بھی یہی جواب دیتا تو شامل اوسی ذیل کے ہوتا اسواسطے میرا جواب اون سے مختلف ہوا صدر والا صاحب کلکٹر بہت خوش ہوئے اور رخصت فرمایا مگر صاحب جنکے منہ مین خون لگ گیا ہے وہ ہزار کھوکب سنتے ہین کہین بڈھے طوطے بھی قرآن پڑھے ہین یا ہان اگر نئی پود مین اس دریا کے پانی کی آب ریزی ہوئی تو یقین ہے کہ پھل میٹھا آوے اور مجھکو تو یہ صاحب ضرور ہی برا بھلا کہین گے سو مین خود ہی کہتا ہون کہ مین دیوانہ ہوگیا ہون دنیا کی عیش کو ہیچ سمجھا ہے بقول ولی

ریختہ

ہمین ہمت ملو لوگو ہمین خبطی دیوانی ہین　　خوشی کی راہ چھوڑی ہے گلی مین آسمانی ہین
ہمین ان رین قو ہین سو ہم سے جہان کھوئے ہین　　سولی کی سیج سوتی ہین برہ کی نشانی ہین
تجھی خدمت عزیزی کی پائی لذت فقیری کی　　چڑھی کشتی صبوی کی فقر کی یہ مکانی ہین
مراحق یار او جانی پیا ہر نام کا پانی　　کہ اکثر ہونگی فانی ولی رامی سمانی ہین

شبد

اری رنگ جو ئی لاگا سوئی لاگا

ہنسا کی گت ہنسا جانے　　مرم نہ جانے کاگا
گھائل کی گت وہ کیا جانے　　جا تن گھاؤ نہ لاگا
برہی کی گت وہ کیا جانے　　کھاے سویا نہین جاگا
سور داس جنھہ رنگ لاگا　　سو نرنیٹ ابھاگا

سب سے صورت اونھین کی ہی یہ ہم　　شوق شیشہ سے جنکو ہے ہر دم

جو ہووے بری تو کیون دیکھین
نیک صحبت مین چل کے جو جاوین
دوسرونکے جو دکھ مین ہووین خوش
رحم کرنا بڑی ہی نعمت ہے
کالے بالو نکا رنگ کیون پیکھین
آم کا پیڑ پیڑ کو گاوین +
ہین قصائی کہاوین مردم کش
نکرے جو اونھون کی شامت ہے

تشریح

اچھا صاحب فرماییے جو اونکی صورت مین نقص نہین ہے تو کیون بار بار لحظہ لحظہ مین بندر کیطرح صورت کو آئینہ مین دیکھتے ہین افسوس ناحق وقت ضائع کرتے ہین کیا ایک دو بار کا دیکھنا تمام دن مین کافی نہین ہو سکتا اور اسمین یہ ہرج کمال ہے کہ جنکو صورت آرائی کا شوق ہو جاتا ہے پھر اونسے کوئی اور اچھا کام نہین ہوتا اوسی مین اپنا فخر سمجھکر شاد رہتے ہین ای صاحب صورت آرائی کام عورتون کا ہے اور سیرت آرائی کام مردون کا فقط نیک صحبت مین جانے والے قدمون کو درخت انبہ کہنا چاہیے کیونکہ جب صحبت نیکون اور بزرگون مین گیا بیشک شیرین پھل پیدا ہوگا شعر ہر ولی را نوح کشتیبان شناس + صحبت این خلق را طوفان شناس + فقط اگر دوسرا رنج مین ہے اور اپنے تئین خوشی ہوئی بیشک قصائی بنا ہے چاہیے کہ ایسی تدبیر کرین کہ اوسکے رنج مین تخفیف ہووے نہ کہ اور اوسکے رنج کو بڑھاوے اگرچہ قصائی جانور کو مارتا ہے مگر چونکہ فوراً جان نکال ڈالتا ہے جانور کو دکھ عرصہ تک نہین بھوگنا ہوتا مگر ایسے شخص کہ جو دوسرے کا رنج بڑھایا چاہتے ہین وہ آدمی کو بسمل کی حالت مین رکھتے ہین

یہ مارڈالنے سے بھی بہت ہی برا ہے فقط رحم کرنے سے یہ غرض نہین ہے
کہ قصوروالے کو سزا ندو اگر چور کو سزا نہو گی تو عدل نرہیگا اور جب عدل
نہین ہے تو ظلم ہوا پس رحم کا مطلب یہ ہے کہ رحم با عدل ہووے جیسے خدا کو
رحیم و عادل کہا جاتا ہے انسان کو بھی دونون صفتون سے موصوف ہونا
چاہیے اور یہ بات اوسوقت حاصل ہوگی جبکہ انسان کی طبیعت مین
یہ خواہش ہووے کہ مخلوقات خوشی رہے ایسے آدمی سے رحم و
عدل دونون باہم عمل مین آوینگے جیسے دانا باپ بیٹے کی طرف
رحم و انصاف دونون عمل مین لاتا ہے ایسی صفت سے اکثر انسان
جو عقیل ہین موصوف ہین اور اپنی غور نظر مین اسی صورت مین لڑکی کا
بھلا ہوتا ہے باپ اوسکا بھلا چاہتا ہے اور ویسے ہی تدبیر
کرتا ہے یہہ رحم ہے اور جب باپ قصور کے عوض سزا
دیتا ہے یہ عدل ہے یہ کل صفتوں انسانیت
مین عمدہ صفت ہی

اگرچہ بہت تلخ یہ پند ہے	پہ انجام کو فائدہ مند ہے
اسی گوش دل سی سن ای میری جان	اسی سی بشر کو ہے امن و امان
اگرچہ دوا تلخ دیوے حکیم	تو بیمار پر ہے وہ بار عظیم
شفا اوس دوا سے جو بیمار پاے	تو پھر اوسکا دل خفا کیونکر اوٹھاے
یہ بندرابن ای شافی ہر مرض	ہو نسخہ مین اوسکے اثر الغرض

تشریح

عرض یہ ہے کہ صاف وسخت کہنا اگرچہ برا معلوم ہوتا ہے مگر فائدہ بہت
رکھتا ہے اور للو چپو کی بات ظاہر مین تو پیاری لگتی ہے مگر اصل مین نہایت
ہی بری ہوتی ہے جیسے اندراین کا پھل دیکھنے مین بہت خوبصورت مگر
ذائقہ مین نہایت تلخ اور صاف کہنا مصری ہے دیکھنے مین سخت اور منہ
مین ڈالیے تو بس آپ سے آپ گھل جاتی ہے زبان بھی شیرین جگر
ومعدہ کو بھی فائدہ بخشے اب چند غزل در ریختہ وشبد درج ہوتے ہین
آرزو رکھتا ہون کہ توجہ کو کام فرما کر عرض ومعروض بندہ پر
التفات فرمائیے کہ دولت لازوال
حاصل ہووے ؛
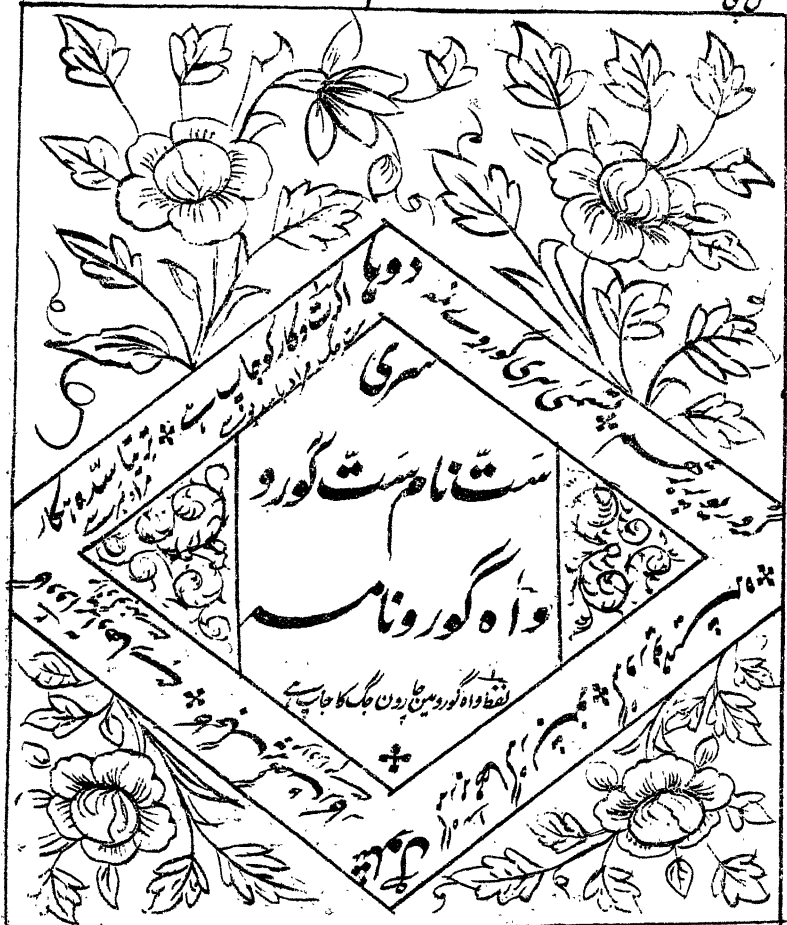
یہ دنیا جاے قیام نہین دو روز مین یہان سے جانا ہے
کیون مال خزانہ جمع کیا کسواسطے تبنو تانا ہے

کیون دام مین دنیا کے آیا سودائی ہے دیوانا ہے
ہان صاف نکل اس پھندے سے اسے جان اگر مردانا ہے

سب کام تیاگ جپ نام سمجھ واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

کیون حرص و ہوا مین جا کے پھنسا ای دل کیا تجھکو سودا ہے

ہے خوف کی جا دھوکے کی جا اس جا پہ نہایت کھٹکا ہے

کل امر ہین دنیا کے بیجا سب چھوڑ تجھے یہ زیبا ہے
اس کام مین سب کچھ بہتر ہے گر عقل سے تجھکو بہرا ہے

سب کام تیاگ جپ نام شیام بجھ واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بے سود ہے اے دل خواہش زر اور ہیچ ہی آرایش تن
بے کار ہے خوبون کی الفت بیرنگ ہی گلگشت گلشن

بیفائدہ اسپ و فیل و شتر بیجا حاصل تعمیر مسکن
گر عقل ہے اک ذرہ تجھکو دن رات جپا کر یہ سمرن

سب کام تیاگ جپ نام شیام بجھ واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بھوسا گر گھور کٹھور ہوا نہین سوجھت وار اپار اہے
سنگی جہان ایک نہین اپنا تھان ناکھیوا در ادھار اہے

نیا جھجھری پانی گھر اکنپت ڈگمگ مجھ دھار اہے
ست گورو رام ہی پار لگا دین دوسر کون سہار اہے

سب کام تیاگ جپ نام شیام بجھ واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

منزل دور راہ ہے اٹ پٹ سر اوپر بوجھا بھارا ہے
کام کرو دھ مدھ گھیر لیوے ہے بھاگیو نہین کہون اوبارا ہے

چیست دنیا از خدا غافل بدن + نے قماش و نقرہ و فرزند و زن +

جب کبھی ملین بھیو تن من کوئی سنے نہ تیری پکارا ہے
بچپن مین تن دھن لوٹین تیرا تاتے اب بھی بچارا ہے

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرا بن
بس ہکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

درلبھ جنم بھیو یہ تیرو کیون واہ گورو نہین گاتا ہے
پھر پچھتی ہے پھر اوسر چوکے من مایا مین بھرماتا ہے

جب کال بھوانگم اسے ڈسے تب کوئی سنگ نہ جاتا ہے
ہوہوشیار ذرا اوٹھ بیٹھو سنو سگم ہک باتا ہے

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرا بن
بس ہکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

جو دور کی کہنے والے ہین اور اس کوچہ مین رہتے ہین
وہ تلخ بہت کچھ کہتے ہین گو رنج و مصیبت سہتے ہین +

جب کہتے ہین حق کہتے ہین گو بحر علم مین بہتے ہین +
جو مرد حقیقت بین ہین اے دل وہ ہر دم یہ کہتے ہین

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرا بن
بس ہکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

جو کل کرنا ہے آج کرو اب جلدی کرنا اچھا ہے
گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے کل کو کسنے دیکھا ہے

تو دل مین اپنے سوچ ذرا ابلیس تو دشمن سب کا ہے

میدان ہی اور گوے یہی اب جھٹ پٹ آ گیا عرصا ہے

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کھہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

گھٹ مین تیرے بسا ہے انہد سُنا کرو تم آٹھو جام
سُنتے سُنتے الکھ لکھو گے سنت بتاوین اسکو نام

دھیان ہے جسکا وہی ملے گا نہین ہے اسمین ذرا کلام
متھیا بھرم وہی تو خود ہے مجھکو بھایا ہے یہ کام

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کھہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

ہو تُمھ بند کہین میچ لے کان رُوک گذرے از آز
خیال سہم طرف راست کے مقابل ابرو سُن آواز

سوہنگ و ونکار اسی مین سب کچھ اور جگت کو کہیے ساز
یہی معرفت یہی حقیقت اسی پہ مجھکو ہیگا ناز

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کھہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

گر عیش کی تجھکو خواہش ہے تو جنت ہے تیری منزل
وگر تمنا نہین ہے تیری درپن سا رکھ اپنا دل

محو ذات چون موج بدریا نور مین نور سے ہے واصل
تسبیح یہی اور ذکر یہی اور یہی ہے اپنا آب و گل

سب کام تیاگ جپ نام شمبھر واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے او ر پاک رہے سارا تن من

کُل محیط واحد تھا حقّا کوئی نہ تھا مقام یا چیز
پیدائش تیری کہان سے آئی اپنے دل مین کرو تمیز

انا الحق ہے قول حقیقت یہی سمجھ ھر قلب عزیز
ورد یہی سمرن مین بھی اور یہی گذارش اے دل نیز

سب کام تیاگ جپ نام شمبھر واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

نفس امّارہ از بس ناقص مطیع جو ہوگا اسکا تو
دوزخ سے ملے آگ کے کھمبھے سے سڑے بدن آوے بدبو

بچھو بھونرے سانپ چھپکلی تن مین لپٹین سیاہ ہورو
پناہ رکھے اسے حق تعالی یہی ہے دل مین گفت و شنو

سب کام تیاگ جپ نام شمبھر واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

جس کوچہ مین جو جاتا ہون سنتا ہون وہان چرچا یہی
افسوس وہ دنیا تجتا ہے سمجھاؤ چلو اچھا ہے یہی

خوب ہوا وہ لاکھ کہین تقدیر کا یہان لکھا ہے یہی
کہین گوکہ بیگا نہ بیگا نہ یہ دل کو مرے بھایا ہے یہی

سب کام تیاگ جپ نام شمبھر واہ گورو کہہ بندرابن

بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

ان لوگون کی گر سنتے ہو یہ کام سراسر بدتر ہے
ہے حال بیان گمراہی کا ہوشیار رہو اس جا ڈر ہے
اس کام مین جلدی لازم ہے تجویز وہی اچھی گر ہے
زنہار کسیکی اب نہ سنو جو دل مین سمائی بہتر ہے
سب کام تیاگ جپ نام سمجھ واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بیفائدہ ناصح بکتا ہے سنتا ہون کسیکی کب مین بھلا
کیا جانے کوئی اس لذت کو جو کچھ کہ اوٹھایا دل نے مزا
کسطرح سے مین مشتاق نہون افلاک سے آتی ہے یہ صدا
مین کان سے اپنے سنتا ہون فرماتا ہے خود رب میرا
سب کام تیاگ جپ نام سمجھ واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

یہ ناصح کچھ دیوانہ ہے کیا فائدہ ان تدبیرون سے
ہم پند اوسیکو کہتے ہین جو پند ہو پر تاثیرون سے
یہان ظرف نہین اپنا ایسا جو بحث کرین سب پیرون سے
بندرابن نانک گن گاؤ کیا حاصل ان تقریرون سے
سب کام تیاگ جپ نام سمجھ واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

واہ گورو ست گورو رام
الف نامے

الف ایک ہے سائین میرا
سب سے کے بھیتر کرے بسیرا

ثانی اوسکا ہوا نہ ہووے
سے ملے اوسے جو آپ کو کھووے

بے بنیاد دوئی تم جانو
گدا شاہ مین دو نہین ٹھانو

ہر اک نفس سے ہے ذکر اوسیکا
بندرابن نہین اور کسیکا

پے پکڑو تم پیر پیا کے
ہے کیا ممکن وصف ہون جاکے

پند پیر کی راسخ پیارے *
بندرابن کل کار سنوارے

تے تیرا ہے مرشد کامل *
اونہین سے کے حکم پہ ہو تو عامل

شرع بتائے مت کو راسخ
ترک کرائے کار رکھے نا سیخ *

ثے ثابت رہو قدم قدم پہ
خیال تو رکھ لے اپنے دم پہ

اعظم اسم اوسیکا جانو
سنو کان دے پورا مانو *

جیم جہان جا ہے وہ جا ہے
پیدا اپنہان مخفی ماہے

بندرابن اور کعبہ اوسیکا
صحیح جان نہین دعوی کسیکا

چے چون چرا سے نیارا لیکھا
ہان نہین دونون سے کچھ دیکھا

بجز خموشی نہین کچھ کہنا *
رضا جو اوسکی اوسی پہ رہنا

حے حدیث پہ قادر ہووے
حسب مناسب منصب لووے

سخن جو بولو ہو وہ سچا
چھوڑو کلمہ سخت اور کچا

خے خراب یہ دنیا دون ہے
مکارہ ہے پر افسون ہے

دام مین اوسکے گر تو آوے
پھنسکر منزل دوزخ جاوے

دال دلادم اوسکا بھر لیوے | کرم جہان تک ہوسکے کر لیوے
اس سے بہتر اور نہین ہے | بندرابن یہ چشمہ کہین ہے
ذال ذلیل کراے جہالت | بنی ہوئی سب کھوے اصالت
انکی صحبت سے تو بچ رہے ٭ | جنہین نہین معلوم الف بے
رے رئیس قیصر سلطانا | زور آور اقلیم ستانا ٭
آخر کار اوسی سے مطلب | ہوون گے اک دم مین سب غائب
زے زرف نگاہ اونہونکی ہوگی | معبود عبادت مین ہین جو گی
طا ظاہر مین گر دنیادار | خدا کرے گا بیڑا پار
زے زوال ہر شے مین ہوگا | غافل مست تو مے مین ہوگا
کھووے گا تو ملے ہوئے کو | پچھتاوے گا تب رہا نہ اک دو
سین سرِ سلطنت شاہی | عیش سرور مراتب ماہی
اوج کرامت جاہ و حشمت | ملین تجھے جو رکھے قسمت
شین شروع پر کلمہ رب کا | اس سے کام ہوا ہے سبکا
بیخود کیون ہو ذرا تو سوچو | یہی وقت ہے تم کچھ بو دو
صاد صنم کا چاہو ملنا | رضاے مرشد سے نہین ہلنا
کسی امر مین اجازت دیوین | بجا لاؤ وہی جو کچھ کہوینا
ضاد ضمیر اوسی سے لو تم | دل اپنا دلدار کو دو تم ٭
مرتبہ از حد افزون ہو | بوقلمون اور گوناگون ہو
طوٰ ظاہر ہے ذات خدا کی | شکل ایک سے ایک جدا کی

صورت سیرت اوسکی وا ہے
ظوظا ہے اور باطن یکسان
گر تو ایسا آپ کو رکھے ✤
عین عیب تفحص مت کر
مطلب یہی یار کی یاری
غین غصہ ورنکر تو پیارے
طوق ملامت لعنت پایا ✤
فے فتنہ و فساد کسو سے
زبان شیرین سے تم بولو
قاف قرار جو کرے تم صبر
مدد غیب سے پاؤ پیارے
کاف کرامت عظمت لیجے
محتاجون کو چاہیے دینا
گاف گلہ اور شکوہ کرنا
غیبت چغلی اور بدنامی
لام لبون پر نام الہی ✤
گوش عین سے سنو و دیکھو
میم مستقل راہ خدا پر
پاؤگے تم احسان غیبی

آخر کار تو وہ ہی خدا ہے
چل تو راہ خدا پر ترسان
مزہ زیست کا تو ہی چکھے ✤
سرزد ہووے سبھی سے اکثر
این نکتہ ور دل خود داری
معلم الملکوت سے رہو تم نیارے
کبر کا کلمہ آگے آیا ✤
بچا رہے تو جنگ و جو سے
چاہے پیل کو بال سے کھولو
ادا کرو تم منصف ہو کر
دشمن دور ہوویں گے سارے
ریاضت اور سخاوت کیجے
تجھے چاہیے نام کا لینا
بیہودہ اور بے فائدہ بکنا
اگر پرہیز یہ سے ہے بدنامی
دل کی دور ہوئی سب سیاہی
کیسی دلبر صدا ہے پیکھو
رہو خدا را خدا ہی ہے بس
بہت خوب بے شائبہ ریا

نون نگہبان خالق سبکا ✤ ہر کوئی رکھے آسرا رب کا
کیون نہین ڈھونڈھو اوسکو پیارے ✤ بندرابن وش بار پکارے
واو وحی نازل ہے اونکو ✤ حکم خدا ہے مقدم جنکو
ایسے شخص مقرب باری ✤ ہوئے عزیز زخوش کرداری
ہے ہوش کر جب ہیا نحین ہو ✤ دوئی جاوے پھر وہی رہاوے
بندرابن کی عرض یہی ہے ✤ جو کچھ ہے سو وہی وہی ہے
لام الف لا الہ وہ ہے ✤ بہر کیف مالک ہر دو ہے
یہ دنیا دو روز کی مانو ✤ قائم ایک خدا ہی جانو
ہمزہ ہمراہی کچھ ناہین ✤ ہے اوسکا جو سب کے ماہین
بیہ ایترا یہ دکھرائی ✤ بن سمجھے سکے کبھون نپائی
ی اسے یاد ابتدا کیجے ✤ قطرہ آب تھی ہان سن لیجے
آخر کار انتہا آئی ✤ بنایا ور آب گنوائی
بڑی یہی یاد ہے دل مین ✤ تیرا نام ہے آب وگل مین
بندرابن جو پڑھے الف بے ✤ خالق اونکو رحم عطا دے

غزل

گو ہین تیغ بہادر نے بنایا ہے سبھی کام ✤ کاٹے ہین جگت پھند لکھایا ہی گورو نام
ہاتھین ڈال پھرے میوہ وگل یاد صنم ہے ✤ جھک دیتے ہین پتھر کے عوض دیتے بادام
رہتے ہین الگ حالت درویشی مین مصروف ✤ دنیا کی خرابی سے ہوئے فارغ مادام
سوتے ہین جہان خاک عدم صاف بچھا ہے ✤ رہتے ہین شب و روز بہت عیش و آرام

لکھیں میں پھریں سیر کریں بندرابن کی | ہستی کے سبق لیتے ہیں امرت سے بھرا جام

۴ — غزل جھنجھوٹی

ادل ہے ۱۹ گن ہیں

عور کر ایسا رتن انمول پھینکا جاے گا | کیا بھلا مشک ختن اس قول تولا جائیگا

عقل ساری گم ہوئی ایسی سمجھ کیونکر ہوئی | دیکھ کیا تن زیب کو اس ڈول نایا جائیگا

تان کے چادر کروڑون اس جہان سے چلدئے | یاد رکھ یہ لاکھ چوراسی ہی بھوگا جاے گا

یہ دمون کی ڈاک کیا بے نام سمرن جائگی | ہاے چہرہ مہر کا لی جم سے چھپایا جاے گا

تجھکو جو نازو ادب ڈھنگ ہے آرام کا | واہ گورو کہنے سے تو بالکل مصفا جائیگا

تجھکو رتن مثل بندرابن ملا بڑ بھاگ ہی | کیا عبث درشن بنا اسطور چھوڑا جاے گا

۵ — غزل

در دبھی دیکھا بیدردی دیکھ لی اوس یار کی | شکل جو رب نے دکھائی دیکھ لی ہر بار کی

سر کے اندر ہی صدائی یار کی بانا ز کی ٭ | گوش کو جب بند کر آواز سن خوش پیار کی

اوسکے در پر جہانجھ نقارہ نفیری باجے | ساز ساری بانسلی اور بین سارنگ ستار کی

دل کے اندر نام اوسکا رم رہا باگر دفنہ | بند لب کو جب کیا سمرن میں پھیر ہار کی

ہٹ رہی دنیا کی لہو و لعب سے اے باغ دل | مان ہی یہ خشک کو ان باولی رہ خار کی

جھوٹا عالم ہو گیا سچا لکھو کیونکہ یہ کیا | چٹکی تو نے ڈال دی جادو ساں بنار کی

تنگ بندرابن کے اندر سافرا پیارا بیا | ٹک نگاہ بھر ہی صورت جو دیکھ اوس یار کی

۶ — غزل دیس

کیجیو صبر نہیں بات یہ گھبرانے کی | اب ضرورت ہی بڑی قلب کو سمجھانے کی

تلخی صبر کو زہر نہ گھٹوا سمجھ | جبکہ امید تجھے شیرین ہی پھل کھانے کی

ہی حقیقت مین یہ دکھ درد بھلا تمکو عظیم
یہ ہر اسانی کی مجون نہین کھانے کی

سمجھو بوجھو گے ذرا اصل حقیقت اسکی
یہ سمجھ ہوگی دوا املک امان پانے کی

بے رضا اوسکے کبھی کچھ نہین ہوتا اے دل
پھر نہین جاے وہان پیر کی بھیلانے کی

اپنے اللہ کو تم عادل و منصف سمجھو
نیس رضا اوسکی اصح وہ نہین ہٹ جانے کی

اپنے مالک کو اگر حاضر و ناظر جانو
کیا ضرورت ہوی ہے بندرابن جانے کی

۷ — غزل

اے خدا تجھکو کاشش پاؤن مین
جو کہ دل مین ہے وہ سناؤن مین

اپنے عقدے دلون کے کھولون مین
اندرون حال دل جتاؤن مین

ذکر تیرا کرین ہین ہر مخلوق
کمتر ین سب سے اک کھاؤن مین

ہم نشینون کو تیری الفت کا
حال دل کھلکے یون رو لاؤن مین

یہی کلمہ ہے کفر کا بے شک
کہان تو ہین کہان کہاؤن مین

کر قبول اپنی فضل رحمت سے
قصد کر تیرے پاس آؤن مین

ہون گنہگار جسقدر کہیے
دیکھکر تجکو سب بھلاؤن مین

آرزو ہے کہ زیست بھر لون نام
جز ترے اور کسے مناؤن مین

بندرابن کی عرض سن یا رب
ہو وصال ایسا پھر نجاؤن مین

۸ — ریختہ

۱	گور کی ٹہل کرتا نہین	من مت سی تو ڈرتا نہین	
	گور کی رضا جانی نہین	سیوک ہوا تو کیا ہوا	
۲	راگی الاپے راگ کو	بجھے تا سرن ور گرام کو	

انہد کی دھن جانی نہین — راگی ہوا تو کیا ہوا

۳ دھیانی جو دھرتا دھیان ہے — تن کو کیا جو خاک ہے

سو ہنگ شبد کی گم نہین — دھیانی ہوا تو کیا ہوا

۴ گیانی جو کرتا گیان ہے — بیراگی بھسم دھرنا ہوا

سرتی اہنگ برمہ اس مئی — مکت پھرا تو کیا ہوا

۵ سادھو جو پڑھتا پوتھیان — بانا جو رکھتا پنتھ کا

تن من نہ سادھا آپنا — سادھو ہوا تو کیا ہوا

۶ گرہی جو رکھتا ہے گرہ — در کو کھلا رکھتا نہین

بھوکھا پیاسا پھر گیا — گرہی ہوا تو کیا ہوا

۷ برکت جو رمتا دیس مین — اندری کا سنگ چھوڑا نہین

مالک لکھا نہین آپ مین — بھرمت پھرا تو کیا ہوا

۸ برہی جو بن بن مین پھرا — اور دیس بندرابن پھرا

دیکھا نہین گھٹ آپنا — برہی ہوا تو کیا ہوا

۹ - ریختہ

سمجھ لو بوجھ لو پیارے — رہو نہین نام سے نیارے

بھرو سادھو مت راکھو — اپین رس نام کا چاکھو

تمہا تو گے مرا کھنا — یہ جا نونت دکھ سہنا

بھجن بن مت پچھتاؤ — بیتے دن پھیر نا پاؤ

جون گاگر جل بھری چھوٹے — پات جون ڈال سے ٹوٹے

غنو وبیا کہ تھا جب	بھرم اوسے ہوا کیا
اسی سے ہین کہون تجھسے	بچن بانی بھلی مجھسے ❊
جبھی سوچا تبھی سوچا	لیوست نام دکھ موچا
سمجھ مین آگیا میرے	سُنا تھا دور سے تیرے
یہ ست گورو رام سُندراین	کرین ہین نت ہر درشن

۱۰ — ریختہ

کرون تجویز کیا اسکی کہ اپنا حال بھولا ہون ❊
نہ چھتری شدر ہین ہونگا برہمن بیس مین نا ہون
نہ لنکا اور بھرت کھنڈ سے نہ کابل شام سے مین ہون
نہ کشمیری نہ پنجابی نہ برمھا چین سے مین ہون
نہ پورب سے نہ پچھم سے نہ اوتر سے نہ دکھن سے
نہ دیوت اور نہ پچھین سے نہ بیکنٹھی نہ سورگی ہون
بتا گھر ہر جگہ میرا جہان آرام بھو تیرا
سوا اک واہ گورو بن اب نہین کچھ اور جانون ہون
نہ سُندراین نہ کعبہ سے نہ ہندو اور مسلمان ہون
نہ دھرتی آسمان سے ہون نہ دن سے رات سے مین ہون

۱۱ — مثنوی

مرحبا اے مرشد باغ بقا	خوب جانا تو نہین حق سے جدا
آفرین تحسین تجھی کو اے عزیز	کر دیا مجکو ہر اک سے باتمیز

نہین ترا ہون تجکو اے پیارے ولی
تجکو سب روشن تو روشن منزلی

ذکر سلطان الاذکار ہے بہتر آلہ
بر من بیچارہ میداری نگاہ

مرحبا اے انجذِ دلدار من
بندرابن کعبہ کا بس کھولا چمن

عرش مین سن ہین آوازین بارادا
ہو رہی ہردم مری دل مین صدا

مشعلین روشن نہین روغن ضرور
جای دیگر ہے نہین ایسا سرور

دل سے کہتا ہون ذرا تو رہ صفا
کیا ہوا جو آگئی جور و جفا

ہے اگر شیطان تیرا ازدہار
کب رہا ثابت قدم اے نابکار

بندرابن حق سے نہ پھیر ہرگز نظر
گنج قارون بھی ملے تجکو اگر

دم نکلتا ہوے فاقہ سے اگر
دھیان مت کرنا کسیکی نان پر

وعظ مرشد پر نہین تجکو عمل
منہ چھپانا شکل شیطان دغل

گو کہ تو رکھتا ہے گنج سیم و زر
خاک سے بہتر نہین ہمت اگر

زہد و تقوی یہ نہین اے بے خبر
ہو گئے درویش گدڑی پہن کر

بندرابن لاہوت جسکا ہی مقام
ہے فنا ذاتِ بقا ہے لاکلام

بندگی تیری ہے سب مکر و دغا
خالصاً فقد نہ ایک سجدہ کیا

بنگئے صوفی نہین گو سینہ صاف
بےصفائی اسقدر اے شیخ لاف

بےخودی بد ہے اسے اصلا نکر
عیب اپنا دیکھ مت ہو بےخبر

نفسِ گمرہ ہر گھڑی ہے گھات پر
اور شہرت چاہتا ہے سر بسر

ہاتھ پھیلاتا ہے تو بہر دعا
کیون تو بندرابن ہی طالب جز کا

ایکدل اوسمین تمنائین ہزار
سینۂ دل ہو گیا بس تار تار

۳	پھر مار بھتہ کی بات نہ ہیری	تو گے سر پہ کورو +
۴	چل چل ہر بندرابن ہیرو	نرتن جات ہے دھورو

۱۳ - شبد راگ کافی

تو مدھ ماتا رسے ماتا
پیارے واہ گورو نہیں گاتا

۱	رین دوس اس تن کے کارن	سنئے سنئے رنگ بناتا
	چھن چھن موت پڑی سر کھیلے	تا کو بھی نہیں لاتا +
۲	نت دکھ سے مرم نہیں پاوے	مارین جسم سے کھاتا
	مت بھنگ ہوئی جات ہی تیری	ایسی کون پلاتا + +
۳	دھن سمپت بادر کی چھائی	سو تو حرص بڑھاتا
	پھل اسکا کچھ اور نہیں ہے	ناحق جگر جلاتا +
۴	منو راج کا کھیل بنا کر	دیکھ دیکھ مسکاتا +
	ایک چھن بیتے بھیو کنگلا	یون آرام سنپاتا +
۵	بانو بھیت رنگی بھوہ رنگ سے	بندرابن کھہ گاتا
	گرے اچانک بادہی جاوے	اب کیا کرے بدھاتا

۱۴ - ایضاً

چنتا و اگھت لبیوری
جو گھت سادھ درویں ہووے

۱	دیکھ سادھ کو ہاتھ نہ جوڑن وسینے کو کچھ ناہین ری

ایسے نر کو کرسم جانو ہنسیو متی ہنسائی +

۲ کوڑی کوڑی مایا جوڑی کھاوین نہین کھلاوین ری
دن مین رات کری سب کھگسو ہلیو متی بلائی ٭

۳ بھوکھے کی کچھ تراس نہ لاوین دیکھو بڑی قصائی ری
پانی مین جیون آگ لگی ہے بوجھیو متی بوجھائی

۴ بھجن سنین تو پریت نہ لاوین واہ گورو نہین گاوین سی
بندرا بن ایسے گھٹ اندر رہیو چھپی چھپائی

۱۵ شبد راگ کافی یا جھنجھوٹی

اسے سن سن من تو انند ستن
کنگری بین کھپا وچ گھنٹا
او انگ سارے کے واری پارے
ورگ ورہین پار پدپر ست
بندرا بن پورن گورد رست

تیرے گھٹ بھیتر مین ہو رہی دھن
ہوسے استر تو تا بین گن ٭
مرلی مدھر مدھر دھن ہن
کرم بھرم سب جرہیے کھن
مٹ گئے آون جاون پن

۱۶ شبد راگ رامکلی

نس دن باجی بجین سال
جب تپ پوجا رہا نہ کال

۱ گنگا جمنا سنگم نت
کرم بڑھاوین بیڑی ڈالین
ارچا پوجا سوار تھ ہت
انکو سکھ نہین تینو کال

۲ پریم اکھاڑے مین نہین کھیلا
نام بھگت جی بڑا سو بیلا

پچھا پانک پتیا مت دھوتی	سر پر اسکے ناحق بال
۳ کھر چھوڑیں اور بن مین جاوین	اچھا اگن ٹری بھسم لگاوین
سوانگ کھا کر بن پھل کھاوین	کیون تیاگی تم روٹی دال
۴ کام کرودھ موہ نہین تیاگی	مونڈ مونڈا سے بھیے بیراگی
چادر رنگ کے بھیس بنایا	پہرون دھوئی تن کی کھال
۵ جیسے گرہستی پاپ گنواوین	بھوکھے کبھی نہ ٹکڑا پاوین
بھجن بندگی نیک سجاے	کوڑی کوڑی جوڑین مال
۶ نس دن چنتا من مین آوے	پیسے کو بھگوان بکھانے
ست دارا سے نیہہ بڑھاوین	انکا نام دھرو بکرال
۷ تن کو چھین چھین نت کھہ ہارین	مرنے کی نہین بات بچارین
تیل پھلیل سوگندھ لگاوین	انکو کہیے ستیاسیال
۸ دکھ سکھ دونون انتربیاپین	برہم گیانی نام الاپین
کرتا کو جھوٹا کر گاوین +	جگت بتاوین خواب خیال
۹ انتر برتی چھین نہین جووے	برہما کار کہو کس ہووے
ایسے گیانی کلجگ ماہین	انکی کچھ مت پوچھو فال
۱۰ دیکھ دیکھ کلجگ کی ریتی	گور سے پل پل بنتی کیتی
واہ گورو تو دھن ہے نانک	سب دکھ سہج دیا ہے ٹال
۱۱ اس تن کو بندرابن جانو	گھٹ اندر درشن پہچانو
سکھ آرام جو مٹکو چہیے	اپنی سورت گگن پر ڈال

۱۷۔ شبد راگ رام کلی

جگ سورت گوئیان شبد سن

۱ دھند کت گھٹ مین دھن رسال ٭

رہیان پرکھیتان کرت ہو ٭ ٭ ٭ ٭

۲ جہان جھانج مجیرا باجت ہے وہین سرت اڑیان

ناد کا سواد لمو تم ٹھہرے دھیان ترتیان نرت ہو

۳ جھلک جوت جھل مل نہار درگ سورج کرن کہتیان

مدھر مدھر مرلی دھن ہووی ہر کھیان پرکھیتان پھرت ہو

۴ بندرابن گھٹ مین نہار شبد رس لہیان

سرت دیس مین چڑھاو عرشیان عیشیان کرت ہو

۱۸۔ راگ ساون

موری سرت لاگی رے بھون مین

چڑھے نین ستھان سی کنجا لکھا جو روپ

ترکوٹی گھاٹ اوتار ہو سنا جو مدھر راگ

تن من کی سدھ نا رہی سب چھوڑے دھام

گگن بانسری سو ہنگ دھنی گاجے انھون جام

پیا سنگ بھیوری ملاپ

نینا نال کو پار ہو جاگ مگ جوت سروپ

ستیل برکھا مین کی جھری جو ساون لاگ

لکھا روپ نرگن کلا پورن ست گور رام

بندرابن جیو پہونچ ہی پورن ہووی کام

۱۹۔ راگ ہنڈولہ

ہنڈولہ جھولیں نیت نئی تان

گاوت سنت ستدھرما وشرکے سادھو پریت زبان

تان تنا تن جھن جھن جھنکت سن سن پلکت پران
سب اُجراگن اوجیارا اودے چندرا اور بھان
بندرابن لکھ روپ اپارا الجھ رہا گئی ہان

۲۰- راگ ہنڈولہ

ہنڈولہ جھولین ست گورو رام

پریم کی ڈوری پریت سوں تنگے لٹکا ہی نج دھام
انہدناد کو پینگ تر بہت ہے لکھ لکھ گاوت نام
سادھ سنگ اس جھولہ جھولے ہووے پورن کام
برکھا رُت جھنکار شبد کی بندرابن کہان گھام

۲۱- راگ ملار

امین رس برسے ری
کالی بادری اُنڈ گھمڈ بجلی چمک میرے
چھن میں ڈھونڈری ہماری گھور
سرت سہاگل پیا کی سینیھی
میٹھی میٹھی دھن دبدکارین آئے
کام کرودھ جگ بھو گینھی ٭
ست گورو رام سہائی داتا
او انگ سونگ جھنی جھنی دھن
بندرابن بنی دن رہو ہر کھائے
میرو تن من ہر کھائی ٭
نینود ی چک چوندری ٭
اندھیاری جیار امیرو کینپے ری
نوبت سُن سُن دہکے ری
سنکھ مردنگ گھن گرجے ری
پگ دھرن پہ برسے ری
کال کلا بھوڈر سپے ری
امرت جل پی سجے ری
جس جس من بھجے ری

۲۲ - راگنی ملار

اے ری اے ملن من ہرسے جون جون بدریا درسے
چمک چمک بجلی کی چاندنی دکھائی رن جھن جو میگھا برسے
بوندیون کی جھنکار سُن سُن ہرکھائی انہد کی دُھن جو پرسے
سرت پیا پیاری مل تن سُدھ بسرائی میل بھیا جب پیا پرسے
ایک ہی سروپ دیکھو وہی ست روپ پیکھو چُھٹ گئی آس جھوٹے گھرسے
بندرابن ست لوک مین ہوا آنند بھوگ گھمہ پکڑ و دوا و کرسے +

۲۳ - راگ بسنت

سنت ملن یہ بسنت سکھی ری

پریم برہ من پھولین ڈالین روپ بیراٹ لکھی ری
سیوا سمرن گیان دھیان کی رنگ رنگ پھول کھلے ری
بھور لو بھانی کوکل بولین انہد نادلگی ری +
بندرابن یہ بسنت سوہاون آنند پریم چسکی ری

۲۴ - ایضاً

جاگو سکھی ری نگ اوٹھہ دیکھو آیا بسنت سوہاون ری
آس ہی اب نشچے موکو پی ملھیں من بھاون ری
سنگھ ہوی ہی دُکھہ جیہے ہے سجنی چلو پیا کو مناون ری
انہد شبد سنو سجنی ری کرین بتیان گلی لاون ری
سیوا ہو پیارے بندرابن سو پھل درس گو رپاون ری

۲۵- راگ ہوری

پھیر گگن مٹھ دھاؤ ری
صورت بن آئی +

کنج کنول کو دھار کے + انہد بجائی
سنگھ مرونگ دھن گھور سن + آگے چل جائی
بھوت سروپی دیکھ کے + مرلی سن دھائی
سوہنگ شبد پچھانکے + تہان سرت لگائی
جنگا شبد جھنکار کو + پرکھو چت لائی
پورب باسا چاند کے + چھم نہین بجائی
اس مندر کی پار سے + پرماتم پائی +
بندرابن گھٹ جو لکھی + ہنسا ہو جائی

۲۶- ایضاً

ایسی ہوری کھیل جاین ست سنگ رنگ رنگوری

۱ جھن جھنکار سنو میری پیاری　صورت سنگھ گھوری +
دھیان گلال ملو یا تن سے　تو شبدی کے رنگ چھکوری
۲ ہوت آواز گگن تیرے بین　ناد کو ساج بنوری +
چت سے چنتا نا کہ سکھی ری　تو اک رس ٹھاٹ ٹھٹوری
۳ نیتی دھوتی جب تپ پوجا　کتنے ہی بھانت کروری
سن ممتا ناہین چھوٹن کو　تو انہد شبد سنوری
۴ گھٹ شاستر بدیا سیکھی　تو پنڈت نام دھروری
مان منی کی چادر اوڑھی　تو ناد کی آڈ ڈھکوری
۵ باچک گیان کو مان بھیو +　بندرابن اس جنم بھیوری
سارشبد گہہ جکڑو جتن سے　تو ست پد نام ملوری +

۲۷ — راگ ہولی

سومت کیوں نہو تو کومت میری
یہ جگ جاہین کچھ کا ہو کا ناہین مت کر میری تیری
اب کیا بھولا پھرت انیلا انہد شبد سُنے ری
اب مت بوری سومت ہو جا تو پیو پیارے کی چیری
جیو انگین پیوکے کارن دیس بدیس پھرے ری
پھر نین پایا جنم گنوایا اودسے است لو ہیری
بنک تال سے چڑھ تر کوئی بھور گو بھاجا گھیری
اب کیا پوچھو گیان کی باتین انت کو ایک ہی ری
یون مت ہولی گو ہار لاسے بندرابن گھر ہیری

۲۸ — ایضاً

پیا بن ہوری مجھے نہ سوہاسے
پریم برہین ماتی پھرت ہون
تلپھ تلپھ لرچت چکرت ہون
پنچ بیری مل چھل بل راکھین
بندرابن واری گور پد پہ

آگ لگے ہوری جر برجاسے
ایسو ہے کوئی دیت بتاسے
نہین کوئی ہوت سہاسے
انت چلی اکوتاسے
سبھے دیا دکھاسے

۲۹ — ایضاً

بندرابن ہوری ایسی کھیل
لگن لگی جب تیا تیل

جاہین ہوی پیاسون پورامیل
سرت شبد مل کرت کھیل

اس ہوسے دونو ایک رنگ
لکھہ جوجن سکھہ اندر سے بڑھ کے
چنتامن سے ادھک امولا

یہی رہے راہ رہون سدان سنگ
کام دھین بر یہ کلپ تے چڑھ کے
سانچ بچن بندرابن بولا

۳۰ — راگ ہوری

ہوری آئی موکو بھائی رام دوہائی پی ملین
منوکامنا پورن ہوئی سائین جی سے جی ملین
ہنسیون کھلیون کہیون ٹھٹھولی بالم پیاری جی ملین
درسن سے بھرم بھی بھنین مجکو سنگو رام جی پورن ملین
بندرابن بہاری ہوئی آپ سے آپ آپی ملین

۳۱ — ایضاً

ہوری ہوری ہوری تو کہا پڑی سووے ری

سائین پیا بھیک رہے جا کیسا کیسا رنگ مچا ہے سب بین ملا ہے آپ بچا ہے سو پل چہم کیون کھووے ری
سیج بہار پیتم پیارا کہ لی درسن نین نگھارا چند سورج تارا او جیارا پھر کا کو تو جووے ری
کام کرودھ لوبھہ کو بھکہ لی دیا دھرم سنتو کھہ کو چکھہ لے پریم بھگت کو نشچی رکھہ لی من کی تھنی بلووی ری
کاو یار سے بدھی سانچا جلین دو کھہ لکڑی جس آنچا نام الکھہ بندرابن باچا ہونی ہوی سو ہووی ری

۳۲ — بارہ ماسا

اساڑہ ماس برکھا رُتی[۱]
ست گور رام کرپال سے
ساؤن[۲] سست چیت بھید لکھ

جیا اکرت کلول +
دیا رتن املول +
پایو آنند روپ +

پیا ملن جب ہو گیا
[۳] بھادون کی کالی گھٹا
دُرو جتیا را پر لکھا
[۴] کنوار کنواری جو سکھی
کام کرودھ سکھیان ملین
[۵] کاتک کو تک جو لکھا
اپنے گھٹ مین سائیان
[۶] اگھن آگھ سب جر گئے
سرت شبد میلا بھیا
[۷] پوس پیاس جاتی رہی
پرمارتھ کے کارنے
[۸] ماگھ ماس سرسون کھلی
نرکھ نرکھ سو بچارتی
[۹] پھاگن پھاگ اسیو رچو
باجن باجا بج رہے
[۱۰] چیت ماہ مین چیت سے
جو تو اب کی چو کیا
[۱۱] ماس بیساکھ آئیو سکھی
دیس بدیس گھر گھر بینے

بھیا بھکھاری بھوپ ✣
رین اندھیری دیکھ
جل تھل صاحب ایک
ست سنگ نکھری
بپتا بہت سہی ✣
تکا درشٹ بھرپور
لگے سوئی سے سور ✣
ستیل بھیو شریر
رہی کرم کی پیر ✣
شانت سرو ورباس
بھیو پریی داس ✣
بھیو بسنتی دھام
پورن ہو گئے کام ✣
تن من دیئو بھو لائے
سن سن جیا ہرکھائے
سمت بھیو بنین ✣
چترا سی گل دین ✣
پریم بھگت چیت رکھ
پورن تیری ساکھ

جیٹھ مہینا دن بڑا ست سنگ کر دا گھائے
ست گور رام کو جاپ کر بندرابن پد پائے

۳۴ - ایضاً

اساڑھ پیا بن بھاری
آؤ کرو یہاں ڈیرا
ساؤن میں آون کہہ گئے
اپنے جوگت میں بس گئے
بھادون گھٹا گھن گھیری
میں کان کو موندا جب سے
کنوار میں کلی ست دوارے
میں چکرت اب کچھ کیجے
کاتک تکا جن اندر
رہی روپ ننگ راتی
اگہن ہمین نہین بھاوے
چھہ ماس ہوئی سب بھولا
پوس ماس کس بیتے
اے پیا چوک نوارو
ماگھ گھری میں ہو ڈھونڈلا
بینی جپی ہی جگ میلا

میں گرہ نارون ٹھاری
بندرابن بسا گھیرا
آسا جن کو دی گر گئے
سائیں سے بولی ہنس کے
ہم نین میچ پیا ہیری
پیو بن بھاوین جب سے
نرکھا پیارا لارے
پیا آپن درشن دیجے
باسا کیا سیج مندر
پیا ہماری ہو گئی ساتھی
پیا پیارا آپ نہ آوے
برہا ہوئے جس سولا
کام کرودھ جو بیتے
بوجھا سے اوتارو
باگھن کا سر جب ڈھونڈلا
چاہوں ات وسے اکیلا

پیاری اب ہی بچارون
اب موہ لیا پیاری کو تو نے
نس دن میں لکھوں جھیا
ہر چھن میں نام رٹونگی
جب جپت ہوں پیا تو بن
بندرابن کی پوری آسا
ترگٹی دوار جب دیکھا
تن مہا تن جہاں ہم آنی
جوگن چڑھ دھایا
پورنماشی بھیو پرکاشا
بھوجن انیک پرکاری
بندرابن پیارا جگت میں
میں کشل کھل کامی
بندرابن پیاری بولین
پیا بن مکر بناوین
بندرابن سے پوچھو کیسی

تن من میں تیرا رون
پرگھٹ رہو پیا سو نے
کھون جوبن شبد کی کھانا
بندرابن پیا لاؤنگی
سمرن میں چت کو لین
جہاں پیا وہاں تیرا بسا
چھوٹا جنم کا لیکھا
بندرابن لکھا نربانی
نرمل چھبی جب مایا
بندرابن کی پوری آسا
بنا رام رنگ سب کھاری
پیا پیک سے وسون مگ میں
تم ہو سب انتر جامی
من کی گرہ کو کھولین
آگ لگے جر جاوین
سندر ہی ویسی لیسی

پھاگن بسنتی رتیان
رنگ رنگیلی گاوین
چیت ایا جب جیتیا
کرجو ریہی مین بھاگون
بیساکھ مہینا بھاری
جاؤن جہان سب مو سے بین
جیٹھ اگن اس آیا
بارہ ماس ہوئے پیا آؤ
اب ایکھی لوند مہینا
پایا جو سپنے ہیں پیا

کرلو پیا سنگ بتیان
پیا پیا کہہ دھاوین
تن دھن مین پیا کی بیتا
رس پیا تمہارا چاکھون
صورت دکھاؤ تمہاری
تم بن پیا سب رو بین
ہرن جو جلتی کایا
شبدونکا منہہ برساؤ
پورن پیا کو چھینا
اب سوجھل جنم ہے میرا

بن بن جوبن بن جھوی
سترنال جھپسی اگن
انکھونسی چلکر جاؤن
نئی نئی اوازین آوین
سکھیان نیادر کریتین
بندابن مناؤ پیا کو
ستیل کرو یہ ہردا
پیا جو ست گورو راما
آئی پیا میرے پیارے
بندابن یہ بارہ ماسی

برہا کر بیچے موسے
بندابن پیا بیر اگن
مین کیسی تمہین پاؤن
بندابن ہنگ ٹالاوین
کہنا نہین چپٹ پھرتین
دھیرج رکھو یا جیا کو
ہارامین پھردا بھردا
پورن ہوئے سب کاما
ہردی کے نین اوگھارے
گاوے سکے جم بھانسی

۴۴ — راگ کافی تال ٹھردا

تو جیرا ہے سمجھے یہ آپا سول ✣ ✣

۱ اسی جگت کو اسی کو گت کو دیکھہ رہا تو بھول
۲ جال کال مین پھانس لاکھہ مین بہی نرک کا مول
۳ بار بار تجھکو سمجھایا مت تو یا مین بھول
۴ اب بچ گھومرن ست گورکی ایکے رچونہ ڈھول
۵ سُرت شبد مین لکھہ کی بندرابن گھٹ جھول

۴۵ — تلانا

سُرت یا تمہارے گھر جاے لو ✣

گھر بجھیرت رہی بھول تن مین سنگ — چیت بدہ اور اہنکار موہ بس

سکھی دکھی بھوبھوسے لو

کرکٹ کرکٹ دھن جیت تا منتا — لڑ لڑ دھانگ لڑ لڑ دھانگ

سمٹ سمٹ پگ فور بھر کوٹی تک — با جا ترتر تیم تو گا نا گا سے لو

آگے چل سن جہان دھن رسال — سن سن من مین ہر کھہ پات

تا راگن بیچ درسے ✤ ✤ — چلت پون سن نن سن نن ✤ ✤

بندرابن جہان لیت دھیہ — تہان سبج رمیتا پاسے لو

۳۶ — تلانا

ست سنگ من رنگ چل پائی +

منج سرت کو پاوسے انہد — سنت شبد جھن جھن جھنن ✤

۲ پل پل پیاگن سن پاگی — چھاک رہی پد ماہین

مہر موہنگ شبد سن ہر کھت — ساریم ساریم سن سن سنن

۳ اوٹھت شور دھن گھور مدھریا — دیکھ جیو پرش سب واہین

میل کرم بندرابن چھوٹی — کٹن جال ہم ہم ہنن

۳۷ — پربند

نر دارین بیچ دھامی نرت نرنگ

تین اگا دھ دھن سندہ بھون سن — لکھ لکھ جا کرا نوپ کر ننگ

دھر تکیے کرم دکھ جا یک — نج سروپ مت گور بھر گیانی جانی

جب دو دھ چھانی رس اگانی — تب جانی ست سر ننگ تو بھیند نک

چیت سمات پد پچھے جو بن گھن — کہین دھن نا گرجے ا نہ مرنگ
لکھے سُنئے کرم سُو ہا یک — پاپ بلوک مندر دھردھا نی سُوامی
نج منتر جا نی ہوا کا می سے آرامی — کہین ہر کنگ بندرابن ترت ترنگ

۳۸ — یک تالا

۱ میرے انھد کی لاگ دوسری نہ کوئی
۲ من کما سنگ بھول دھار سُرت سار کھوئی
۳ اب لاگ لاری چپل رہی مکت کون بھانت ہوئی
۴ جوت بھان چھب نہارا وانگ پارسُوئی
۵ بندرابن سوہنگ نہہ سُرت نت سموئی

۳۹ — ایضاً

ست چیت انند نت پاربرمھ ہوئی — انکار بپ کو دھار جیو مان کھوئی
ابنگ مم کو تیاگ جیو بھاش ناش جوئی — بدھ نکھید انکیسار سب سمجھے سم کوئی
۵ بندرابن جگت بھاش کلپت پن سوئی

۴۰ ٹپہ

مینڈے حال رہندیاں وے بھرم جال
۱ ست سنگ کی گل جب درساوے وے
دور بھیو کرم کال
۲ تا جگ جھوٹ ست کر دکھے وے
انھو اتینو پال

۳ یہ دکھ ساون ست دکھاوے وے
جیون لاگی سُپنے جہال

۴ واہ گور وسے سُکھ لگاوے وے
سے آرام کمال

۵ بندرابن منوراج دکھاوے وے
جھوٹا اندرجال

۴۱ — ایضاً

نام رس پیجے ری اب ست جھولو رام

جھوٹے بھول کو جات بھیو ہے تیری مت ہوئی شام
سوالنا سوالن ترنگ وٹھاوی یہ بدہ آٹھو جام
من کی گت اس رنگ پچھانو جیسے گرگٹ چام
ترکوٹی مدھے باس لیو ہے جب پایو آرام
گھٹ اندر ساگر لہراوے جہاں بندرابن دھام

۴۲ — ہمیر

لیو رسے دھر برن بچن ارسے نیت میتا

۱ کٹھ کہو دھرم دھرم او بجبہ کو مارو	جاروا ہنگ مدہ کی چھپانا
دھن رسال پرکھو جن کارا	امر بھے رس پیتا
۲ شیام سیت ورگ کنول مچھارا	رمتارام سبن سے نیارا
بندرابن درس پرش درسانا	ہرکھ ہرکھ ہرکھیتا

۳۳ - ٹھمری

واہ گورونت جیت رہون
پل چھن مین توری چاکریان

۱ من سے کہو لگو سادھن سے	سم دم سردھا جاگریان
بھجن بندگی سار یہی ہے	ہوئی لمبہ بہر کی بادریان
۲ تن سے کرو ٹہل سادھو کی	دیا دھرم مہین آکریان
چھمان غریبی ہار سہی ہے	لیے صبر کی چادریان
۳ دھن سے پیٹ بھرو بھوکن کو	بھجن کرو نس باسریان
کام کرودھ مدھ چھوڑ دیو ہے	ملین گورو تو وہ حاضریان
۴ میٹھا بچن کہو پاکھ سے	سکھ ہوے سب کی خاطریان
بندرابن یون کہت بلی ہے	کھل گئی دل دی انکھڑیان

۳۴ - تلانا کھماچ

جی یہ جگ سمرن بیلا ہے

کچھ کہو تو او سکی ڈھنگ ڈھال	کیا رنگ روپ کچھ اور پتا
دیکھا جی کس نہارن سے	یا ان پاپنا بڑا دوہیلا ہے
۱ کیا جل تھل بیچ برچھن مین	یا چاند سورج کوئی تاری مین
یا سن پتال پون مین	یا پورن دیکھا سارے مین
یا نین تا سکا ناجی مین	یا ہردے گگن مین پایا ہے
کرم اوپاسن جوگ گیان سے	کیم مارگ کہو سو ہیلا ہے

۲ وہ ایک انیک چھپا ہے عیان	کہین رام رحیم وہ کہلاتا
کہین سوتا ہے کہین بیٹھا ہے	کہین کھڑا ہاتھ سے دیتا ہے
کوئی ست چت آنند مانے ہے	کوئی سیت بھورنگی ٹھانے ہے
کوئی رنگ نہ روپ بتاتا ہے	جب آپی آپ اکیلا ہے
۳ دیکھا جی سب مارگ سے	پھیر سہار کھا آتے ہین
جیون پوستی معجون ماتے ہین	آخر سار وپ ہو جاتے ہین
کرم او پاشن جوگ	یہ من کو نشچل کر لاوین گے
جب درپن سامنے رکھا ہے	تب آپی درشن میلا ہے
۴ جیون بالک کو سمجھاتے ہین	پڑھ اچھر پنڈت کہلاتے ہین
جل تھل ہر روپ بیچ دکھایا	من بدھ اک آگر ہو جاتے ہین
اب کلجگ کرم جوگ نہین بنتا	سرب او پاسن مین مکھ سمرن بنتا
نامی نام بھید چھپایا	دیکھ رام نام کا میلا ہے
۵ اک سمرن ہووے جھجھاسے	دو جا سواس سے ہوتا ہے
تیجے سرت نادسے لاگی	یہ شبد برمھ کہلاتا ہے
سامیپ ہو ادرس پاوے ہے	جیون اولا جل ہو جاوے ہے
بندا من اب اولا ہو ناگولا ہے	سارے اک رس پانی بھیلا ہے

۴۵ ـ ایمن

دھن ممتا رس پیجیے

جہان نین سول بسال شبد سن	پہ پہ بین برت آدھمند سے

بھاری لاہا آپا ہا نی	جانی وے راگا تا لا
دھیانی جانی جی بھاکھا	پورا جانی سورا وے

گھڑکت مجرا جھن ننا دھا دھا دِھر کٹ دھم دھر کِٹ دھا دھم دِھر کِٹ دھم دِھر کِٹ جیت نتا
آگی ہاتھ اگی ہاتھ جیون چھک مرگ جیون چھک مرگ مرگ لاری رگ رگ پاگا

دھن محجوب مُرلی کی ناد سے	سرت بندرابن دُھر جا بیدی بچے

تن مرتک من مرتک جہان جہم مرتک تم مرتک بھید شامتا

۴۶ ۔ شبد راگ بھیروی

من میرا اُلگریا لے
مین بہاری پیا کی رے

ست سنگت ہمارا جات ہی ہے	لاگے نہ ڈول رسر یا رے
گھاٹ باٹ بہہ سنگم سے بنے ہین	دھرسرنام اینڈ ھلیا رے
جل بھر بیگا تین بوجھے گی	تو تیج مچ ہووے انیا رے
تو نہین بالک چالیس گنا وے	مست تھولا ج نگریا رے
جھٹ پٹ تو گھٹ سر پلیوے	ہووے جھنجھیہ بدریا رے
لے گور کرپا نام سون لاگو	یہی ہے سودھی ڈگریا رے
بندرابن من کو سمجھایا	کہ ستیل میری جگریا رے

۴۷ ۔ ایضاً

دم چیلا گر اکر گاگری

بھائی بندگم سب رو وین	چلیو میت اب تیاگ رہی

ہا ہا کار سبھے من او پجا — دمیہ دھرم وجب آگ رہی
جگ جلتا آنکھون سے دیکھین — آپ نہ چیت ابھاگ رہی
دھن پروار گُٹم اور دیہی — یہ نہین ساتھی جاگ رہی
یا دکر و بندرابن جانا — گورچرنن سُون لاگ رہی

۴۸ - دُھریدبھیم پلاس

۱ تیرے ماہین شبد سار — جاہین بیٹھہ سے لے دیدار
تاہی ما نہہ سُرت گاڑہ — جاہین جاپو نام کو
۲ آپا چھوڑ مین کو توڑ — سُرت مُوڑ گور سے جوڑ
یہی ہے سوتھہ چلو — جاسے ہو دو کام کو
۳ گنگا ہے نگر ماتھہ — نہائے برت کو سنوار
تیرے ہی نام سون لتار — دیکھہ نر کھہ رام کو
۴ جال توڑ بھرم چھوڑ — کرم کھوڑ مُوڑ چھوڑ
بندرابن کرہلور — پاہو دھام کو

۴۹ - بہاگ

بھجن بن ماتی ہوئیان سکھیان

۱ روپ بنا یا بندا ناہین جا م بنا کیا ہڈیان
۲ سونہی ٹھاک ٹھاک لین من کھویا واہ گور و ناہین جپیان
۳ اب پچھتاوی جب کیون سویا لُٹ گئی تیری ہنڈیان
۴ سُرت بسارے پھلدا ناہین میوہ جھڑ جھڑ پڑیان

سپورن نگر بندراین پایا چھن مین سرس چھٹیان

۵۰۔ شبدتال کھرو ا

داہان تِل باہان تِل دو نون ایک سمائین رے

شیاماتل کی پاوے تالی	جو تو سُرت لگاوے رے
او لے تینین نِرکھت رہیو	سُو تِل تجھے دکھاوے رے
تال نبک کی کھڑکی دیکھے	جھینا رستہ اندر پیکھے
وہان تو پل پل سُرت جھیو	جھلک جوت درساوے رے
ایسی بدھ سے سُرت چڑھاوے	جو چاہے سُو پاوے رے
جیوا چھا بِندھی کی ہووے	تجھکو وہ مل جاوے رے
جیو تو چاہے مکت ہوون	آگے سُرت بڑھاوے رے
شبد راین کا پنیڑ اپارا	ست ست کہدے گے رے

۵۱۔ شبد ہولی کھیمرو ین

سمپت رتن سکھی یہ چلی ری

سوانس سگئے نل مٹھہ ہوئے ریتے	ڈُبے گُرھم ایک چھن نہ لگی ری
مات تپا بندھو سب روت	اب یہ شندر دیہہ جلی ری
مرگیا لوگ سبھی اس گاوت	کہو مرہے گل پھانس ڈلی ری
مرکر جائین سو ئی بڑبھاگی	جو مرہے اوجھے کرم بلی ری

جیتے سُرت شبد مین رکھتے
وہ بندراین گئے گن گلی ری

۵۲ — راگ جیت سری

گاہے آپن پو بسرا یو

جو جو بھرم سے بالک سم — تن سے آپ ڈرا یو
دھیر ندھر سے بھرم سون بھیو — بھوتا روگ لگا یو
ان ہو ابھی ہردے بیچ دھارن — دور کرن کو دھا یو
جتن سبھ سوچے من اندر — سوان چھپایا بھونکایو
لکھ بندراین گیان انجن بن — تا حق دھوم مچایو

۵۳ — راگ گوری

پیاری ٹھیں مت لیٹانو

تو بچھ موہ بسر و گھر دھن کو — مانو بھبر دھل کانو
لکھ سیم کسل اپنی تم چاہو — بھجن کرو بھگوانو
بھو کھہ پیاس گو سہی تو نیتا — جب تو ست بچھانو
نس دن آٹھہ پہر تم جاگو — رہو شبد لو لانو
بندراین یہ جیبن در لبھا ہے — کوئی ورلا جانو

۵۴ — شبد

جو ہیں رام نام بھیو چیرا

سو تم جانو نپٹ ابھاگی — جا کے پڑے جم گھیرا
کر شنان نام کے ساگر — پا یو سیت آرام نہ بیرا
دھن بھین دھن بھرت سنرو ہن — دھن سیا جن رام گر ہیرا

دھن ا جو دھیا ہی بندرابن ۔ جن ہین چرن رام سے پھیرا

۵۵ ۔ شبد

شیام سندر چھب موہ سہائی

مرلی للت منوہر سندر دھارے ادھر بجائی
مور مکٹ پیتامبر سوہے لٹک لٹک درگ سین بو جھائی
دیکھ روپ برکھ بھان دولاری چھکے نین تن سُدھ بسرائی
کوٹ کلول کام بن ماہین بندرابن گھر بجت بدھائی

۵۶ ۔ شبد گوری

سنجھا گاوین ۔ آرت لاوین
گرہی مناوین ۔ امر پھل پاوین
بجے بساوین ۔ دوکھ مٹاوین
بھرم گنواوین ۔ بید بناوین
دھرم کودھاوین ۔ دیا جبل آوین
سیل سہاوین ۔ سومت سناوین
الکھ لکھاوین ۔ ایمن برساوین
بندرابن سب ۔ کے من بھاوین

۵۷ ۔ شبد

ست گورو رام کہو میرے پیارے ۔ دھو سب مین اور سب بنارے
پاپ کٹین بھرم دُوکھ مٹین اور تین سرسے بجارے

ہو ئین منو جس پھول سوہاون ہو تم سب کے دولارے
آنند ہو ندا ہین برسین دیکھو نین او گھارے
بندرابن جو ست گو پیارے ست گورام ادہارے

۵۸ - چوپائی

جو ز ست گُر رام دھیاوے
ست گُر رام ہے نام اموال
ست گُر رام مول ہے منتر
ہمہ چھ بیچ سے ہے نہین نیارا
جن یہ بچن ہمارا مانا
بندرابن یہ دیس نیارا

چار پدار تھ نشچے پاوے
بھید سار کوئی ورے تولا
کلجگ ماتھ لکھا یہ جنتر
بیچ پر چھپ بہین بھید اپارا
اگم روپ سچ کر جانا
بوجھے گا کوئی ست گُر پیارا

۵۹ - شبد

واہ گورو — ست گورو رام

میرا من سمجھے سنچارے رہا
میرے منائے مانت ناہین
کہنا کسیکا سنتا ناہین
سمجھایا یہ سمجھا ناہین
چاہے ہے سو ہوتا ناہین
ہان سنتو کھ کو دھارن کیلے
گیانی بوجھ بچار سے بھائی
ست گورو رام سنیہی پیارا

جی انجھو کھی دھوم اوٹھائے رہا
ناحق کو تکبد کھائے رہا
اپنی ہی بھید گائے رہا
گذری عمر پچھتائے رہا
انت کو ہار بھائے رہا
بھو کھا بھی اگھائے رہا
سب دکھ سہیئے ڈھائے رہا
شانت سرو ور نہائے رہا

بندرابن یہ اکتہ کتھا ہے آگ سے جل برساسے رہا

۶۰ - شبد

پیارے من ڈھونڈھ سائین اپنا

جاگرت جگت مایا کنچن دھن یہ سب ہے سپنا
نیتی دھوتی کریا پوجا پنچ اگن مین تپنا
جلت پھرت کرت تیرتھہ برت انت ماٹی مین کھپنا
ڈھونڈھت پھرا پھیر نہین پایا سید ھارستہ اپنا
جگ باگی اور بردہ بھئی انگ ہبیا کپنا
اب ہون چیت مت پھرے باؤلا گھٹ اپنے کو متھنا
گرو کرپا بندرابن پایا الکہ لکہ چپنا

۶۱ - شبد

واہ گرو ست گور رام کہو رے

نس دن پل پل چھن ہر سوانسا یہی نام رٹو رے

واہ گورو پورن پرکاشا کہو بلین پھل جاپ
واہ گورو چار اچھر ہین جپو جگون کا جاپ
ست جگ سمے بیج کرمانا باسدیو کا جاپ
دواپر بیچ بندرابن پیاری سبنے ہر ہر گایا
ترتیا ماہین گوبند گوبند گوبند ہوے
کلجگ کو کچھ لیپا راست گور رام لکھایا

یہی نام رٹا ہی جسنے پھوپچا دسوین دوار
کیون ہین گاتی نام یہی ری کٹین جنم کے پاپ
پورن ہوی کامنا اوسکی کٹی دوکھہ سنتاپ
جوگی بھوگی روگی ہوگی سب کی سدھری کایا
گایا جسنے گوبند گوبند تنگا پایا سو ہے
سانچ کہون سنے نہیں جا تو پورن بھاگ کرایا

نام پدارتھ امرا مولا نامی کو بتلایا | شبد بیان تم لکھو اکھ کو سمجھ سنے میں ڈھایا

۶۲ - شبد کہروا

واہ میرے بھاگ جب مین گرو کرون

گرو گوشائین گور گوبند کہائین گور آگہ لکھائین مین بتایان پڑھون

گر بن پہنچا سب نیارا گرو تم سمجھ کیسے
ایک سمی نارد مُن چلکر پہونچے بشن سمیپ
باتین کین بشن سون نارد آدانت سب کی
بولے نارد سنو بشن جی گرو نہین ہم کینہا
اب گیا دو میری نارایں کا کو گرو کرون
پر تم سے ملے جو تمکو نارد وا کو گرو کرو *
چلے نسنتر گیا پاس پہونچ گئے استھان
بھور چلے گرو دیچھا لینی پر تم ملا اک کیوٹ
کیوٹ سی بولے نارد جی ہان گرو منتر سناؤ
اوسی سمی نارد من جی کو کیوٹ نے سکھ کین
پوچھا نارایں نارد سے کہو گرو کس کینا
بولے نارایں تم جا کے اب مین نرک کو بھوگو
بولے نارد ہیں سے چھان گرو اب موکو
نارد دیکھی نرک کی جاسے گرو راہ بتاؤ
جب وہ دیکھین نرک کی راہ لگے ہوئے پر گرنا

گرو گرو کہاو تم پدمن بجاون کارج جیسے
کین تپسیا کٹھن کٹھوری جائیں ساتون دیپ
پوچھت بھی بشن نارد سی گرو دیچھا کب لی *
چوک بھیی پرمیشر سوامی کرم کا ہون مین ہینا
سیل چھان سنتو کہ لہون گیان کی ترنی تروں
گیان لیو تم واسی من جی ہر دی چرن دھرو
سندھیا کر سوئے من جی بھور بھئے سنان
مچھ جال لیے کاندھے پر روپ بھینکر دیوٹ
داس بنا کر لیو مجھے تم سیوک سے سکھ پاؤ
پاگرو دیچھا پہونچ بشن پہ من مین بہت ملین
جس گیا تھی تس مین کینا گرو نوات کا ہینا
جو کوئی گرو کی نندیا کری وہ نرک سے اس جوگو
گرو نندیا کی چھان نہین اب گرو ہی بچاوے تو کو
گرو بولے تم بشن سی جا کر نرک کی راہ لکھاؤ
یہ وہ ہی سب تم اشوامی یہ کہکے ترنا

ہرگت نارد جی کرچرن چیت لائے	بلہار ہے گرآپنے سہج تیاسے آؤ پائے
نارد بہو نجی لبس ہمیانڈ کی راہ لکھایا	لوٹ پھیرے نارد جی بندرابن کہہ گایا
الکھ پرش کو سرب مین برلا بوجھے کوئے	بندرابن دیکھا آپ مین جونی ہوی سو ہوئے

۶۳ ـ شبد

مجکو کہان ڈھونڈھا مین تو تیرے پاس ہون
نا بیکنٹھ دھام میرا نا باسی کیلاس ہون
برہم لوک تے ہی بلگا سب مین ملا پاس ہون
جو دیکھا وہی دیکھا پورن جون آکاس ہون
بندرابن بچار کیے او سبکا مین خاص ہون

۶۴ ـ ایضاً

ست گرام جیپے میرا جیا

بلہاری بل جاؤن چرن پر جن یہ پرگھٹ کیا
ست گور میرے سب بدھ پورن نپکو دان دیا
تن من گوربر واروں پر بھو اب رس پریم پیا
بندرابن گور چرن جو چھانڈ اٹل نام لیا

۶۵ ـ شبد بھیدن

پرات اٹھ نکھ الکھ جگاوین ست گور رام سو بینا
اوتھو نرنجن نرا کار نارائن نرکھین نینا
بلہاری ان وار وارن تن من کو کل بست دھن دہینا

گاؤن دھاؤن پاؤن تمکو مہیا کو ہو وین چینا
بندرابن سن بانی منوہر مجبور بھی بیتی رینا

۶۶ - شبد

ست گورو رام کہو گئے کھٹکا	اب کیون پھرے ہے بھولا بھٹکا
مکت پدار تھہ چاہو آؤ	چھوٹے جنم ظلمی کا جھٹکا
دھیان گیان سرت پیاری سہیلی	نادا منند شبد گھٹکا
یہی بسے پران ہردے مین	بندرابن نے پایہ لٹکا

۶۷ - گلہرہ

ایک	اونکار ست گور پرشادا	کیسے ہووین گورو گن بادا
	او نشش سدہنگ جو کہکے	پڑھون گلہرہ گور پدلہ کے
ککہ کا	کاہو کا کچھ در وہ نہ کیجے	سیل چھمان کو من مین لیجے
	کریئے دیا را کھہ سنتو کھا	ست گورو رام بندرابن گھو کھا
ککھ کہا	کھیم کشل تم سب کی چاہو	پریم پریت ہر آن نباہو
	آدر بھاؤ سبھی بدہ سریئے	دین ہوسے بندرابن کہیئے
گگ گا	گوبند بھجن سادھ کی سیوا	پریت سے کرو تو پاؤ میوا
	بھوکے پیاسے کی پرت پالا	بندرابن ہو جگ اوجیالا
گھگ گھا	گھرانا تم گھٹ بچ جاؤ	لاکھ کہے کوئی ایک نہ پاؤ
	دھیان کرو بندرابن مامن	الکھ پرش کی ہے پرچھائین
انگ ان	انگ علین بل ہو تیرا	تا دا نہد گھٹ را کھہ بسیرا

	دھیان گیان سے نام کمو گے	بندرابن سکھ الکھ لہو گے
پچ چا	چوری چھوا آنند پا جائی	پر سنتاپ کھل دشٹ برائی
	ٹھگ ڈا کو بٹ مار کو کرمی	بندرابن نچ سب سے دھرمی
چچھ چھا	چھو چھیا تو جب اونگ سونہنگ	کٹ جاوے چوراسی موہنگ
	منو کا منا پورن ہووے	بندرابن نج این بلووے
جچ جا	جام اشٹ تم نام رٹورے	بڑھو دن دن چھن پل نہ گھٹورے
	سنو پریم سے ہو رہی بانی	بندرابن سنتن سکھدانی
جھچ جھا	جھا نجھ جھنکار جھنا جھن جھنکے	بین بانسلی مہوچنگ کھنکے
	مرونگ ستار مجیرے تنبورا	بندرابن کا کام ہے پورا
یئی یان	یوں ہیں سنو سادھو تم سادھو	سنت ہو جاؤ سے اپرادھو
	آپ سے آپ کھلیں سب دوارے	بھلی کہی بندرابن پیارے
ٹٹ ٹا	ٹابر او نٹ گھوڑ گج ہاتھی	سکھپال چنڈول پالکی راتھی
	دل بادل سے کشل بٹورے	بنا نام بندرابن تھورے
ٹھٹ ٹھا	ٹھا کر لوک نہیں کوئی بوجھے	جہاں رہے وہاں تھیں نسوجھے
	میرا باسا ہر گھٹ ماہیں	بندرابن سے بولے سائیں
ڈڈ ڈا	ڈولو پیچھے چلو تم دوڑو	درب نام کی ہر چھن جوڑو
	پرمار تھہ پر نیہہ لگاؤ	بندرابن پورا سکھ پاؤ
ڈھڈ ڈھا	ڈھب ایسا اپنے من راکھو	جو کوئی بوجھے ترت ہی بھاکھو
	میٹھا بچن کہو تم پیارے	بندرابن گور دھیان لگا رے

ڈڈڈان	ڈوڑا اینٹ سے مندر بنایا	تجا کر پتھر لگوایا
	منی جڑین اور ہیرا موتی	بندرابن یون لکت سُہوتی
تت تا	ترت ہی دان مہاکلپانا	جو بھجو دیو سُمیر سمانا
	کنچت اتھوا پریت سے دیو	بندرابن من چیتا لیو
تھت تھا	تھر اکھو من چنچلتا سے	ہیل کے لوچن اوگھرین جاسے
	کام کرودہ موہ اہنکارا	لو بھہ چھُٹے بندرابن پیارا
دد دا	دان پُن بھوکھون کو دیجے	ذات کو ذات بچار نہ کیجے
	بھوک پیاس سبکی ایک جانو	بندرابن سب گھٹ سَم مانو
دہد دہا	دھرم دھورندھر جب ہی کہاؤ	پرناری پر نیہ نہ لاؤ
	ہو آدھین کرو ہر درشن	ست بچن بولو بندرابن
نن نا	نام کا سُمرن سادھ کی سیوا	گرہ آنند رہین کُل دیوا
	لکھے چھین سب من کے تیرے	ست لوک بندرابن نیرے
پپ پا	پاپی کا سنگ کبھی نہ کیجے	میل ملاپ تُرت کر دیجے
	اسمین تیری ہووے بھلائی	ست گر رام بندرابن گائی
پھپ پھا	پھول پھلے او جاڑین بھولے	ہر بھاگی نہ من سر جھولے
	بھیک بناے جگت کو لُوٹا	بندرابن بندھن نہین ٹوٹا
بب با	بیر برودھ مہا دکھدائی	بن تیاگی سکھ کبھون نپائی
	یاسے بیر بیر سے کیجے	بندرابن پورن سکھ لیجے
بہب بہا	بھرم دکھ جنجال نباسا	ست ہو نہین جو ست گور داسا

بستر ماتہ کو ایسا جانو
ایک روی بندرابن مانو

مم ما

منسا پورن سادھو کی سنگت
ست سیٹھو چھوٹوں کی سنگت

منت سجن سے سنت بناوین
ست گوررام پرم پد پاوین

ی یا

یان مین بگڑے ناہین تیرا
ست گوررام کہو چھوڑ بکھیڑا

سوچ بچار نہ من مین لاؤ
ایک نام بندرابن دھیاؤ

رررا

رٹو تم نام ہوے کلیانا
جیت جیت سندھ لہر سمانا

ایکی ایک ایک ہے ایکی
ورشٹی ہے تو دیکھ بببکی

لل لا

لچھن یہ ہے نام گن گاؤ
راکھو من مین نا بسراؤ

بیس جہان سنتو کہہ ہو پورا
بندرابن سو جگ مین سورا

وو وا

واہ گورو جو نام لکھایا
چار جگون کا جاپ جپایا

باسدیو ہر گوبندراما
بندرابن سُبھ پورن کاما

شش شا

شبد دھیان راکھہ من ماہین
سکھ سمپت آنند جو چاہین

تا شبد من تھر نہین ہوتا
بن تھر ہوے باد سب کہوتا

ککک کا

کھشٹم پد ہے سار پرکاشا
انتہ کرن چار اور ابھاشا

چیتن کا ابھاس لکھانا
سو چیتن کوئی ورلے جانا

سس سا

سادہ وہ ہے جن تن من سادھا
گیان پرگاش مٹی سب بادھا

بن سادھے کچھ ہات نہ آوے
ست گر بنا راہ نہین پاوے

ہہ ہا

ہنس گتی گت تیری ہووے
ست گر رام ہردے مین جووے

مکت پدارتھ تجھے پاوے
ست نام بندرابن دھیاوے

بنتی ۶۸

دوہا

کرون بنتی سیس دھر ادھم ادھارن پاس ۔ یہ مانگن مین مانگ ہون ہم ہر دے تم پاس

چوپائی

مین ادھین دین ہن گت موری ۔ تم دیال سرنا گت توری

دیا سندہ کرپال کہاؤ ۔ کال جال سے موہ بچاؤ

بھول بھرم سے رہو بھولائی ۔ جنم جنم چوراسی پائی

مہا دکھی اور دین رہائی ۔ سنسے موہ رہو لپٹائی

بکھ ساگر مین امرت ڈھونڈا ۔ سکھ ساگر کا سار نہ بوجھا

بندہ ہین مایا رس پیتے ۔ جنم انیک یہی بدہ بیتے

من بس ہوئے بکھے نہین تیاگا ۔ بھجن بندگی سے نس دن بھاگا

کھان پین مین چیت رچایا ۔ نس پھل سارا جنم گنوایا

مان بڑائی من مین راکھی ۔ دن دن بھئی کومت کی ساکھی

بھید نجا تا ست گور راما ۔ مکت بدار تجھ کو نج دھاما

من لس کیونہ شبد پایا ۔ اس جگ کو سانچا کر مانا

گہرا گیا نس دن لبرائی ۔ اپنے سکھ سے رہا بھولائی

دوہا

سرت شبد بسرائے کی پھانسی گلے ڈلائے ۔ بندرائن کیا ہوت ہے ناحق اب پچھتائے

دوہا

بیتے کا کیا سوچ اب آگے کی سدھ دھار ۔ بندرابن تن من ارپ جو چاہے ہوون پار

چوپائی

ست گرو رام اب سرن تہاری ۔ جس چاہو تس لیو اوباری
کہاں لگ کہوں بھول جہی بھاری ۔ کت کت بھٹکا موہ ہاری
دسا اپار دھی بند کھیلا ۔ نہین جانے مایا کی لیلا
اب موکو آپن کر لیجے ۔ سرت شبد سون میل کریجے
گڈ اگیا امرت کر جانی ۔ بنس دن چرن کیول لو آنی
بیا ایک اسل استھانا ۔ ایسی نشچے ہووے بندرانا
بدہ نکھید بن بھید نہوئی ۔ دیدھا درت چت سودھ ہوئی
آسا پورن کر ہو دیالا ۔ ہم ہین تمہرے بال گوپالا

دوہا

بنتی کرن بجان ہون ایسو بدھ کو ہین ۔ بندرابن سرناگتی دینن کو مین دین

۶۹ - راگ کلیان

نام رس پیجے جی پیجے جی +

مان سرور گھاٹ نہوہیے ۔ جھٹ جھٹ غوطہ لیجے
کلا نشان منی کھد بیٹھے سیتل انگ کریجے ۔ نس دن جیا چون دیکھے آنند پل پل کیجے
شبد کی اورست کور اکھو سن بین شبد سنیجے ۔ داس گورو درسو بنابن اب انتر بریتی لیجے

فصل جو پہلی ہوئی تمام ۔ تن من سے جب لو ہر نام
پورا ہووے تیرا کام ۔ کوڑی پیسا لگے نہ دام
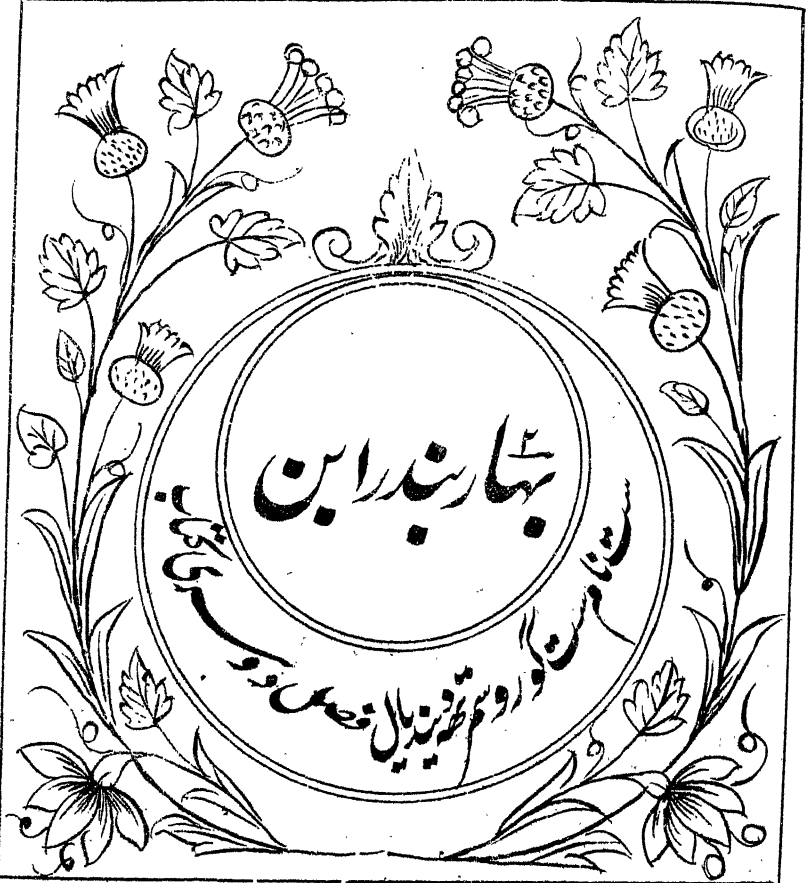
فصل دوسری

اس فصل مین اصل نشا یعنی سدّھانت شاسترن سنتون بشنیومت اور مذاہب عیسائی والسلام وصوفی وناستک وغیرہ نسبت مکت وپیدایش عالم درج ہے موافق پورب میمانسا

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے
نجات ۱۲ تدبیر ۱۲ میسر ۱۲

جواب

سرگ کی پراپتی کو مکت کہتے ہین بید مین جو بچن بدھ یعنی حکم کا لکھا ہے اوسکی تعمیل کرنے سے سرگ میسر ہوتا ہے حکم یہ ہے کہ جگ کرنا منتر کے ساتھہ پوجن کرنا وغیرہ اور جو بید نے منع کیا ہے اوس سے بری رہنا مثلاً برہمن کو نہ مارنا کلنج نہ کھانا وغیرہ اور جس بات کو بید نے نہ اگیا دی ہے نہ منع کیا ہے تو اوسکے کرنے سے نہ ادرشٹ یعنی پُن ہے اور نہ پاپ ہے پورب میمانسا کا یہ سدھانت ہے کہ واسطے مکت کے گیان اوپاشنا کی ضرورت نہین ہے جبکہ بُرے کرمون اور سکام کا تیاگ کیا اور نت نیمتک کرمون سے سنچت کرمون کا ناش ہو گیا بس جنم نہ دھرنا پڑا مکت ہی اسی کو سرگ کی پراپتی کہتے ہین مگر ان والے سرگ کو آکاش مین نشان دیتے ہین

نت کرم اشنان ترپن وغیرہ ہین برت وغیرہ نیمتک کہلاتے ہین پراچھیت کرمون سے حال کے اور پچھلے پاپون کا ناش ہوتا ہے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جیتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے ہے

جواب

تو جیو ہے جیتن ہے اندریون کے ساتھہ ملکر دکھی سکھی رہتا ہے اور ادرشٹ کے انوسار اور یہ سروپ باشنا کے بموجب ہوا اندریون سے علیحدہ کرنا اور بید باک کے بدھ کرم مین لگانا یہ جیتن سے ہے سو تیرے اور ادرشٹ کے آدھین ہے جیو بیاپک ہے اور سب جیو علیحدہ علیحدہ ہین

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان سے ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے
دنیا ۱۲ خالق ۱۲ قدرت ۱۲

جواب

جگت کا کرتا جیو کا ادرشٹ ہے اور جیو کی طاقت یعنی انادی باسنا کو
مایا کہتے ہین +

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سُپن
عالم خواب ۱۲
سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے

جواب

جگت انادی ہے ست ہے اور سُپن سرشٹ است ہے دونون جیو کو
ہمیشہ سے ۱۲ نمودار ہوتا ہے
بھاستے ہین

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھ سکھ جیو کو ہوتا ہے ادرشٹ کے موافق اور ادرشٹ کے بموجب

مرنے کے وقت باشنا ہوتی ہے اور باشنا کے موافق دوسرا سریر پاتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا

جواب

سرگ اور نرک ست ہین حسب پران اور اکثر میمانسک جگت سے دکھ سکھ کو ہی نرک سرگ کہتے ہین

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

سب نام برابر ہین بید باکیہ شبد ہے اور جگت سب کرمون سے اوتم کرم ہے اور پورب میمانسا کا یہ سدھانت ہے کہ منتر ہی دیو روپ ہے اگر ایک دیوتا کا ہونا تصور کیا جاوے تو جسوقت لاکھ آدمی نے ایک سمے سواہا کہا تو ایک دیوتا اوس سمین سب کے پاس کس طرح

پہونچ سکتا ہے اور منتر سب کے پاس ہے پس منتر ہی دیوتا ہے اور جو سب علیحدہ علیحدہ ہین ایشر کا ابحاو ہے اور جو بید مین بشن وغیرہ دیوتاؤن کے نام لکھے ہین سو جیسے قصہ کہانیون مین نام لکھے ہوتے ہین ویسے ہی یہ نام ہین اصل مین کوئی بشن ہین نہین اور مورت پوجا سادھارن کرم ہے *

دوہا

کرم پردھان میمانسا بجا کھونچ مست جوے
بندرابن سب یو کو مانو متھیا سوے

موافق نیاے اور بیسیکھ شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

اکیس دکھون کا اتنت یعنی ہمیشہ کو ناش موکش ہے واسطے حاصل ہونے موکش کے کرم وا او پاشنا گیان کا ہیتو ہے اور آتما کو سولہ پداتھ کا گیان شاکشات موکش کا ہیتو گنگا اشنان جگ وغیرہ یہ کرم ہین چتا مین من لگانا او پاشنا ہے نیاے شاستر اشیاے مفصلہ ذیل کو پدارتھ کہتے ہین اور لکھا ہے کہ سارا پنچ ان سولے

پدارتھ مین ہے پرمان پرمی سنسی پرتیوجن درشٹانت

جس ہو دیکھیے ۱۲ جو دیکھے ۱۲ شبہ ۱۲ مطلب ۱۲ مثال ۱۲

اوپب سدہانت ترک نرنی باد جلپ

انگ عضو ۱۲ نتیجہ خلاصہ ۱۲ اعتراض ۱۲ فیصلہ ۱۲ تت کا جاننا ۱۲ اپنا کہنا ۱۲

بے تنڈا ہیتواسہاس چھل ذات نگرہ استھان

جھوٹ کہنا ۱۲ جو فروش گندم نما ۱۲ فریب ۱۲ خراب جواب ۱۲ ہار جانا ۱۲

تفصیل کیس دہرم کی

چھہ اندریان چھہ اندریون کے گیان چھہ اندریون کے وشے

سکھ دکھ دویش

تفصیل سات پدارتھ کی

درب گن کرم سامان بسیکہ سمباے ابہاو

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا ایشر کے یا پرالبدھ کے

جواب

تو جیو آتما ہے بیاپک ہے دھرم ادھرم والا ہے جتن ایشر آدھین

بنا یک پرتھی آب تیج باد چارون تت کو نت اشت ماسے ہین

خاک ۱۲ آب ۱۲ آتش ۱۲ باد ۱۲ عناصر ۱۲ سچے ۱۲ جھوٹے ۱۲

کارن روپ یعنی سوکشم پنچ روپ نت ہین اور کارج روپ یعنی استھول انت ہین اور آتما اکاش کال وشا اور من یہ پانچون نت ہین اور آتما اکاش کال وشا یہ چارون بیاپک ہین اور من ایک دیسی ہے مگر اوسکا گن بیاپک ہے فقط + سندیہا ہوتی ہے کہ ایک جگہ مین اتنی چیزین کیسے سب بیاپک ہو سکتی ہین مگر دیکھو اکاش کال وشا تینون بیاپک ہین جب تینون بیاپک ہوئے تو اورسکے بیاپکتا مین کیا سندیہ اور دیکھو ایک لوٹہ مین روپ رس گندھ تینون بیاپک ہین

	سوال تیسرا	

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

	جواب	

ایشر ہے جو بیاپک ہے گیان اوسکے آشرے ہے اوسکا سروپ گیان نہیں ہے انون کی کریا مایا کہے انون مین سے پیدا ہوئی

انون اوسے کہتے ہین کہ جو ذرہ جھروکے مین چمکا کرتے ہین اوسکا چھٹا حصہ فقط ایشر جیوون کے کرمون کے موجب سرشٹ کے اوتپت ناش کرتا ہے جیوون کو پھل کا داتا ہے اگر اوسکی اچھا سے سرشٹ کہی جاوے تو ایشر مین دوکھ آویگا کہ اوسکو کچھ مطلب ہوتا ہے جب اوتپت ناش

کرتا ہے پس جیوون کے کرم کے موجب اوتپت ناش ہے اور جو اوتپت
ہوتا ہے سو ناش ہوتا ہے استھول کارج اوتپت ہے سو ناش وان
ہے اور جو بیج روپ ہے سوانادی ہے اوسکی اوتپت نہین کہہ سکتے (جو نظر آوے ۱۲)
اگر آتما کو اوتپت ہوا کہا جاوے تو ناش وان ٹھہرے گا اور آتما ناش وان
نہین ہے سو تین پرمان ہین ایک انوپرمان دوسرا مدہم تیسرا پرم مہت (جھوٹا ۱۲ بہت بڑا ۱۲ درمیانہ ۱۲)
جو کہ آتما کا کوئی ناش کرنے والا نہین ہے پس آتما پرم مہت پرمان ہے (جس سے چھوٹی اور چیز نہین ہے ۱۲)
اور پرمانون کا انوپرمان ہے اور جو دیکھتا ہے وہ مدہم پرمان ہے
سو ناش وان ہے اور آتما گیان سروپ نہین ہے اوسکو گیان ہوتا ہے
اور یہہ آتما کا گن ہے ❊

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا است ہے یا است ہے
سین سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

انون پرمان جو ہے اوسکی کریا پورب دیس تیاگ اور دیس سنجوگ
یہی جگت کی اوتپتی کا کارن ہے جگت جیو کو بھاشتا ہے جیو آتما مین (پہلی حالت رکھنا ۱۲ ترک ۱۲ دوسری حالت رکھنا ۱۲)
چودہ گن ہین بدہم[۱]❊ سکھ[۲] دکھ[۳] اچھیا[۴]❊ دوا کھیہ[۵] جتن[۶]❊
سنکھیا[۷]❊ پرمان[۸]❊ پرتھکت[۹] سنجوگ[۱۰] بھاگ[۱۱]❊ بھاونا[۱۲] دھرم[۱۳]

ادھرم اور پرم اتما مین وہ آٹھہ گن ہین جن پر ایسا نشان * بنا ہے
بے ایمانی ۱۲

سوال پانچوان

دکھہ سکھہ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھہ سکھہ جیو کو ہوتا ہے ادرشٹ کے مطابق جیسا ادرشٹ ہوتا ہے ویسا ہی شریر پاتا ہے ہیسکھہ مت سمے کو پردھان کرتا ہے کہ جب جس بات کا سمے آتا ہے وہ کام ہوجاتا ہے سمے ایو کردت بلا بلنگ
وقت ۱۲
ہے یعنی وقت پرزور ہونا کمزور ہونا سب بات منحصر ہے جب سمے آتا ہے ویسا ہوتا ہے یہ نیائے شاستر کا سدھانت نہین ہے مگر اور باتون مین سدھانت نیائے ہیسکھہ کے بہت سمان ہین
یکسان ۱۲

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے یا کیا *

جواب

پرلوک ست ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور شبد
کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

رام کرشن آدک نام سرب اوپر ہین پرمیشر کے شکتی سے ہے نام نامی ابھید گنگا
اشنان وغیرہ اوتم کرم ہین مورت پوجا سادھارن کرم ہے

دوہا

نیاسے ببیبیک کو متو ایشر پاپک ہے
شبد راپن امیں دکھ لنے مکت کہہ دوسے

موافق پاتنجل و سانکھ شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

پرکرتی اور پُرکھ کا سامیہ یعنی سماگ ہے او استھا مین ہو جانا یعنی سے ہونا

جڑ کارج کا اپنے کارن مین اور چیتن کا چیتن مین جیت مین بند موکش ہے جیت
شودہ ہووے تب گیانی ہووے جب گیانی ہوا مکت ہے اب جیت کا
نرودہ نکشٹ ادھکاری کا کریا یعنی اشٹانگ جوگ سے ہوتا ہے اُتم
ادھکاری کو کریا یعنی اشٹانگ جوگ کی ضرورت نہین ہے اُتم
ادھکاری کو اول بیراگ اور بعدہ ابھیاس جتن ہے ابھیاس اوسکو
کہتے ہین کہ اپنے کو جڑ سے اسنگ چیتن کرتا رہے ابھیاس دو طرح کا
ہے ایک سجانندی دوسرا پانندی جب ایسے ابھیاس کیا کہ مین
چیتن اسنگ ہون یہ سجانندی کہلاتا ہے اور جو اسطرح ابھیاس کرے
کہ ایشر چیتن اسنگ ہے اوسکو پانندی کہتے ہین سو دونون طرح سے
ایک ہی مطلب نکلتا ہے جاتی بھید نہین ہے ویکتی بھید ہے جس نے
اول اشٹانگ جوگ کیا ہے اور پھر بیراگ ہوا ہے اوس سے ابھیاس
خوب آسانی سے بنتا ہے پاتنجل اور سانکھ شاستر کا یہ سدھانت ہے
کہ پرش اور پرکرتی دونون صدا قائم رہتے ہین گیان کے ہونے پر
بھی پرکرتی کا ناش نہین ہوتا مگر پرکرتی کا ایسے ابھاؤ ہو جاتا ہے کہ
جیسے دو آدمی سوتے ہین ایک کی خبر ایک کو نہین ہوتی پس دونون مین
سے ایک دوسرے کی ہان نہین کر سکتا ہے اسطرح مکت اوستھا ہے
پرش آپکو سمادھی مین رہا پرکرتی آپ کو سمادھی مین رہی فقط
پرکرتی اوسے کہتے ہین کہ جس مین ستوگن رجوگن تموگن سمان رہتے ہین
پرکرتی جڑ سروپ ہے اور پرکھ کیول چیتن روپ ہے پاتنجل کا سوتر ہے

چت برت نرودہ نددرشٹو سروپ اوستھانم برت ساروپ مترت تیسری
اشٹانگ جوگ و بیراگ سے پرکرتی مین لے ہوتا ہے چتین مین نہین ہوتا
سانکھ کا سوتر ہے بیراگ یات پرکرت لے جو پرکرتی مین لے
ہوتا ہے اوسکو بھی مکت سا کہتے ہین مگر بہت کال پیچھے پرکرتی سے
اوتھان ہو جاتا ہے یعنی جنم رکھنا پڑتا ہے اسواسطے ابھیاس کرکے
جو مکت ہووے گا وہ پھر جنم نہ دھرے گا پس اصل مکتی یہی ہے ابھیاس
کرینوا الاخواہ الیشرج مان ہو یا نہو مکت مین شک نہین سوتر جوگ بھاش کا
الیشرد وا الیشر و سرب تھا بوچتے اشٹانگ جوگ یہ ہے یم نیم
اسن پرانایام پرتھار دہارنا دھیان سمادھی
پہلے پانچ بہرنگ کہلاتے ہین اور پچھلے تین انترنگ کہلاتے ہین یم
دیا اور ست بولنا نیم گوترتپ رہنا آسن سکھ آسن پرانایام جس دم
پرتھار تھوڑا کھانا برتی کو روکنا اول سمادھی یادواسطے اوتم ادھکاری
کے ابھیاس و بیراگ کر کر چت برتی کا نرودھ کرنا دوسرا سادھن پاد یعنی
اشٹانگ جوگ کرنا تیسرا بھوتی پاد سدھی دکھادینا چوتھا کیول پاد
پرت یادن سروپ کا

سوال دوسرا

بین کیا ہون اور چیتن میرے آدھین یا ایشر کے یا پرالبدھ کے

جواب

تو ایشر ہے نرنکار ہے بیاپک ہے جتن اپنے آدھین ہے اور یہ الیدھ
والیشر کے آدھین بھی ہے حسب ادھکار کے فقط سانکھ و پاتنجل کے
سب ستہ بات ملتے ہین صرف اتنا بھید ہے کہ پاتنجل ایشر کو ٹھہراوے
ہے اور سانکھ ایشر کو نہین ٹھہراوے ہے یعنی سانکھ نرایشر ہے
مگر پاتنجل شاستر لکھتا ہے کہ سانکھ نے ایشر کو دور نہین کیا ہے صرف
موکشی کے بنانے کے واسطے ایسا بیان کیا ہے کہ جس سے موکشی کو
ایشر کی اچھا نہوآوے جب ایشر نہین سمجھے گا تو ایشر کی چاہ نہوگی
اور بیراگ اوتپت ہوگا کیونکہ ایشر لوک پر لوک دونون کا موکش کا
بندھک یعنی روکنے والا ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہی کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

پرش و پرکرتی کا سنجوگ جگت کا کرتا ہے مایا اور پرکرتی ایک ہی ہے
اوسکا سروپ رج تم ست ہے انادی ہے ناش
کبھی نہین ہوتا پرکرتی کو پورب چیشٹا ہوئی رجو گن کی آدھکتا
پھکرتی کا پرنام ہے سنجوگ کا کارن ابدیا ہے پہلے جنم کے
سنسکارون کو ابدیا کہتے ہین ✽

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

بھرم ماتر جگت ہے چیتن اور پرکرتی کے سنجوگ سے بھاشتا ہے انادی ہے چیت کو بھاشتا ہے جگت اور سپن سرشٹ مین کچھ بھید نہین ہے فقط پرش مین جگت کا بھان است ہے پرکرتی مین ست ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

چیت کو ہوتا ہے آدرشٹ کے بس برتی النسار جنم مرن ہوتے ہین اور برتی دھرم ادھرم کے موافق ہوتی ہی اور دکھ سکھ گیان اگیان انتہ کرن کا دھرم ہے اور چیتن پرکرتی سے بھن ہے پرکرتی پرش کے

بھوگ کے لیے اپنا کام کرتی ہے اگرچہ پرکرتی جڑ ہے مگر طاقت کام کرنے کی رکھتی ہے مثلاً شیر جڑ پدارتھ ہے مگر گاے کے تھنون مین خود بخود جمع ہو جاتا ہے اسیطرح پرکرتی جڑ ہے مگر کارج کرنے کو سامرتھ ہے جگ کا اپادان کارن پرکرتی ہے جیسے گھڑی کا اپادان کارن مٹی ہے اور کمہار چکر وغیرہ نمت کارن کہلاتے ہین

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے کیا

جواب

واستو مین پرلوک کچھ نہین ہے اگیان مین سبجھ اسبھ کرم کرنے والون کو نرک سرگ پراپت ہوتا ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سرب مین اتم کرم کون ہے

جواب

نام ارتھ کا واچک ہے اور پدارتھ کی یاد کراتا ہے شبد

آکاش کا گن ہے

دوہا

سانکھہ پاتنجل اس کہو جتین سدان اسنگ
بندرابن پرکرت نے رچیو یہ سارا ڈھنگ

موافق بیدانت شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے ✤

جواب

اپنے سروپ مین سلے ہونا یعنی اپنا جاننا مکت ہے کرم اُپاشنا سے من نرمل یعنی صاف اور نشچل یعنی قائم ہوتا ہے پھر بیدانت شاستر کے سرون منن ندھیاسن سے گیان ہوتا ہے یعنی اپنے نج سروپ سچدانند کا پرکاش ہوتا ہے یہی مکت ہے فقط کرم دو طرح کے ہوتے ہین ایک سکام کرم دوسرا نِش کام کرم سکام وہ ہے جسمین پھل کی اچھا یعنی خواہش ہووے سکام کرم سے پھل کی پراپتی ہوتی ہے اِسے مزدوری کہتے ہین نِس کام کرم وہ ہے جسمین پھل کی اچھا نہووے اور جس سے من کی صفائی ہوتی ہے

اپا شناسے من نشچل یعنی ایکاگرو قائم ہوتا ہے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے ہے

جواب

تو ست چت آنند روپ ہے نربکار ہے بیاپک ہے مہا پاک بید
کا تو مسی جتن اپنے آدھین ہے سورج پرکاش کرتا ہے مگر جب اپنی
آنکھین کھولے تو دیکھتا ہے فقط ست اوسے کہتے ہین جو تین کال
یعنی ہمیشہ ایک رس موجود و قائم رہے چت یعنی چیتن ہے جاننے والا
ہے گیان سروپ ہے آنند سروپ ہے یعنی ہمیشہ سکھ روپ ہے
تو مسی اسکے یہ ارتھ ہین کہ تو وہی ہے یعنی جیو برہم ہے جیسے
بادہ سمانادہ کرن لکشن اور بیشیشن کرکے بڈبڈے اور
ساگر کی ایکتا ہے ساگر مین جہاز چلتا ہے بڑے بڑے مگرمچھ ہوتے ہین
موتی پیدا ہوتے ہین اور بڑا ہے اور بڈبڈے مین یہ باتین نہین
ہین مگر جہاز نگرمچھ موتی وغیرہ ساگر کا سروپ نہین ہین ساگر
سے علحدہ یعنی بھن ہین پس ان چیزون کا بادہ کرکے دیکھا جاوے
تو بوند بھی جل ہے اور ساگر بھی جل ہے اور جو ساگر کے جل مین
لکشن ہین وہی بڈبڈے مین موجود ہین یعنی مدھرتا سیتلتا

درتو تا اور شبیش لشن یہ ہے کہ بدبدا یا بوند ساگر کی ہے اور چیپ ساگر ہو سکتی ہے [اشنانا ۱۲] اسی طرح ست چت آنند روپ کر کہ جیو برہمہ کی ایکتا ہے برہمہ کا روپ ست چت آنند ہے وہ روپ جیو مین بھی پایا جاتا ہے جیو بھی تین کال ست ہے اور چیتن ہونا جیو کا ظاہر ہی ہے اور چیتن ماتر ہمیشہ آنند سروپ ہے دکھ دھرم مایا کرت انتھکرن کا ہے چیتن کا نہین پس جیو آتما اور برہمہ کی ایکتا ثابت ہوئی

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

جگت کا کرتا ایشر ہے بیاپک ہے سچدانند ہے اور وہی ایشر اکرتا ہے جیسے سورج وچمک تپھر کرتا واکرتا دونون ہے وہ ہی چیتن برہمہ ہے وہ ہی چیتن ایشر ہے وہ ہی چیتن جیو ہے جیسے ایک عورت باپ کے گھر بیٹی کہلاتی ہے سسرال مین بہو کہلاتی ہے نانا کے گھر دوہتی کہلاتی ہے مگر وہ ایک ہی ہے فقط مایا انرنجنی ہے ست اہست سے بلکشن اور واستو برہمہ ہے مایا ہے سورج کی روشنی سب کام کراتی ہے مگر سورج مین کسی کام کا لیس

نہین ہوتا مایا کو اگر ست کہین تو ست نہین کہ گیان کے اودے ہوتے ہی ناش ہو جاتی ہے اگر است کہین تو دیکھی ہے پس ست است دونون کہنا نہین بنتا اسواسطے مایا انرنچی ہے برمہ مین مایا اور مایا مین برمہ ایک رس بیاپک ہین جیسے دن مین رات بیاپک ہے جب دن ہوتا ہے رات کا پتا نہین ملتا پس دن مین رات بیاپک ہے اگر دن مین رات نہوتی تو دن گئے رات کہان سے آجاتی ہے کہین گٹھری بندھی رکھی تھی جو آگئی پس جب دن ہے تو رات نہین جب رات ہے تب دن نہین اسیطرح جب برمہ درشٹی ہے تب مایا کا پتا بھی نہین ملتا جب مایک درشٹی ہے تب برمہ نظر نہین آتا مگر موجود ہے جیسے گھگہو کو دن کی روشنی کا پرکاش نہین پر روشنی موجود ہے ؛

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے شٹین سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بہاشتا ہے

جواب

جگت انہکار سے پیدا ہوا انادی ہے است ہے جگت و شٹین سرشٹ مین صرف الپ کال و دیرگہ کال کا کہنے ماتر بھید ہے اور اگیان

کرکے بدھی کو بھاشتا ہے چھہ چیز یعنی برمھہ ایشر جیو ابدیا اور ابدیا کا
چیتن سے سمبند اور انادی بستو کا بھید یہ سروپ سے انادی
ہین یعنی ہمیشہ سے ہین جاگرت جگت اور سپن سرشٹ مین چندان
بھید نہین ہے جیسے سپن مین بغیر دیس و کال اور سامگری
رچنا ہوتی ہے اسیطرح جاگرت جگت بھی ہے برمھہ مین دیس کال
سامگری کا لیش بھی نہین ہے جیسے سپن کے وقت سپن سرشٹی
ست دکھیتی ہے سرب بیوہار ست جان کر کرتا ہے اسی طرح
اگیان کال مین یہ جگت بھی ست سا معلوم ہوتا ہے مگر جب سپن سے
پرش جاگتا ہے اوس وقت سپن سرشٹی کا پتا نہین ملتا اسیطرح
گیان مین جگت نہین ہے پس سپن سرشٹ و جاگرت جگت دونون
متھیا یعنی اسَت ہین مگر ایسا کہنا بمنزلہ شمشیر چلانے کے ہے اگر
نادان نے ایسا کلام منہ سے کہا صاف اپنا گلا کاٹا پہلے خوب
ٹپا بازی ہوے جب تلوار کو ہاتھہ لگاوے فقط

سوال پانچوان

وکمشٹ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے +

جواب

دکھہ سکھہ انتشکرن کا دھرم ہے مگر جتین نے سنکلپ وش ہوکر اپنے مین مانا ہے کرم کے بموجب دکھہ سکھہ ہوتا ہے اور گیانی کا جیو گون نہین کرتا یعنی کہین نہین جاتا جہان کا تہان استہیت ہے کسواسطے کہ اوسکی باشنا ناش ہوگی اگیانی کا جیو آسا کے بموجب گون کرتا ہے الانا، تیرتھ بجا فیہ سعنی یہ ہین کہ جو ہانڈی مین ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے جہان آسا تہان باسا کرم سارنی بدھہ یعنی کرمون کے مطابق انت مین اوسکو آسا ہوتی ہے اوسکے بموجب گون کرتا ہے من چت بدھہ اہنکار کو انتشکرن کہتے ہین سو چار ہین سو اصل مین چارون ایک ہی چیز ہین نام چار ہین جب منن کیا تو من نام ہوا جب چنتون کیا تو چت نام ہوا جب نسچے کیا تو بدھہ نام ہوا اور جب آیا مانا تب اہنکار نام ہوا فارسی مین اوسکا نام خیال گمان یقین خودی فقط جیو کا یہ روپ ہے کہ انتشکرن اور انتشکرن مین کوٹست کا ابھاش اور کوٹست جیو کہلاتا ہے اور گیانی کے انتشکرن کا ابھاو ہے پس آبھاش کوٹست مین مل ہوا جیسے آئینہ مین صورت بنی ہے اور جب آئینہ چہرہ کے سامنے سے علیحدہ ہوا تو وہ پرچھائین جو آئینہ مین تھی اصل صورت مین مل ہوئی کسواسطے کہ آئینہ مین وہ پرچھائین پھر نہین رہتی اور اگیانی کا یہ حال ہے کہ اگیانی کے باشنا رہتی ہے اوس سبب سے اوسکا جیو قائم رہا اور کرم السار جیو نے گون کیا سواسے اسکے اگیانی کو سنچت کرم بھی بھوگنے ہین اور گیانی کے سنچت کرم سب دور ہوگئے کیونکہ سنچت کرم اگیان کے سہارے تھے جب اگیان دور ہوا

تب سنچت کرم بھی دور ہوئے جیسے پرچھائین درخت کے سہارے ہوتی
ہے جب درخت نرہا تو پرچھائین بھی گم ہوئی گیانی کے سنچت کرم گیان
ہوتے ہی دور ہوئے پرالبدھ کرم کا بھوگ کیا کہ یہ جان کا ابھمان
نہین ہوا پس اب باشنا بھی کسطرح رہ سکتی ہے فصل بخال ۱۲

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہی ستہے یا کیا

جواب

دراستوتے پرلوک کچھ نہین ہے اگیان مین لوک پرلوک دونون ست مین پایا
جیسے سپن مین سپن سرشٹی مگر گیان مین نہ لوک ہے نہ پرلوک ہے فقط
اگر کوئی کہے کہ سپن سرشٹ اور یہ جگت برابر کسطرح ہوسکتا ہے
سپن مین جاگرت کی چیزون کا خیال آتا ہے سو جگت کی چیزین
سب ست ہین اور سپن کی است ایسا کہنا سراسر غلط ہے
کسواسطے کہ سپنے مین چیزون کا خیال نہین ہوتا مگر چیزین خود موجود ہوتی ہین
کیونکہ بطور اس جگت کے سب بیوہار ست سمجھکر کرتا ہے پس
جب چیزین موجود ہوئین تو معلوم ہوا کہ چیزین نئی رچی گئی ہین کسواسطے
کہ جگت کی چیزین تو کوئی اوسوقت کام مین نہین آئین اور نہ جگت کی
چیزون کا خیال کہہ سکتی ہین پس ماياکرت چیزین نئی بنی ہین

اور یہی دیکھتی ہین اسوجہ سے جاگرت جگت اور سپن سرشٹ مین کچھہ بھید
مطلق نہین ہے دونون برابر سمجھیا ہین اسطرح پر لوک بھی کلپنا ماتر ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

ست چت آنند یہی نام ہے سا پیکھک ہے یعنی دوسرے کی اپیکھا
سے ہے مایا کی اپیکشا یعنی نسبت سے اوسکو ست چت آنند
کہا گیا جگت کو است کہا تب برمھہ کو ست کہا اور ودا ستوتے
تو اوسین نام کہان اور شبد آواز ہے اکاش کا گن ہے
اوپاشنا مین اپنے اپنے اشٹ کے بموجب نام کا جپ ہے پرنام
بہت پرسدہ ہے سب سے اوتم کرم سادہ گرو کی سیوا ہے شبد
چار طرحکا ہوتا ہے پرا[1] پشینتی[2] مدھما[3] بیکھری[4] پرا شبد نابھی مین ہے
بمنزلہ برمھہ اور پشینتی ہردے مین جیسے سبل برمھہ اور مدھما گلے مین
جیسے کارج روپ اور بیکھری جو زبان سے نکلے جیسے استھول

دوہا

جیو برمھہ کی ایکتا سدہ کیو بیدانت | بندا ابن جاگ سپن سم بالکھی بھیر انت

موافق مت سنتون کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

سرت کا ست شبد کے حضور ہونا یعنی نودوار سے چڑھکر ست لوک
مین پہونچنا مکت ہے ست شبد کا منڈل پرکاش بہت ہے
اوپر سے انہد شبد کے سرون کرنے سے ست شبد کی پراپتی ہوتی
ہے جب مکت ہوتا ہے ہان اول سنتون نے بانی کا پاٹ نام کا سمرن
مالک کیطرف پریم یعنی عشق اور پریت یعنی محبت جگت سے بیراگ
سادہ گرو کی سیوا اور صحبت فقرا کہی ہے اور چند شغل اور ذکر بھی
کہے ہین مگر شبد کا دھیان سب سے بالا ہے اسکو کوئی ہی
سمجھتا ہے اور آپا شنا کا انت شوئی گیان کی پراپتی ہے
گورو نانک شاہ و کبیر صاحب و دادو صاحب و پلٹو صاحب و جگجیون صاحب
و دریا صاحب و تلسی صاحب و چرنداس صاحب ان سب سنتون مہاتماؤن
نے یہی راہ رکہی ہے فقط ناد کے دھیان کی مہمان شیوجی نے
بہ درجہ غائت کی ہے کہ جتنے مارگ مکت ہونے کے ہین سب مین ناد کی

ایا پشنا او ہم ہار گی ہے او منونا داپ نشہ مین شیوجی ذکور اجی سے اسکا بن بہت کیا ہے اور موکش کی پرا پتی کی ہے او دس طرح کے انہد شبد کہے ہین

پہلا	دوسرا	تیسرا	چوتھا	پانچوان
چن شبد ۱۲	چھن چھن چھنا شبد ۱۲	گھنٹی کی آواز ۱۲	سنکہ کی آواز ۱۲	بین کی آواز ۱۲

چھٹا	ساتوان	آٹھوان	نوان	دسوان
تال کی آواز ۱۲	بانسلی کی آواز ۱۲	مردنگ کی آواز ۱۲	نفیری کی آواز ۱۲	بادل کی سی گرج ۱۲

علامت یعنی پہچان شبد کے سننے والے کی جب پہلا شبد سنے سب روم بدن کے اوٹھین دوسرا سنے تن مین آلکس چھاوے تیسرا سننے پریم کی زیادتی ہووے چوتھا سنے مغز مین سے خوشبو آوے پانچوان سُنے امین ورنے لگے چھٹا سنے گلے نیچے امین آوے ساتوان سنے انترجامی ہوجاوے آٹھوان سنے تو ناد سارسے باہر بھیتر سن پڑے نوان سنے تو گپت ہونے کی سامرتھ ہوجاوے دسوان سنے سب باشنا چھے ہوجاوے برمھ ہوجاوے دسوین شبد کے سننے سے سب باشنا چھے ہوجاوین گی پار برمھ ہوجاویگا اوسکا نام اونکار ہے آپ کو اونکار جانے پرم مکت ہے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جن اپنے آدھین یا ایشر کے یا پرالبدھ کے

جواب

تو جیو ہے من ملا ہوا اور سرت ملا ہوا ہے خود دوار سی سہس دل کنول تک کہ جو گگن کا ناکا
ہے وہان تک من ہی آگے کنول سرت ہے سو گورشبد جو گھٹ مین ہو رہا ہے
اوسکے آسرے ترکوٹی مین چڑھکر دسوین دوار مین پہونچکر سن مین مان سرووَر مین
اشنان کر کے ہنس سا کو پراپت ہوتا ہے سرت چیتن ہے شیام کنج مین
تیرا باسا ہے اور تیرا ریت ببب اور بھاش سارے سر مین ہے کرتب سنت
گوروسکے ادھین ہی فارسی مین ناد کی اوپاشنا کو سلطان الاذکار کہتے ہین بیت

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ‖ گر نیابی سرّ حق بر من بخند

دوہا

تین بند لگا کے انہد سنے ٹکور ‖ نانک سن سماد مین نہین سانجھ نہین بھور

اور سنتون سے ناد کی اپاشنا مین بید سے دو تین مقام اور اوپر نشان
دیے ہین اوسکا بھید بھیدی ہی جانے سب دیگر دھیانون یعنی تصور ذکر
ارہ ذکر قمری وغیرہ سے ذکر سلطان الاذکار افضل ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

شبد سرشٹ کا کرتا ہے بھنور گپھا مین ہے اور بھنور گپھا مین برہمانڈ
کے پار ہے وہی شبد کرتا پرش ہے سے جن ہار ہے اوسکی اچھا

قدرت مایا ہے گورو نانک شاہ کا بچن ہے

شبد و دھرتی شبد وا کاش شبد و شبد بھیا پرکاش
سگلی سرشٹ شبد کے پاچھے نانک شبد گھٹے گھٹ آچھے

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہاں سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

ست پرش کی اچھا سے نرانجن اوتپت ہوا نرنجن سے جگت پیدا ہوا نسبت ست لوک کے یہ پرپنچ است ہے اور نو دوار مین جو سرت ہے اوسکو بھاشتا ہے سپن سرشٹ من کا رچا ہوا ہے اور یہ جگت نرنجن کا رچا ہوا ہے من کا سبھاو چنچل ہے اور ناد پر عاشق ہے جیسے مرگ کا عشق ناد پر ہے جب ناد سنتے ہے تب اپنے تن کی کچھی خبر نہین رکھتا ایسے من بھی ناد کا عاشق ہے جب ناد سُنے تب بس ہو جاتا ہے اور من بنا کسی سہارے ٹھہرتا نہین پس اور کوئی سہارا ایسا نہین ہے جیسا شبد کا سُننا اسمین من لگجاتا ہے اور جگت کو بھول جاتا ہے مالک کو پاتا ہے بقول وچن صاحب کے

نظم

سنے خاوند کیا کہین ہین نیارے موند دیکھ تو دسون دوارے

سن پڑے انہد کا باجا ٭ پرجاسے ہو جیسے راجا ٭
سب ہی ساج تن مین بھین بیچا ہے کیسا راگ
وہ جن جا کو سن پڑے بڑے ہین وا کے بھاگ

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھ سکھ جیو کو جو فوہ وارہین سے ہوتا ہے کرم انسار اور جیو کا گون آسا کے موجب ہوتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہی ست ہے یا کیا ٭

جواب

پرلوک جہان ست شبد ہے او پر ہے ست ہے آنند کا بھرا ہوا ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے فقط

جواب

نام سوہنگ ست نام ہے اور یہی نام سرب اوپر ہے شبد ایک آواز ہے خود جتین سے ہے آسمان کے اوپر سن مہاسن کے پرے ہے مستک مین بھی شبد وستی وہماستن ہین سو سرت مستک سے کے سن مہاسن مین چڑھکر اصل شبد جو آسمان کے اوپر ہے اوس مین پرش کی کلا سے پہونچ جاتی ہے اور سب مین اوتم کرم سادھ گورو کی سیوا اور ست سنگ اور ابھیاس نا دکی دیکھیے اول نادہے پیچھے بید ہے کیونکہ ناد سے بید کی اوتپتی کہی ہے اب کلجگ مین کرم نہین بن سکتا کسواسطے کہ فی زمانہ نہ ایسی عمر ہے نہ فارغ البالی ہے مگر کرم اور جگون مین بن سکتا تھا اس جگ کے لیے جو راہ سنتون نے نکالی ہے یعنی سادھ گورو کی سیوا نام کا سمرن اور نادکی ابھیاس نہایت سگم ہے دیکھیے جیسے بادشاہی سڑکین اب سب بند ہین انگریزی سڑکین جاری ہین بادشاہی سڑک پر نہ کھانے کو ملتا ہے نہ سرا ہے نہ حفاظت ہے اور انگریزی سڑک پر سب کچھ موجود ہیں بادشاہی پر جانا موجب نقصان ہوتا ہے اور سوا سے اسکے سیوا جتین کی اسقدر افضل ہے کہ ہزار ہا برس کے جڑ کی سیوا ایک طرف اور جتین کی سیوا

ایک دن کی ایک طرف برابر ہیں *

دوہا

سنت متا ست نام لکھ سہج مکت کو پاے
بندرابن جگ ترن کو سرت شبد سوں لاے

ایضاً

تیرتھ نہاے ایک پھل سادھ ملے پھل چار
ست گورملے انیک پھل کہین کبیر بچار
اورشاستری گیان علم ہے اور انہد شبد کا سننا عمل ہے بغیر عمل علم کا کیا فائدہ جیسے بیجک پالیا مگر دولت نہ ملی تو بیجک سے کیا حاصل

چوپائی

شانت سرور منجن سیجے * جت کی دھوتی تن پر لیجے
گیان انگوچھا میل نہ راکھو * دھرم جنیو ست مکھ بھاکھو
مستک تلک دیا کا دیجے * پریم بھگت کا اچمن کیجے
جو جن ایسے کار کما وے * مالا کنٹھی سکل سہاوے
گایتری سو جو گنتی کھووے * ترپن سو جو تمک نہ ہووے
ایسی سندھیا مرے من مانی * کہو نانک کتھین گور مکھ جانی

موافق تنشیومت کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے
مغفرت ونجات ۱۲ تدبیر ۱۲ میسر ۱۲

جواب

ساکار برمھ گن اتیت کے سمینپ ہونا موکش ہے اور موکش اونکی کرپا سے ہوتی ہے جب اوسکی کرپا ہوتی ہے تب یہ سو کرم پوجا جپ تیرتھ وغیرہ نش کام کرتا ہے تب موکش کو پراپت ہوتا ہے یعنی بکنیٹھ مین باسا پاتا ہے اور آنند بھوگتا ہے دکھ سب جاتا رہتا ہے یعنی پرکرتی کا رشتہ چھوٹنا اور شدھ شریر ملنا مکت ہے فقط

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا ایشر کے یا پر البدھ کے

جواب

تو جیو ہے چیتن ہے اندریون کے ساتھ ملکر کے دکھی سکھی رہتا ہے اور یہ سروپ باشنا کے بموجب ہوا اندریون سے علیحدہ کرنا اور پرماتما مین نودھا بھگت کرکے من لگانا یہ کرتب ہے سو تیرے اور ایشر کی کرپا کے آدھین ہے نودھا بھگت یہ ہے کیرتن سرون ارچن

بندن عمرن پاوسیون عداس ساکھہ بھاو آتم نویدن
رادھا بلبون کا مت سب نے ورت پران کی موافق ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے
دنیا ۱۲ قدرت ۱۲

جواب

سرشٹ کا کرتا ایشر ہے بیاپک ہے اور شبن روپ سکلنٹھہ مین بھی ہے
مایا ایشر کی اچھا ہے اور یہ بھی ہے کہ جیو کی ابدیا
یعنی بھول مایا ہے +

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست یا است ہے سپن ہے
اور جگت مین کیا بھیت ہے اور کسکو بھاشتا ہے
سچا ۱۲ جھوٹا ۱۲ فرق ۱۲ دیکھتا ہے ۱۲ خواب کا عالم

جواب

جگت ایشر کی مرضی سے پیدا ہوا انت سوکشم روپ مایا مین رہے
استھول ہنت انت ہین سوکشم نت ہین جاگرت جگت اندری وغیرہ
ملکے بنا ہے سپن سرشٹ مرف من سے او تپت ہوتا ہے اور

جو دیرگھ کال کا بھی بھید ہے سن کی پاپ پن کا بھوگ سپن مین ہوتا ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے ٭

جواب

دکھ سکھ جیو کو ہوتا ہے دیہہ کے ساتھ پریت کرنے سے اور
باشنا انکول جیو کا گون ہوتا ہے جا متر ساگر بھویت

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے یا کیا

جواب

بیکنٹھ پرلوک ہے پرکرتی منڈل سے اوپر ہے ایک پرکار کا ہے
بشن بھگوان کا استہان ہے ست ہے جو پرکرتی منڈل کے
اندر ہے سو ناشوان ہے ٭

دوہا

نودھا بھگتی آد جو کری ئیہ کچھ چیت لائے | بسنا ابن بیکنٹھ مین بھوگی سکھ ادھکائے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سرب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

رام نام خاص سرب اوپر ہے یہ گوشائین جی کا مت ہی مگر خاص شبینہ مت
مین بھگوان کے سب نام برابر ہین نام سے نامی کا لکش ہوتا ہی اور نام
نامی ابھید ہین جب ایسا نام کہا کہ دودہ ہے تو نام لینے سے دودہ کی
گیات ہوتی ہے تپھر کی نہین ہوتی بید اور بہت مہاتماؤن نے رام نام کی
بڑی مہمان کی ہی رام نام اول تو بولنی مین سولبھ ہے رام نام مین اشیہ اور مایا
دونون کا جاپ ہے حرف (را) اور (ما) کے انت گن ہین رام نام موت اور
شادی دونون کے وقت کہا جاسکتا ہے اور ہزارون فائدہ ہین

رامائن مین کہا ہے

میرے مت بڑہ نام دوؤ تے ۔ جیہ کس کینھہ اوسبھی نج بوتے
سمرو سمر سنگھہ پایو ۔ کل کلیس تن نانھد مٹایو
سمرو جاس شنبھر اپکے ۔ نام جپت اگنت انیکے
سبد پران سرت سدہ اکھر ۔ لکھے رام نام اک اکھر
کلنگا ایک جس جیو مباوے ۔ تا کی مہمان گنی نہ آوے

کا کلی اسیکے درسن ہتارو
سکھمنی سکھ امرت پربھو نام
جاپ تاپ گیان سب دھیان
جوگ ابھیاس کرم دھرم کریا
اینک پرکار کیے بہو جتنا
سر پر کٹاسے ہون مین کر راتی
نہین تل رام نام وچار
بڑو بھاگی سے جن جگ مائین
رام نام جو کرے بچار
من تن موکھ بولے ہر کھی
ایکو ایک ایک پچھانی *
نام سنگھ جسکا من مانیان
گور پرشادا پنا آپ سوجھی *
سادھ سنگھ ہر ہر جس کہت
آن دن کیرتن کیول بکھتیان
ایک او پر جس جن کے آسا
پار برہم کی جس من بھوکھ
جسکو ہر پربھو من چت آوے
جسے پربھوا اپنی کریا کرے

نانک اون سنگ موہ ادہارو
بھگت جنان کے من بسرام
گھٹ شاستر سمرت وکھیان
سکل تیاگ بن ڈھے بھیرا
پن دان ہون مین بہو رتنا
ورت نیم کرے بہو بھانتی
نانک گورمکھ نام جپے اک بار
سدا سدا ہر کے گن گائی
سے دہن ونت گنے سنسار
سدا سدا جانو تہہ سوکھی
ات ات کی وہ سوجھی جانی *
نانک تتے نربجن جانیان
لتکی جانو تشنہ بجھی *
سرب روگتی وہ ہر جن رہت
گرست مین سوئی نربان *
ان کے کٹی رجم کی پہچانا
نانک تسے نہ لاگے دوکھ
سو سنت سوہیلا نہین ڈولاوے
سو سیوک کہو کس سے ڈرے

جیسا تھا تیسا دِشٹا یا +
سو وہت سو دہت سو وہت سی جیا
جب دیکھو تب سب کچھ مول
نہ کچھ جنمے نہ کچھ مرے
آون جاون درشٹ ان درشٹ
آپ ہی آپ سکل مین آپ
ابناسی ناہی کچھ کھنڈ

اپنے کارج مین آپ سمایا
گور پرشادت سب بوجھیا
نانک سو سوکھم سوی استھول
آپن جپہ تر آپ ہی کرے
اگیا کاری دھاری سب سرشٹ
انک جوگت ترج تھا نپج تھاپ
دھارن دھار رہو برہمنڈ

الکھ ابھیو پرکھ پرتاپ +
آپ جپائے تا نانک جاپ

موافقت سوالس والونکے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

سوال

اپنے کو جاننا مکت ہے گیان سی جانا جاتا ہے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا ایشر کے ہے
یا پرالبدھ کے

جواب

تو سوانس ہے برمھ سمندر کی لہر ہے پر ان تو نہین ہے سوانس
اور پران مین بہت بھید ہے جتن تیرے اور گوروکے آدھین ہے
سوانس کا ہنس آوے اور جاوے ہے ٭ ست گور قہو را طے
تو بھید لکھا سے ہے فقط ٭

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

برمھ ہی کرتا ہے اور اکرتا بھی ہے جیسے چمک پتھر اوسکی شکتی مایا ہے
برمھ سوانس کا سا سروپ رکھتا ہے سارے پون سمان بیا پک ہے
مگر پون نہین ہے پون او سے کہتے ہین جو چلتی ہے اور کچھ خلا مین
حرکت دینے سے معلوم ہو وہ برمھ ہے

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے چپن شرشٹ
اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے + فقط +

جواب

جگت کچھ ہوا نہین ہے بھرم ہی کو بھاشتا ہے جگت اور
شیلن سرشٹ برابر ہین +

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے +

جواب

اگیان سے دکھ سکھ ہے بعد مرنے کے حسب آسا دیہہ رکھتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا

جواب

پرلوک کھپنا ماتر ہے ❊

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی اجبید ہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے ❊

جواب

سوہنگ نام سرب اوپر ہے سادھ گورو کی سیوا اوتم کرم ہے ❊

دوہا

سوالس متی کا بھید یہ اچیا جاپ کرے
بندرابن جگ بھرم جو سبھی آپ ٹرے

موافق مذہب صوفی اب الوقت کے

سوال پہلا

مین کیا ہون اور متن اپنے آدھین یا پا البدہ یا اللہ کے

جواب

تو کچھ نہین ہے اپنی خودی کو دور کر کرتب یہ ہے کہ ایسا جانتا کہ سوائے

خدا کے کچھ نہیں اور اسطرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ سواے میرے اور
کچھ نہیں ہے سب میں ہی ہوں اور جتن اپنے اختیار میں ہے اور اصل
جتن صرف یہ ہے کہ خودی کو دور کرنا فقط مسجد تیار کرانا کام پادشاہوں کا
ہے اور روزہ رکھنا اور اداے زکوٰۃ و نماز پڑھنا کام گنہگاروں کا ہے
حج کرنا کام مسافروں کا ہے روٹی کھلانا کام دردمندوں کا ہے
پرہیز کرنا کام بیماروں کا ہے غسل کرنا کام ناپاکوں کا ہے اور
عبادت کرنا کام امیدواروں کا ہے گوشہ میں رہنا کام قیدی کا ہے
خوف ورجا میں رہنا کام لڑکوں کا ہے عاشق ہونا کام عیاشوں کا ہے
خدمت کرنا کام سعادتمندوں کا ہے بیخود ہونا کام مردوں کا ہے

بیت درخانہ اگر کس ست یک نکتہ بس ست **بیت**
من ز قرآن مغز را برداشتم استخوان پیش سگان انداختم

مگر یاد رہے یہ خالاجی کا گھر نہیں ہے ❖

غزل

مجھے بیخودی یہ تو نے بھلے چاشنی چکھائی
کسی آرزو کی دل میں نہیں اب رہی سمائی
نے عذر ہے نے خطرہ ہے نے رجا ہے نے دعا ہے
نے خیال بندگی ہے نے تمناے خدائی
نے مقام گفتگو ہے نے محل جستجو ہے

نہ وہاں حواس پہونچے نہ خرد کو ہے رسائی

نہ مکان ہے نہ مکین ہے نہ زمان ہے نہ زمین ہے

دل جیو اسے میرے وہاں چھاونی ہے چھائی

نہ وصال ہے نہ ہجران نہ سرور ہے نہ غم ہے

ہے جیسے کہ خواب غفلت سو وہ نیند مجھ کو آئی

سوال دوسرا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے ✤

جواب

کل کو ایک سمجھنا دوئی کو محو کرنا یہ مکت ہے دوئی دور کرنا یہ جتن ہے

اشعار متفرق

شنیدہ ام سخنی خوش کہ پیر کنعان گفت
صنم پرست و صنم ہم صنم شکن ہمہ اوست

شنیدہ من ہمہ صدق ست و دیدہ من ہمہ حق
کہ گوش من ہمہ اوست و چشم من ہمہ اوست

خویش را حق دان و حق بین حق شوی در عاقبت
گہ انا الحق زنم ببیں ہمدان

طالب حق کہ انسان داد زراہ حق طلب
بچشم گفت حق کہ راز من ست

یہ جو ہے کون و مکان یارو یہ سب ہے لا شئے

جسے کہتے ہو جہان یارو یہ سب ہے لا شئے

نہ تو کچھ بولون نہ دیکھون نہ سنون مثل نیاز

دیدہ و گوش و زبان یارو یہ سب ہے لا شئے

عین ہستی خود توئی پس از تو چون منکر شویم

حجت ہستی تست این ہستی انکار ما ✦ ✦

نیستی ہستی ہے یارو اور ہستی کچھ نہین

بیخودی مستی ہے یارو اور مستی کچھ نہین

غزل

جدھر دیکھتا ہون جہان دیکھتا ہون
خدا ہی کا جلوہ میان دیکھتا ہون

نہ تن دیکھتا ہون نہ جان دیکھتا ہون
تجھی کو نہان اور عیان دیکھتا ہون

یہ جو کچھ کہ پیدا ہے سب عین حق ہے
کہ یک بحر ہستی روان دیکھتا ہون

اگر کوئی جانے جہان غیر حق ہے
سو مین اوسکو دھوکا گمان دیکھتا ہون

نیاز اب کہون کس سے راز حقیقت
یہ عالم سراپا گمان دیکھتا ہون

جبکہ ایسا کہا وحدہ لاشریک لا الہ الا اللہ پس اب دوسری شئے کسطرح کہی جاوے بس لا الہ الا اللہ تک بے خودی و عالم معقول ہے آگے محمد الرسول اللہ دوئی و عالم منقول ہے بیت

بندگی اور حق پرستی کچھ نہونا ہی نیاز
کچھ نہو نیکے سوا اور حق پرستی کچھ نہین

سوال تیرا

سرشت کا کرتا کون ہے کہان ہے اور کیسا ہے اور ہایا کیا ہے

جواب

پیدا کرنے والا اور پیدائش سب ایک ہے جیسے جب تک دوات مین
روشنائی ہے سیاہی کہلاتی ہے وہی جب کاغذ پر لکھنے مین آئی
طرح طرح کی تحریر مین آئی مگر اوسکو اب کوئی سیاہی نہین کہتا
نام اوسکا تحریر ہوگیا مگر اصل مین جو تحریر ہے وہ سب سیاہی ہے
پس اسطرح کل ایک ہی شے ہے وہی پیدا کرنے والا ہے وہی پیدائش ہے
بابا یعنی قدرت بھی وہی ہے کامل وناقص وہی ہے

بیت

اے برہمن اور اوسے شیخ مانین | یہ آپکا جھگڑا یہان دیکھتا ہون

غزل

یار کو ہمنے جابجا دیکھا | کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا
کہین ممکن ہوا کہین واجب | کہین فانی کہین بقا دیکھا
کہین ہو لا ت بلے وہ کہکے الست | کہین بندہ کہین خدا دیکھا
کہین بیگانہ وش نظر آیا | کہین صورت سے آشنا دیکھا
کہین ہے بادشاہ تخت نشین | کہین کاسہ لیے گدا دیکھا

کہین رقاص اور کہین مطرب — کہین وہ ساز باجتا دیکھا
کہین وہ درلباس معشوقان — پر سر ناز و اور ادا دیکھا
کہین عاشق نیاز کی صورت — سینہ بریان و دل جلا دیکھا

سوال چوتھا

جگت کیسے اور کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہی سپن سرشٹ
اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے

جواب

سب ایک ہی ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

جو ہے سو وہی ہے صورت اپنے اعمال کے موجب رکھتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کہاں ہے ست ہے یا کیا ❖

جواب

دوزخ اور بہشت وہم ہے دوئی مین صحیح ہے بیت

طمع فاتحہ از خلق نداریم نیاز عشقم اندر من خود فاتحہ خوانم تابیست

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی اجپید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے ❖

جواب

دوئی مین نام اللہ عظیم ہی بھوکے کو کہلانا اور خدمت فقرا نہایت عبادت ہے

بیت

بیا بصیقلِ توحید زنگِ دل بزدای | بتار آئنہ چہرہ نمائی آسان نیست

دوہا

مت صوفی کا نام لکھو نرگن سرگن ایک | نبدابن بیدانت مت جیو برمھ و او ایک

موافق مذہب عیسائی و اسلام

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے ؛
نجات پانا ۱۲ تدبیر ۱۲ حاصل ۱۲

جواب

ہمیشہ کی خوشی مکت ہی مگر بخوبی اوسکا بیان نہیں ہوسکتا کہ وہ خوشی کسطرحکی ہے مگر خوشی ہے اور تعمیل کرنا حکم خدا کا کہ جو انجیل مین درج ہے اور حضرت عیسیٰ مسیح پر اعتقاد لانا کہ وہ ہمارا بخشانے والا ہے کہ جس نے ہمارے گناہون کے عوض مین رنج سولی موافق انسان کے اختیار کیا اہل عیسائی کے بموجب اول انجیل کو کلام خدا یقین کرنا نہایت فرض ہے فقط اور بروز انصاف یعنی بروز قیامت صور پھونکا جاوے گا سب مردے قبرون سے اوٹھکر روبروے خدا حاضر ہون گی جنھون نے کار نیک کیے ہین مثلاً بھوکے کو دیا ہے پڑوسی کی مدد کی ہے عیاشی چوری سخت شراب نوشی نہین کی ہے رشوت نہین لی ہے انصاف کیا ہے اور خدا کی بندگی کی ہے عیسیٰ پر معتقد رہے ہین بہشت کو واسطے دوام کے بھیجے جاوین گے وہ مکت ہوئی اور جنھون نے خلاف اسکے کام کیے ہین واسطے دوام کے دوزخ بھیجے جاوین گے مگر ہم ہمیشہ دعوی کر کر نہین کہہ سکتے کہ بہشت و دوزخ دائم و قائم رہین گی خدا کو اختیار ہے جب چاہے سب کو نابود کر دیوے گناہ سابقہ کہ جو خدا کی عدل حکمی

آدم نے کی اوسکو عیسی مسیح نے بعوض اوٹھانے رنج سولی کے معاف کروائے ہین +

چونکہ اہل اسلام کے جواب ان سات سوالون کے حسب مذہب عیسائی ہین صرف اتنا فرق ہے کہ وہ بجاے حضرت عیسی مسیح کے حضرت پیغمبر کو رسول بعد کہتے ہین اور پیغمبر پر اعتقاد رکھتے ہین اور بجاے انجیل کے فرقان یعنی کلام اللہ و حدیث کے حکم کی تعمیل کرتے ہین شراب نوشی قطعاً ممنوع اور نسبت آدم کے بجاے عدول حکمی ترک اولے کہتے ہین +

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور رچتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے

جواب

تم روح اور جسم سے ملے ہوئے ہو روح اور جسم دونون خدا نے پیدا کیے ہین خدا کی انس یعنی حصہ نہین ہو مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ روح کسطرح پیدا ہوئی ہے مگر ایک شی باعقل ہے صحیح و غلط کا تمیز کرسکتی ہے اور رچتن تمھارے آدھین ہے اور خدا کی عنایت بھی چاہیے فقط جیسے بعضے شاسترون کی رو سے پایا جاتا ہے کہ ہر شے کا مادہ بیج روپ ہو کر انادی ہے مگر مذہب عیسائی و اسلام مین یہ بات نہین جائز ہے بلکہ یہ کہ بدون کسی مادہ کے خدا نے اپنی طاقت سے سب شے پیدا کی ہے +

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہاں ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

خدا نے سرشٹ پیدا کی ہے اور وہ ساری ہے زیادہ اس سے کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں یا طاقت خدا ہے شروع مین خدا نے آسمان اور زمین پیدا کیا پھر یہ حکم ہوا کہ روشنی پیدا ہووے روشنی پیدا ہوئی تاریکی و روشنی مین فرق ہوا خدا نے روشنی کا نام دن رکھا اور اندھیرے کا نام رات خدا نے حکم دیا کہ زمین مین روئیدگی پیدا ہووے زمین اور سمندر مین جانور پیدا ہووین فوراً پیدا ہو گئے خدا نے تجویز کی کہ آدمی ہماری صورت کا پیدا ہووے اور جانور بحری و بری ہوائی پر حکومت ہووے آدم پیدا ہوئے بعدہ ایک عورت مسماۃ حوا پیدا ہوئی خدا نے ایک باغ مقام عدن مین تیار کیا اور اجازت دی کہ سب درختون کے پھل کھانا مگر ایک درخت گندم جس سے تمیز برے بھلے کی ہوتی ہے مت کھانا ایک سانپ نے حوا کو اغوا کر اوس درخت کا پھل کھلوایا اور حوا نے آدم کو کھلایا ایک روز خدا باغ مین تشریف لائے اور اس عدول حکمی پر آدم و حوا کو بددعا دیکر باغ سے نکالدیا کہ عورت کو تکلیف ولادت ہوگی اور آدم کو محنت کرنی ہوگی جب شکم پری ہوگی اسلام

پیدا ہونا آدمی کا بصورت خدا اور تشریف لانا خدا کا باغ عدن مین نہین سے کہتے
اسلام کہتے ہین کہ خدا کو نہ کسی نے دیکھا ہے نہ کوئی دیکھے گا اوسکی ہاتھ پیر
وغیرہ نہین کہہ سکتے مگر وہ سارے ہے

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا استت ہے چین شرشٹ
اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے +

جواب

خدا کے کارخانہ مین ہمکو کیا دخل ہے اوسکے راز خفیہ کو ہم کسطرح پا سکتے ہین
ہم عدا ہی ہین عقل محدود پائی ہے تمکو یہ جگت بھاشتا ہے اور سچا ہے
کل کارخانۂ دنیا چھ روز مین بحکم خدا تیار ہوا ہے (دنیا)

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد
مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھ سکھ تمکو ہوتا ہے اور خدا کی یہ مصلحت ہے ہمکو اوس مین کیا دخل

ہمکو اوس سے صرف رحم و بخشایش طلب کرنی چاہیے بعد مرنے کے جیو حالت
غعاب یعنی نیند مین رہتا ہے بروز انصاف جسم کسیطرحکا تیار ہوگا روح اور
جسم شامل ہوکر حسب اعمال کے سزا پاوین گے مگر یہ بات اسلی عیسائیون
کے ہے اور مذہب کی لسنبت نہین کہہ سکتے کہ کسطرح انصاف ہوگا اہل اسلام
اس بات کے قائل نہین وہ کل کا انصاف بروز حشر ایک طرح پر
ہونا کہتے ہین مذہب اسلام و عیسائی مین آواگون نہین مانتے ہین
روح ہر روز نئی پیدا ہوا کرتی ہے اور جیسی مصلحت خدا ہوتی ہے
وہان وہ روح آکر پیدا ہوتی ہے ✤

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے بہشت ہے یا کیا

جواب

بہشت اور دوزخ ہین مگر مقام نہین بتا سکتے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سب اوپر ہے اور نام نامی واجبید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون سے ہے ✤

جواب

خدا و عیسیٰ مسیح کا نام شبد ہے حسب مذہب اہل اسلام سب سے بڑا نام اللہ اور
سب سے بڑا کرم عبادت خالص یعنی نسِ کام

دوہا

عیسائی اور محمدی آواگون نشٹھان | نہ مانین یہ اس کہو جیو نے پہچان
موافق مذہب جو کہ کرتا بھی پیدا کرنیوالا نہین مانتے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

مکت نام اوسکا ہے کہ بندھن سے چھوٹنا بندھن صرف یہ بچن ہے کہ ایک طرح کے بچن مین پھنسا ہے جب گرو پارکھی اسکو ملین تو بچن کے بندھن سے چھوٹا مین جب مکت ہووے اب گورمت کا پانا جتن ہے گورمت جب آوے جب من مت کو چھوڑے من مت کیا ہے کہ برمھ جیو ایشر جگت یہ من سے اوپجا ہے شاستر کہتا ہے کہ برمھ جگت کا بیج ہے جو بیج کا تیاگ کرینگے تو برچھ کا تیاگ نہین ہوسکتا اسواسطے برمھ و جگت دونون کا تیاگ کرو شاستر یہ کہ ایشر کو کہتا ہے سو ایشر دیکھتا نہین اور اصل پریکھ کو سمجھتا نہین کہ کون ہے

اصل پریک بچن سے ہے اوسکو شنکر ایشر کو تلاش کرتا ہے اور ایشر مجھسے ہے نہین پس بچن سے پریک ہے جب بچن کا بندھن ٹوٹے تب مکت ہووے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور میتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے

جواب

تم جیو اور روپ ہو سو جیو اور روپ ایک ہین جیسے سورج اور سورج کی کرن میتن تمھارے آدھین ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

سرشٹ کا کرتا کوئی نہین ہے آپ انادی کال سے ایسی ہی چلی آتی ہے تو نے ایسا سنا کہ کوئی کرتا ہے تجھے نے شنکا انمان کیا پر کرتا کوئی ملا نہین مایا کچھ نہین ہے

سوال چوتھا

جگت یہ کیسے کہان سے کب پیدا ہوا است ہے یا ست ہے یہ سب سرشٹ
اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے

جواب

جگت آپ ہی انادکال سے چلا آتا ہے جل سے جل مٹی سے مٹی کی طرح
سب پیدا ہوتے رہتے ہین اور نبس جاتے ہین اور بجنا
اور بنتا اسیکا نام جگت ہے ٭

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

جگت ہی دکھ سکھ ہے اور جیو ایسے ہی مرتے اور پیدا
ہوتے رہتے ہین

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا ٭

جواب

پرلوک کچھہ نہین ہے ❖

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

سب نام جگت کے ہین گورست بڑی ہے اور رگورو کی ٹہل سب کرمون مین اوتم کرم ہے ❖

دوہا

نہین کرتا کوئی جگت گورسر جب بنے آپ
بندرابن یہ ناستی کہو پتر بن باپ

موافق جین دہرم کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

کرم کے بندھن سے چھوٹنا مکت ہے مگر مکت اوسوقت ہوگی جبوقت
کال اپشر پرالبدہ سبھاو آتما کا پرنام شامل موجود ہونگے اب پنجپم کال
ہے اسوقت مین مکت نہین ہوسکتی جتن یہ ہے کہ کودیو گورو کودھرم کا
تیاگ اوسکو متھیات کہتے ہین جیوکا مارنا جھوٹ بولنا چوری کرنا وغیرہ
انکا تیاگ اسے ابرت کہتے ہین کرودہ مان مایا لوبھہ انکا تیاگ
اوسکو پرمادے کہتے ہین من بچن کایا کا نرودہ کرنا اسکو یوگ کہتے ہین
تات پرج ان تیاگون کا یہ ہے کہ راگ دوابکھیہ کا اتینت ابھاو ہوجاوے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا پرالبدہ یا اپشر کے

جواب

تو آج امر سنجوگی یوگی ہے جتن تیرے اور پرالبدہ کے آدھین ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان سے کیا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

سرشٹ چار پرکار کی ہے اناد انت یعنی نہ آد ہے نہ انت ہے

آد ہے انت نہین آد نہین انت ہے آد بھی ہے انت بھی ہے
سرشٹ اور کرتا کی مانن ادھکاری پرت ہے ✢

سوال چوتھا

جگت اور جین سرشٹ مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

جگت ست بھی ہے است بھی ہے ادھکاری پرت اور تجھکو بھاشتا ہے

سوال پانچوان

دکھ اور سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

اگیانی کو جنم سنسار مین موافق شبھ اشبھ کرم کے دھرنا ہوگا اور
جو پورا اگیانی نہین ہے کچھ اگیان رہ گیا ہے اوسکو سکھ بیٹھ ملیگا
اور پورے گیانی کو جنم نہین ہوتا

سوال چھٹا

پرلوک ستّ ہے یا کیا

جواب

پرلوک ستّ بھی ہے اور استّ بھی ہے حسب ادھکار

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور سب مین اوتم کرم کونسا ہے

جواب

سب مین اوتم کرم دیا دان دم اور پارس ناتھ کی پوجا ہے

دوہا

جین دھرم اس چھینیا کلجگ بکت نہوے
بندرابن جیون دیا کہا دھرم مکھ سوے
برسبیل موقع ہدایت سے چرچا مین بھی بعضے مذہبون کا ذکر آیا ہے
اور کرم اپاشنا گیان حال شرح درج ہوا ہے

دوہا

پنتھ سرب اور تن کے لکھے جواب و سوال

بندرابن جیت سے پڑھیں سارے مکت تت کال

فصل دوسری ہوئی تمام گلاب باڑی اسکا نام

کانٹے سے بچنا ہے کام جنو پھول نہیں ہوتی شام

بہار بندرابن
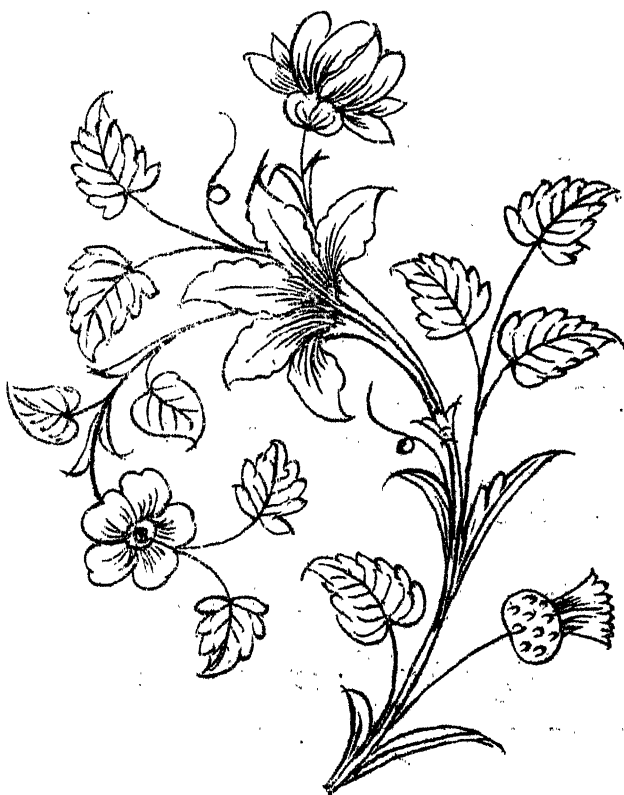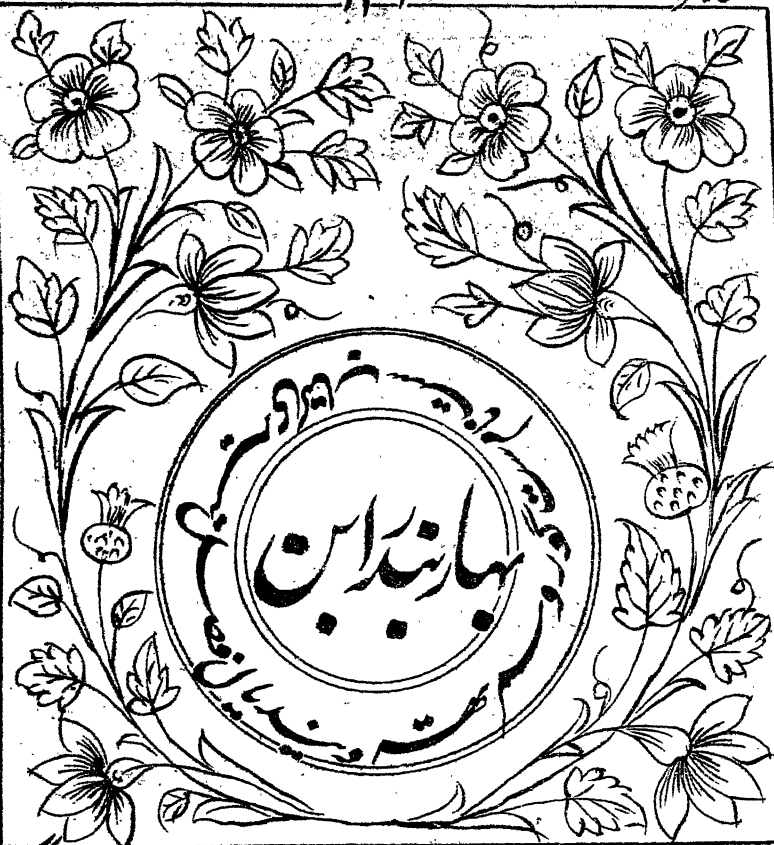
مؤلف کی رائ نسبت اختلافات جو باہم شاسترون اور دیگر
مذہبون مین واقع ہی اور ست سنگ یعنی صحبت فقرا و نقصان
کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار و فوائد دیا دھرم
سیل سنتوکھ اودارتا براگ و عبادت وغیرہ

جو کہ اکثر مذہبون اور متون کا سدھانت یعنی اصل منشا نسبت مکت
یعنی نجات اور بعضے دیگر مراتبون کے دوسری فصل کے سوال جوابون
سے معلوم ہوتا ہے مگر ممکشی یعنی طالب مکت کو یہ سندیہ اور دبدھا
کھڑی ہوگی کہ کون سدھانت اوتم اور صحیح ہے کہ جسکے حاصل

کرنے مین پیروی کرون سب اپنی اپنی کہتے ہین سب مین جھگڑا دکھتا ہے
کوئی کرم کو ڈھاتا ہے کوئی اپاسنا کوئی گیان کو کوئی جوگ کو
کوئی جگت کو ست کہتا ہے کوئی اَست کہتا ہے کوئی ایشر کو مانتا ہے
کوئی ایشر کا ابھاو کرتا ہے کوئی جیون اپنے آدھین کہتا ہے
کوئی ایشر کے کوئی دونون کے آدھین کہتا ہے کوئی پرالبدہ کو
مکھ کہتا ہے سوا اسکے ایک ہی مذہب والا دس طرح کے بچن
ایک جگہ جگت وایشر کی ستتا دکھلاتا ہے دوسری جگہ اَست کہدیتا ہے
کہین کرم جپ تپ پوجا تیرتھ برت مورتون کی پوجا نام کا سمرن
قائم کرتا ہے کہین ان سب کا ابھاو کراتا ہے پھر آپسمین بھی شاسترون مین
جھگڑا دکھتا ہے یہی حال پراتون کا بھی ہے اور پھر سب بید کی گواہی دیکر
اپنی کہن یعنی سدھانت کو ثابت کرتے ہین کوئی کسی دیوتا کی مہمان
کرتا ہے کسی دوسرے کی نندا کرتا ہے کشن پران مین کشن جی کی مہمان ہے
شب پران مین شب جی کی مہمان ہے دیبی پران مین دیبی جی کی مہمان
سورج پران مین سورج کو سب سے بڑا گایا ہے گنیش پران مین
گنیش جی کا سب سے بڑا ادھکار کہا ہے ایک مقام پر سورج کو صبح کو
ارگ دینا درست بتایا ہے ایک جگہ پر پیش از طلوع آفتاب ارگ دینا اوتم
کہا ہے کوئی بید شاستر کی مہمان کرتا ہے کوئی نندا کرتا ہے کوئی بدیا کی
مہمان کرتا ہے کوئی خلاف اوسکے کہتا ہے کوئی سادھو گورو کی سیوا کو
مکھ گاتا ہے کوئی کرم اپاسنا گیان دھیان جوگ جپ تپ پوجا

تیرتھہ برت سب ہی کو اچھا کہہ دیتا ہے پرمارتھی دھن کی نندا کرتے ہین
دنیا دار دھن کو برا کہتے ہین کوئی نیکنامی کو سب سے اچھا کہتا ہے کوئی کہتا ہے
نیکنامی بھی جگت کے لیے ہے پرمارتھہ دوسری چیز ہے کوئی کہتا ہے
ایکانت رہنا اچھا ہے کوئی کہتا ہے درس پرس اور ملنا اچھا ہے
غرض اکثر انسانون کو ایسے ایسے سندیہ اور چنتا اکثر ستاتے ہین
بلکہ ست سنگ اور پرمارتھہ سے انجان کرا دیتے ہین مگر ایسے سندیہ اور
شک دل مین لاکر پرمارتھہ نکرنا یا دوسرون کی نندا یا کرنا اپنی کم سمجھی سے
ہے اگر انسان کمن کے بھید اور اپنے ادھکار سے واقف ہووے
اور تیچھہ بات کو چھوڑ دے تو ایک سندیہ بھی پاس نہ پھٹکے اور سب
اچھے دکھین اب ایک موٹا اور پرسدھ درشٹانت سنیے ایک شخص کے
مثال ۱۲
چار لڑکے ہین چارون کی عمر عقل ذہن رچے چلن اور بدن مین ایک
دوسرے سے فرق ہے اور باپ کا مطلب یہ ہے کہ چارون روزگار
کرین گھر سنبھالین نیک چلن ہووین اور خوش رہین اور دوسرون کو
خوش رکھین اب اگر باپ ایک ہی سکھشا (نصیحت) دیتا ہے تو کام نہین چلتا
کسواسطے کہ عمر و عقل وغیرہ مین سب کے فرق ہے اب اوسکو ضرور ہوا
کہ حسب استعداد و لیاقت فی زمانہ ہر ایک کو علٰحدہ علٰحدہ سکھشا دیوے
جو کہ سب سے بڑا لڑکا لکھا پڑھا ہے ہوشیار ہے عمر پچیس ۲۵ تیس ۳۰ برس کی
رکھتا ہے تندرست ہے بیاہ شادی ہوگیا ہے اوسکو اب باپ سکھشا
نوکری کرنے کی دیتا ہے اور نوکری کے قاعدون اور فائدون کی

سمجھاتا ہے اگر وہ لڑکا تعریف اور سکھہ سوداگری اور زمینداری وغیرہ کے
بیان کرتا ہے تو باپ اوسکا ہزارون عیب اور نقصان اوسمین دکھلاتا ہے
اور نوکری کو سب طرح مفید کہتا ہے دیکھو نوکری ہین عزت بڑی ہے دس روپیہ
کے متصدی کی عزت کھیتی سے زیادہ ہوتی ہے دو تین پہر نوکری کی پھر
چھٹی ہے معزز لوگون کی صحبت میسر آتی ہے علم و عقل کی ترقی ہوتی
رہتی ہے حکومت ہوتی ہے نام روشن ہوتا ہے ہزارون کی کاربراری
ہوتی ہے بڑی رجوعات رہتی ہے اور سوداگری وغیرہ کیا ہین خیر پیٹ
بھر لینا ہے نہ علم میسر آتا ہے نہ چندان عزت ہے گھر گھر پھرنا پڑتا ہے
اسامی ڈوب جاتی ہین دن ورات فکر لینے دینے کا رہتا ہے جھوٹ
بہت بولنا پڑتا ہے چونکہ لڑکا لکھنے پڑھنے مین رہا تھا اوسکو حسب
باپ کی فہمایش کے نوکری ہی آسان اور مفید معلوم ہوئی تب تلاش
مین چل کھڑا ہوا نوکری پائی اوسکا مطلب پورا ہوا دوسرا لڑکا بیس برس کی
عمر رکھتا ہے کچھہ تھوڑا سا پڑھا ہے ذہن بھی بہت اچھا نہین ہے
تندرستی مین بھی فرق رہتا ہے گفتگو مین بھی ربط واجبی ہے اس لڑکی کو
باپ واسطے سوداگری و دکانداری کے ہدایت کرتا ہے اگر لڑکا نوکری
کرنے کو کہتا ہے تو باپ نوکری مین ہزارون عیب نکالکر کہتا ہے
کہ نوکری غلامی ہے ہر وقت حاکم کا خوف رہتا ہے دیس گھر چھوٹ جاتا ہے
بیگانون کے ساتھہ کام پڑتا ہے کل فکر اپنے ذمہ ہوتی ہے اور گنی گوڑیان
ملتی ہین نوکری مین کوئی سکھہ نہین پر آدھین سپنے سکھہ ناہین

اور سوداگری مین یہ سب باتین میسر آتی ہین گھر کی بادشاہت ہے
نہ کسیکا حکم سہنا پڑتا ہے روٹی کری کرائی ہاتھ آتی ہے رات کو گھر مین
سونا ملتا ہے سیکڑون آدمی کی بھیڑ بھاڑ رہتی ہے وقت پہ قابو ہوتا ہے
جب چاہا کام کیا جب نچاہا نہ کام کیا کچھہ بہت سا علم نہین چاہتا اور ایسے
پیشہ والے دیکھو کیسے خوش ہین بڑے بڑے مکان تیار کراتے ہین ہزارون
روپیہ کی دولت ہے کسیکی پروا نہین رکھتے لڑکے نے اپنا حال دیکھکر
اور باپ کی نصیحت سنکر نوکری سے ہاتھہ اوٹھایا سوداگری کرنے لگا مطلب
باپ بیٹے دونون کا پورا ہوا تیسرے لڑکے کی عمر بارہ ۱۲ برس کی ہے
اوسکو واسطے تحصیل علم کے تاکید کرتا ہے اور فائدے علم کے سناکر
کہتا ہے کہ جو لکھے پڑھے ہین گھوڑون پر چڑھتے ہین عیش کرتے ہین
اور کھیل کود کے نقصان دکھلا کر کہتا ہے جو کھیل مین رہتے ہین بدمعاش
ہو جاتے ہین روٹی کھانے کو نہین ملتی مکتب جانے کو رغبت دیتا ہے
بروقت ضرورت خوف دکھلا کر کہتا ہے کہ نکال دونگا تجھکو کھانیکو نہ دونگا
تمام رات کوٹھری مین بند رکھونگا اگر کہنے سے نہین مانتا تو مارتا بھی ہے
اور کسی موقع پہ دم دلاسا بھی دینے لگتا ہے پیار کرتا ہے خود کھیل بھی
کھلاتا ہے اگر لڑکا گھر سے باہر جانے مین ڈرتا ہے تو اوسکو ہمت بندھاتا ہے
اور کہتا ہے کہ بدون باہر جانے کے علم کیسے آویگا اور گھر کے رہنے سے
لڑکے خراب بھی ہو جاتے ہین اور دوسرے لڑکے تیرا نام ڈرپوک نا
رکھدینگے اور باہر جانے مین تو بڑی سیرین دیکھنے مین آتی ہین اور

دیکھیے تجھسے چھوٹے چھوٹے لڑکے دن رات باہر پھرا کرتے ہین اب دیکھیے تیجے
اس لڑکے سے کچھ نقصان یا فائدہ نوکری اور سوداگری کا نہین بیان کرتا
جس بات سے مطلب ہے اوسکی تعریف بدرجۂ اتم کرتا ہے اب چوتھا
لڑکا پانچ برس کی عمر کا ہے اس لڑکے کے لیے باپ کھیل کا سامان بنایا
کرتا ہے کھلونے لاتا ہے اوسے کھلاتا ہے اوس سے ہنسا کرتا ہے اوسکی
بے ادبیون کو ناز سمجھتا ہے اوس سے دن رات جھوٹی جھوٹی باتین
کرتا رہتا ہے جھوٹے اقرار کیا کرتا ہے اور جو چیز کہ اصل مین بھی
نہین ہے اوسکے بھی ہونے کا اقرار کر دیتا ہے اگر لڑکا باہر نکلتا ہے
تو اوسکو باہر جانے کو منع کرتا ہے کہتا ہے باہر جانا اچھا نہین ہوتا چور
پکڑ لیجا دے گا اور جو کوئی چاہیگا تجھے مار لیگا باہر کبھی مت جائیو گھر
سے باہر پیر رکھنا بہت برا ہے لڑکا بباعث خوف و رجا گھر سے باہر نہین جاتا
گھر مین کھیلتا ہے لڑکے کو بھی اچھا اور باپ بھی راضی اوس لڑکے سے
لکھنے پڑھنے کو نہین کہتا علم نوکری و سوداگری کے فائدہ نہین سناتا
اب ذرا غور کرنے کی جگہ ہے فرمائیے باپ کی علٰحدہ علٰحدہ نصیحتین چارون
لڑکون کو درست ہین یا نہین ظاہر ہے کہ بہت مناسب ہین کہ چارون لڑکون کا
کام نبتا ہے اور دیکھیے کہ اوس شخص نے اول نوکری کی تعریف اور دکانداری کی
مذمت یعنی نندا اور دوسری جگہ نوکری کی مذمت سوداگری کے فائدہ
ایک جگہ باہر جانے کے فائدہ اور گھر رہنے مین نقصان اور ایک جگہ
گھر رہنے مین فائدہ اور باہر جانے مین نقصان کہے بعضی باتین

بالکل صحیح کہین بعضی خوف ناک یعنی ڈرکی بعضی طمع یعنی لالچ کی کہین بعضی جگہ
اچھی بات کو برا کہا بری کو اچھا کہا مگر کوئی اوس شخص کو جھوٹا نہین کہتا ہے غلط
کہتا ہے بلکہ عقلمند سمجھہ والا کہلایا جاتا ہے اب اگر لڑکے باپ کی گواہیان
دے دے اپنی اپنی بات کو ثابت کرین اور ایک دوسرے کو تاراج کرین
یا غلط کہین تو سوا ے فساد کے اور کیا نتیجہ ہوگا اور سمجھنے والا ان لڑکونکو
نادان ہی سمجھے گا اب دیکھیے کہ جس لڑکے کو باہر جانے کے واسطے منع
کیا ہے اوسکو بھی تھوڑے دن بعد باہر جانے کو اجازت دیگا اور گھر مین
رہنا بڑا تباوے گا اب جو لڑکا طفولیت یعنی عمر لڑکپن مین گھر مین رہے گا
وہ بیشک خوش رہیگا اور عمر کے پہونچنے پر خود باہر جاوے گا اور باہر کے
فائدہ معلوم کرے گا اور باہر جانے کی تعریف بھی کرے گا اور اگر باپ کے
کہنے پر لڑکپن مین عمل نکرے گا اور کاشکے باہر جانے مین کوئی فائدہ بھی ہو جاوے
تو پھر آخر مین خراب ہی ہوگا مگر جب ایک بات مین پختہ ہوگا تو دوسری
مین خود لگ جاوے گا اور فائدہ اوٹھاوے گا باہر بھی جاوے گا سوداگری
بھی کریگا نوکری بھی کرے گا اور طفولیت مین گھر رہنے سے یا پکا بھی یہی مطلب
ہے کہ آخر مین نوکری کرے اور دیکھو بعضون کو کس حکمت سے سمجھانا
پڑتا ہے کسی راجہ کا لڑکا تھا مطلق نہین پڑھتا تھا اور شوق کبوتر بازی کا
رکھتا تھا اکثر اوستاد مقرر ہوئے مگر کسی سے نہ پڑھا راجہ نے
لاچار ہوکر پڑھانا چھوڑ دیا اس عرصہ مین ایک شخص نے آکر کہا کہ
مین پڑھا دونگا غرض اوسکو نوکر رکھا اس شخص نے اول راجہ کے

لڑکے سے محبت و یاری پیدا کی اور اگر شوقِ کبوتر تھے تو شوق اور خرید وا کر دے
کر اوئے اور آپ راجہ کے لڑکے کے ساتھ شامل ہو کر کبوتر اوڑایا کرے
اور شخص راجہ کے لڑکے سے فرمایش کیا کرے کہ فلانا کبوتر لاؤ وہ کبھی
کبھی اور کا اور لے آیا کرے اب اوستاد نے کہا کہ دیکھو جب تک کبوترون
کے نام نہ رکھے جاوینگے اور تمکو بخوبی پہچان نہو گی تب تک
سچے کبوترباز نہ کہلاؤگے راجہ کے لڑکے نے کہا کہ درست ہے اوستاد
نے الف بے تے ثے جیم وغیرہ نام کبوترون کے رکھے
اور اوس لڑکے کو یہ حرف یاد کروائے مگر اب بھی خوب پہچان نہوئی اکثر
شناخت مین بھولجاتا اور پشیمان ہوتا اب وہ خود اوستاد سے
کہنے لگا کہ مجھے اسطرح تو ہر ایک کبوتر کا نام یاد نہین رہتا اوستاد
نے کہا کہ حرفون کا لکھنا سیکھ تو پہر سب کبوترون پر نشان حرفون کے
کر دئے جاوینگے تم بآسانی پہچان لیا کروگے اب لڑکے کو شوق حرفون
کے لکھنے کا پیدا ہوا وہ لڑکا لکھتا بھی ہے اور پڑھتا بھی ہے اسیطرح
اوسکو کچھ تحصیل ہوئی اور لکھنے پڑھنے کا مزہ آنے لگا تھوڑے عرصہ مین
کبوتربازی تو چھوڑ دی اور تحصیل علم مین مشغول ہو گیا دیکھئے کس حکمت سے
پڑھایا اور جو کہ شاگرد کو طمع دی تھی اوس طمع کے پورا کرنے سے
اوستاد کا مطلب نہ تھا بلکہ اوس سے علحدہ کروا کر مطلب پڑھانے
سے تھا اسیطرح اس جگت مین بھی بہت سے ایسے جیو ہین کہ سیطرح
تحصیل مین لگتے اونکو ایسی ہی طرح جب سیکھ ہوتی ہے تو شوق

پیدا ہوتا ہے اور دیکھو ایک ہی بیماری پر حکیم دس بیماروں کو علیحدہ علیحدہ دوا
بتاتا ہے وہ فائدہ بخشتی ہے اگر ایک ہی دوا بتا دیوے تو سبکو نقصان
کیصورت ہے اب اگر مریض آپسمین لڑین کہ نہین میری دوا درست ہے تیری
بری ہے تو کیا حاصل ہے ایک مریض کو نسخہ دو پیسے کا لکھا ایک کو دو
روپیہ کا ایک کو کھچڑی کھانے کی اجازت دی ایک کو منع کیا ایک کو روٹی
بتائی ایک کو دال بتائی اب دیکھ لیجیے جیسا مریض ویسی دوا اور ویسا ہی کھانا
اور ویسا ہی پرہیز اب اگر مریض اپنی اپنی دوا کرین اور حسب کہنے حکیم کے
کھانا کھاوین تو آرام ہونا ممکن ہے جس مریض کو روٹی کھانا منع کیا تھا
جب اوسکا مرض دور ہوگا حکیم خود روٹی کھانا بتا دیوے گا بلکہ کھچڑی کھانے
مین نقصان کہے گا اور یہی بات ہے کہ جب مریض کا دکھ دور ہو جاویگا
خود روٹی کی چاہ کریگا کچھ کسیکو بتانے کی ضرورت نہوگی پر جبتک
کہ اوسکے مرض موجود ہے اگر کوئی روٹی کھانے کو کہے تو دشمن ہے
کھیر کھانا اچھا ہے مگر تندرست کو تلوار چلانا اوسکو درست ہے جسکو ترکیب
چلانے کی آتی ہے اور جس شخص نے ابھی لکڑی بھی نہین پھینکی اگر وہ تلوار
چلاوے گا تو ایکدن اپنا ہی گلا کاٹ مرے گا اب جو شخص ان مثالونکو
بخوبی سمجھے گا اوسکو کوئی شک معرفت کے حاصل کرنے مین نہ پیدا
ہوگا سمجھے گا بید شاستر کا کہنا ادھکاری بھیت ہے روچک بھیانک
جھار تھ مین طرح کی بانی ہے دیکھو بھاگوت مین خود سری کرشن جی
مہاراج نے کرم اوپاسنا کو کس قدر وڑیا ہے اور کسقدر

مہمان کی سے کہ ہنا یت نہین اور کہین گیان سے بچن بھی کہے جب
اودھو جی سب دھرم سن چکے تب پوچھا کہ مہاراج سب مین اُوتم متسا
کون سے ہے تو مہاراج نے فرمایا ایکادسکا

شلوک

امینگ سرب کلپا نا نک سدھری چینو متو مم
مدبھاو سرب بھو تکھو من و باک کاے برت بہی

اسکا ارتھ یہ ہے کہ سرب متون مین بڑا مت یہ ہے کہ من بانی کایا
کر کے سرب بھوتون مین مجھکو بیاپک دیکھے پہر اودھو جی نے کہا کہ
مہاراج کہین آپ نے دیہ و کرم سرگ و نرک کو ست کہا ہے کہین است
سا کہا ہے جب مہاراج نے فرمایا

شلوک

چھایا پرت یا بھجہ جا بھاشا ہے است پد ارتھ کار نا
اوینگ وی ہا دیو بھاو یج چیتھہ مرت بتو بھیم

اسکا ارتھ یہ ہے کہ جیسے چھایا اور کوئی اور گنبذ کی آواز جھوٹی ہوتی ہے
پر اوس سنے کا رج نکلتا ہے اسیطرح دیہ بھی است ہے پر کارج نکلتا ہے
نسبت سُرگ وغیرہ سے مہاراج نے فرمایا

شلوک

پرو کش با دو بیدو بنک بالا نام من شا سنا
تہہ کم پا بتھے سیدہ و روچین ارتھسہ پھل شرتی

اسکا یہ ارتھ ہے کہ جیسے بالک کو لالچ دکھایا جاتا ہے ایسے ہی شرتیوں کے
پھل ہین اور جو کسی شاستر مہاتمان کی بانی ہین جو دوسرے کی نندا ہے
وہ اصل مین نندا یا نہین ہے مگر ادھکاری کی ایک طرف کی دڑھتا
کے لیے دوسرے کی نندا کردی ہے اور جب کرم کی مہمان کی ہے تو کرم ہی
کو بہت بڑا دکھایا ہے اگر بڑا نہ دکھاوین تو کرم مین رُچی کیسے ہووے
اسیطرح اوپاشنا وغیرہ کے نسبت سمجھنا چاہیے اور جو اپنے اپنے
اِشٹ اور دیوتا کو بڑا ٹھہراتے ہین یہ بھی اوسیطرح درست ہے دیکھو
جسوقت کام پیرون سے نکلتا ہے تو پیرون ہی کی تعریف ہوتی ہے
ناک کان آنکھین زبان اگرچہ پیرون سے اوپر اور زیادہ مطلب کے
بھی ہین پر اونکی تعریف نہین کرتا اگرچہ آنکھ ناک کان کو چھوڑ تو ڑ
نہین ڈالتا ہے مگر دوسرے کے سمجھانے کو پیر کی تعریف
مین آنکھ ناک کان کی بھی بیقدری کرجاتا ہے اوس کا مطلب یہ
ہوتا ہے کہ ایک طرف کی نشچے پوری ہووے۔ اور نندا کرنے سے
ایک یہ بھی دوسرا مطلب نکلتا ہے کہ جب کوئی اشٹ اپنے کی نندا
سنتا ہے تو وہ خوب دل سے اوسکی بچائی کے واسطے اپنے اشٹ کی
طرف لگتا ہے اور باریک باریک باتین سیکھتا ہے جس سے اپنے
اشٹ کی بچائی کرسکے جب اپنے اشٹ مین بچا ہوا اوسکا چت سیدھا
ہوا اب اوپر کیطرف اوسکی برتی چلتی ہے وہ اوسکو خود راہ دکھلاتی ہے
جیسے بہتا پانی آپ اپنی راہ تلاش کرکے ندی مین جا ملتا ہے اب

نندیا اور استت کی ایک ... کیفیت سنیے دیکھو کبوتر بازی و شطرنج کھیلنا
و نشہ بازی بری ہین مگر جو لڑکا کہ توجہ طرف چوری جوئے بازی و بدفعلی کہ جو
سخت عیب ہین رکہتا ہووے تو اوسکو ان سخت عیبون سے بچانے کے
واسطے ایسی ضرورت ہوتی ہے کہ بعضے عیبون کی کہ جو نسبت سخت
عیبون کے سبک ہین تعریف کرنی ہوتی ہے کسواسطے کہ بدون کسی طمع
کے تو اوس لڑکے سے وہ سخت عیب چھوٹ نہین سکتا پس دوسرے
عیب کی تعریف کر کرا وسکو اوس سخت عیب سے بچایا جاتا ہے جسکو
جوئے بازی چوری کا شوق ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ جوا کھیلنا
برا ہے ہان کبوتر بازی اور شطرنج کا کھیلنا اچھا ہے کبوتر بازی مین سیدا
بھی ہے اور دل لگی بھی ہے شطرنج کھیلنے سے عقل و غور کی زیادتی ہوتی
ہے اب چوری جوئے بازی سے باز رہ کر کبوتر بازی اور شطرنج کھیلنے
مین مصروف ہوا اب اوسے نقص کبوتر بازی اور شطرنج کھیلنے مین
دکھائے جاتے ہین تعریف علم کی سنائی جاتی ہے تب وہ کبوتر بازی
اور شطرنج کھیلنے سے پرہیز کر کر تحصیل علم مین مشغول ہوتا ہے
اسیطرح اکثر کلام شاسترون و مہاتماؤن کے بھی ہین دیکھیے بعضے
شاستر مین ایسی ہدایت ہے کہ جو کوئی اپنے دشمن کا نقصان
چاہے تو فلانے کرم کرے اب دیکھیے یہ کرم کچھ اچھا
نہین ہے مگر بہ نہایت تعریف کی ہے اب مطلب اس سے یہ ہے
کہ جو شخص اپنے دشمن کا نقصان چاہتا ہے وہ شب و روز تدبیر

مین رہتا ہے اور نہایت سخت بد فعل کرتا ہے اب اوسکو سخت بد فعل
سے چھٹانے کے واسطے یہ تجویز مناسب ہوئی کہ وہ پوجا جپ کرے
اب دیکھیے بہ نسبت اور تدبیرون کے یہ تدبیر اگرچہ اصل مین بری ہے
افضل ہے جب وہ پوجا کی طرف رجوع لایا اول نیک فعل ہوا اگر وہ
زیادہ نہ بھی سمجھا تو بھی پہلے سے اچھا رہا اور اگر پوجا کی حالت مین
سمجھ گیا تو بس مطلب براری ہوئی اب وہ بجاے دشمن کے
نقصان کے اپنے ہی من کو سمجھانے لگا اب جس مقام پر کہ سمجھانے
والے نے تعریف کبوتر بازی کی کی ہے تو اوس نے مطلب سے کی
ہے مگر دوسرے مذہب والا اوسکو بالکل کاٹتا ہے اور اسیطرح
ایک ایک سے مطابق نہین ہوتا مگر اصل مین غور کیجیے تو واسطے دور
کرنے عیب چوری کے کبوتر بازی مین مصروف کرانا برا نہین ہوتا اور
جسنے نندیا کی ہے وہ بھی غلط نہین ہے جو شخص ایسے نکتہ کو
سمجھ لیوے تو پھر اختلافات شاستر وغیرہ مین دکھکر ست سنگ
سے باز رہی اور جو ست سنگ کیے جاوے گا وہ بیشک آہستہ آہستہ
راہ راست پر بھی پہونچ جاوے گا اور جو اپنے اپاشٹ کی مہمان
کرتا ہے اور دوسرون کی نندیا کرتا ہے تو اوس وقت اگر اوسکا
اوپاشٹ سرگن بھی ہووے تو بھی اپنے اپاشٹ کو نرگن روپ سرب
بیاپی ٹھہرا کر دوسرے کے اوپاشٹ کو صرف سرگن روپ مین
قائم کرکر منسوخ کرتا ہے مگر وہ سرگن بھی اوس نرگن سے باہر نہین ہوتا

اور اگر ہند یا پر خیال کیا جاے تو کوئی دیوتا کوئی مہاتما ن کوئی ست کوئی اچارج
کوئی پشتک ایسی نہین ہے کہ جسکی کہین نند یا نہو پس سبکو
چھوٹا سمجھنا چاہیے اگر ایسا سمجھا تو بس اب کرنے کو کیا ۔ ہاں کسکی اپاسنا
کرو اور گیان کو تو ٹھکانا بھی ہے پر اپاسنا تو مطلق ہی جاتی رہی دیکھیے
کسی مقام پر پانچون دیوتا کے اوپاشک ملے آپس مین جھگڑا ہوا
بشن کا اوپاشک کہتا ہے کہ بشن ہی بھگوان ہین اور مہادیو سورج
دیبی گنیش اونکے داس ہین اور بشن بھگوان ستیل سروپ اور
پالن ہارے ہین اور بشن بھگوان چارون دیوتا کی ہمیشہ رکشیا کرتے
حفاظت
آئے ہین اور مہادیو تو بھرشٹ ہین جنکے درشن سے چت ملین ہوتا
ہے گلے مین ہاڑون اور کھوپڑیون کی مالا پہنی ہے سانپ پڑے
لٹکے ہین یہ سنکر مہادیو کا اوپاشک بولا واہ مہادیو بڑے ہین کیونکہ
دیکھو اور سب دیو ہین اور شیو مہادیو ہین کہو دیو بڑا یا مہادیو بڑا اور سب
بنانا تو عورتون کا کام ہے اور مہادیو کی سمادرشٹی ہے جیسا پھول ویسا
ہار یہ شکت اور دیوتا مین نہین ہے دیبی کا اوپاشک بولا کہ سب دیوتا
مردہ کے سمان ہین جبتک شکت نہوگی کوئی کچھ نہین کرسکتا اسلیے
شکت مکھ ہے اور سب دیوتاؤن کی جان ہے گنیش کے اوپاشک نے
طاقت ۱۲
کہا کہ دیکھو ہر کارج مین پہلے گنیش جی منائے جاتے ہین اسواسطے گنیش جی
بھگوان ہین سورج کے اوپاشک نے کہا سنو سب دیوتا اندھے
ہین جب تک سورج کا پرکاش نہو کوئی کچھ نہین کرسکتا اب غور

غور کیجیے پانچوان دیوتاؤن کی مذمت ہوئی اب کیا کروگے پس اسکا فیصلہ وہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ ہر ایک نے اپنے دیوتا کو نرگن سرب بیاپی تقرر دیا اور دوسرے کے دیوتا کو سرگن قائم کیا اسیطرح شاستر اور دیوتا وغیرہ سب ایک ہی کے انگ ہین کسکو غلط کہنا درست ہے اپنے بدن مین سے کونسی چیز کو دور کرنا اچھا معلوم ہوگا اپنے اپنے وقت پہ کیا پیر کیا ہاتھ کیا آنکھین ناک کان وغیرہ سب ہی تو کام دیتے ہین مگر ہان وقت اور موقع اور ضرورت کام لینے کان سے ہے اور جو وہ کام ناک سے لیا جاوے تو کب پورا ہوگا ✣

دوہا

ندیا او ترونا وسے کیا اکرے جہاج
جو جا کو سوار تہہ کرے سو تا کو مہراج

اور ظاہر ہے کہ ایک شخص دو روپیہ دوسرا دس تیسرا اسّو چوتھا ہزار پیدا کرتا ہے سب ہی کا نام کمائی ہے اور جو دو روپیہ کا پیدا کرنے والا ہے وہ کبھی ہزار بھی پیدا کر سکتا ہے مگر جو مطلق نہین کماتا اوس سے کیا امید اب خلاصہ یہ ہے

دوہا

سب ہی مارگ سائیان آگے ایک مقام
جو ہی سمجھ ہو رہا واہی سے تینے کام ✣

سبکو یہ سمجھنا مگر جس سے آپکو کام پڑا ہے یا پڑے اوسکو خاص کرکے

بر انھچھنا یہی تو بہت درست ہوگا ایک مثل ہے کہ کوئی شخص گھٹ درشن
یعنی سب متقصد کے سادھون کی سیوا کیا کرتا اوس نے ایک بار سادھون کا
بھنڈارا کیا سب بھیکھ کے سادھ جمع ہوئے سب کو بہت اچھی طرح ایک سے
بھوجن کرائے جب سادھ بھوجن کر چکے تو اوس نے پرشادی اپنے
گورو کی پتّل مین سے لی اور مین سے نہ لی کسی سادھ نے کہا کہ کیون
بھائی یہ فرق کیون کیا جب کی پتّل مین سے پرشادی لینی تھی
اوس نے جواب دیا کہ مہاراج سنئیے جب کہ لڑکی کی شادی ہوتی ہے
اور جس وقت برات آتی ہے تو براتیون کی دولہے سے زیادہ
خاطرداری ہوتی ہے مگر لڑکی کا ہاتھ لڑکے ہی کو پکڑایا جاتا ہے
سو مہاراج آپ سب براتی ہین اور گورو دولہے کی جگہ
ہوتے ہین اسواسطے اتنا فرق کیا سادھ خاموش ہوئے
اب دیکھو کوئی پوجا کرتا ہے کوئی جپ کرتا ہے کوئی تیرتھ نہاتا ہے
کوئی دھیان کرتا ہے کوئی گیان کہتا ہے کوئی دان دیتا ہے سب
پرمارتھی ہی تو ہین پس کسیکو برا کہنا نہین بنتا اب یہ تسکا ہوگی کہ جو
جسمین لگا ہے وہ اوسی مین لگا رہے گا تو آگے کو کسطرح بڑھیگا اسکو
اسطرح سمجھنا چاہیے کہ جب کسی مارگ مین پکا ہوے گا تب خود بخود اوسکو
تلاش پیدا ہوگی دیکھیے اول شروع مین لڑکے مہادیو کی پوجا
کرتے ہین تو صرف پھول پتی چڑھانا جانتے ہین یا گھنٹا
بجانا مگر جب دوسرے کو آرتی کرتے سنتے ہین تب آرتی کا

شوق ہوتا ہے پنڈت کے پاس سے آرتی سیکھتے ہین جب آرتی
سے ایسا معلوم ہوا کہ مہادیو کیلاش باشی ہین تو اب کیلاش کا حال
جاننے کی آرزو ہوئی اب کتھا بارتا سننے لگا اوس مین رچی ہوئی
سنتے سنتے اپاسنا مین دخل ہوا سادھ سیوا کرنے لگا اب گیان
دھیان کے بچن بھی سننے مین آنے لگے اونکو سنکر اونکے مطلب کو
دریافت کرنے لگا غرض آہستہ آہستہ ٹھکانے سے جا پہونچا دیکھیے
صرف پھول چڑھانا اور گھنٹا بجانا ہی تو مکت داتا ہوا ہان اگر عمر بھر پھول
پتی اور ٹھن ٹھن مین ہی رہے تو خیر جیسے کتھا گھر رہے ویسے ہی یہ بھی
مگر اونسے تاہم اچھے ہین کہ جو کبھی مندر مین بھی نہین جاتے ہین اونکے
اور مکت سے کیا مطلب جو کبھی راہ پر مارتھ مین کسیقدر لگے ہین
وہ پرمارتھی ہی ہین آہستہ آہستہ درجہ بالا پر بھی پہونچ جاوینگے جیسے نالہ
ندی مین ہوکر ساگر مین پہونچ جاتا ہے ظاہر ہے کہ اونگھتے کو اگر جگاو
تو وہ دیر سویر جاگ اوٹھے گا مگر مردہ نہین جاگ سکتا اور جو پرمارتھ
سے کے بکتا بید شاستر سنت سادھ بھگت و دیوتا ہین سب ہی برجا
ہین اور سبکا مطلب جیو کے کلیان کے لیے ہے دیکھو کروڑپتی
لکھپتی ہزارپتی سب ہی تو ساہوکار ہین جن شخصون کو کام لین دین
ونش بیس پچیس دو سو کا پڑتا ہے اونکا کام ہزارپتی ساہوکار سے بخوبی
نکلتا ہے اور ہزارپتی ہی تو اونکے لیے اچھا اور بڑا ساہوکار ہے
مگر جب ہزارون لاکھون کا کام ہوتا ہے تب لکھپتی ساہوکار سے ہی

مطلب براری ہے غرض یہ ہے کہ جب جس سے مطلب نکلے وہ ہی
سا ہو گا رہے خواہ ہزارتی ہو خواہ لکھپتی خواہ کروڑپتی ہاں یہ بیشک
ہے کہ بعضے مذہب مین بعضی باتین ایسی ہین کہ وہ محض برخلاف دوسرے
مذہب کے ہین اور جس مذہب مین کہ وہ جائز ہین اونکی اوس
مذہب مین بڑی مہمان ہے اور جس مذہب کے خلاف ہین اوس مذہب
مین نسبت اون باتون کے نہایت مذمت ہے بلکہ یہان تک
کہ وہ سراسر بنیاد شرک کی ہین اب ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن
باتون کو جس مذہب نے برا لکہا ہے اوس مذہب والے کو اونسے
بہرحال پرہیز ضرور ہے اور جس مذہب مین کہ وہی بات جائز کہی ہے
اور اوس مذہب والے اوسکے بموجب عمل کرتے ہین نسبت اسکے
یہ بات ہے کہ جو جس مذہب مین ہے وہ اوس مذہب کو خدا ہی
کیطرف سے جانتا ہے اگر اصل مین خدا ہی کی طرف سے ہے
تو وہ بات جسکو تم برا سمجھتے ہو خدا نے واسطے اوس فرقہ کے
وہی مناسب تصور فرمایا ہوگا خدا کی مصلحت اور قدرت مین کسیکو
دخل نہین برے کو بھلا کرے بھلے کو برا کرے

گوان نندا گھانس ملیندا گھتوان ٭ جا گندیا لیندا لکھوی دیندا استوان
جے گور ہندا تیری آس کیون جاندا ہو کھدم
ہر نام وریدا کون کہے صاحب یون تو یون نہین یون کر

دوسرے یہ کہ اگر وہ اجازت خدا کیطرف سے نہین ہے اوس مذہب کے

اچارج سے فرماتے ہین اور دراصل وہ برہی ہین تو جناب اوس اچارج کے
مذہب سے کیونکہ جو لوگ اون باتون پر عمل کرتے ہین وہ تو حسب اجازت
اپنے اچارج کے عمل کرتے ہین اور خدا کی طرف سے سمجھتے ہین اون
لوگون کو عوض عذاب دینا ہوگا مگر جو باتین نیک اوس مذہب کے
بموجب کی ہین اونکا صواب حاصل ہوگا پس جو شخص طرف معرفت کے
کسی مذہب کے بموجب رجوع لایا ہے وہ اچھا ہی ہے کیونکہ درجہ بدرجہ
پہونچکر بازگشت ایک ہی طرف ہوتی ہے اور جو شخص بالکل اوس طرف رجوع
نہین لایا وہ مثال پانی تالاب کے ہے تالاب کا پانی کبھی ساگر مین
نہ پہونچیگا اور بہتا پانی خواہ ٹیڑھی راہ خواہ سیدھی راہ خواہ صاف راہ
خواہ غلیظ راہ مین بہتا ہے ایک دن ساگر مین پہونچیگا اگرچہ مکت کرم
وا اپاشنا سے بھی ہوتی ہے مگر خاص مکت بغیر گیان یعنی حق الیقین نہین
ہوسکتی اور جب تک کرم اپاشنا ہے تبتک تکرار مذہب قائم رہیگی چاہیے
کہ فیصلہ ہو جاوے کبھی نہوگا باہم تکرار ضرورت کی اور جو کہ سرگن اپاشنا
مین اپاس یعنی معبود علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین پس فساد قائم ہان اگر
نرگن اپاشنا مین ہے تو بھی کیسقدر فیصلہ ہے کہ سب کا اپاس ایک نرگن
یعنی ذات حق ہوئی اس اپاشنا مین پوجا وغیرہ کی ضرورت نہین انکی
یاد تو بیشک گذاری دھیان وغیرہ کی ضرورت ہے اور
جو شخص تبدل مذہب کر ڈالتے ہین اونکی یہ صورت ہے
کہ حضرت کو اپنے باپ دادے کی جمع کی تو خبر نہین ہے

کہ کتنے کروڑ خزانہ رکھے ہین اور دوسرے کی طرف یقین لانے کہ یہ بڑا
ہے
جمع والا ہے جھٹ اپنے مالک سے دوسرا مالک کر لیا دیکھیے یہ دستور
ہین
کہ جب ایک مذہب والا دوسرے مذہب کی نندا کرتا ہے تو جو باتین
اپنے
اوسمین چھوٹے چھوٹے مبتدیون کے لیے کہی ہین اونکو سنا کر اور اپنے
یہان کی بلند سی بلند باتین لکھکر بھسلا لیتے ہین اپنے گھر کی تو
رسوئی کا ذکر کرتے ہین اور دوسرے کے گھر کی جا ضرور کو تکتے ہین
پس بھونکھا روٹی کے لالچ پھنس مٹھتا ہے مگر چونکہ تعصب مذہب بھی
جسنے
درست ہے پس جسنے تبدل مذہب کرایا کچھ گناہ نہین کیا اور
کے
مذہب بدلا اوسکو بھی گناہی نہین کہہ سکتے کیونکہ اوس مذہب کے بموجب
معرفت مین دخل کیا ہان اتنی بات ہے اپنے گھر کی اچھوتی روٹی چھوڑ
دوسرے کی جوٹھن جا کھائی سو بھی اوس حالت مین جو کچھ
کے
وہان اصل مین موجود ہوا اور آپ کوشش بھی کی ورنہ ادھر کے
ہوئے نہ اودھر کے مثل ہے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا چار کو
عرش پہ بھی بیگار اور جو ایسے منش ہین کہ ابھی نہ کرم کیا ہے نہ کچھ ابھیاس
آدمی ۱۲
نہ سادھ سیوا نہ دان کیا ہے نہ بیراگ ہے نہ بیک ہے مگر گیان کے
بھجن سنکر گیان گاتے ہین اونکا بے شک کہین ٹھکانا نہین ہے
یہ لوگ ابھمانی ہوجاتے ہین پس بیدانت کا سننا بنا ادھکار
دیکھیے
درحقیقت منع ہے اور ایسے لوگ نام کی اچھا رکھتے ہین دیکھیے
دونون بنیادین کیسی بری ہین ابھمانی مالک سے

سمجھے ہوتا ہے اور نام کی اچھا کرتا ہے پس اپنا وقت ناحق ضایع اور کھوتا ہے
کسی ناسمجھ نے اونکی تعریف کردی تو پھول گئے پن اتنے مزہ کے لیے
دین دنیا دونون خراب کرتے ہین وے لوگ ایسا نشچے کر لیتے ہین
کہ اتنے ہی گیانی ہوتے ہین اور سب نے نام ہی کی اچھا
کی ہے مورکھ ایسا نہین سمجھتے کہ گیانی ہونا بڑا مشکل ہے اور یہ نہین
سمجھتے کہ نام کی کتنی قدر ہے اور نام کیا اور نیکنامی کیا ہے اصل مین
دیکھیے تو نام ہونے کا پھل کتنا اول تو نام دیہہ کا ہوتا ہے سو جب
اوسکا انت ہو جاتا ہے دیہہ کو نام کے ہونے سے کیا پھل رہا جیو کا
حال سنیے کہ اگر گیانی ہے تو اوسکے جگت کا اچھا و اوسکو نام کسطرح سکھ دیسکتا
ہے اور جو گیانی نہین ہین سبھ کرمی ہین یا اپاشک ہین جو اونھون نے
دیہہ پائی تو پہلی دیہہ کی یاد نہین ہوتی پس نام سے انکو کیا پھل اور جو سرگ کو
گئے تو وہ اب اپنا نام سننے نہین آتے اور جو اگیانی ہین وہ نرک کو
گئے یا نیچ جون پائی کہو نام اونکو اونکو کیا سکھدائی ہوویگا ہان نیکنامی کا
اتنا پھل ہے کہ نیکنامی کی اچھا کرکے آدمی سے شبھ کرم بنتا ہے اسیواسطے
مہاتماؤن نے کہین کہین نیکنامی کی تعریف کی ہے مگر اب لوگ
نیکنامی کو حاصل کیا چاہتے ہین اور کوکرم کرنے لگتے ہین کہو نیکنامی
کیسے ہوگی اور جو ایسے کہو کہ مہاتمان بھی اپنے نام کو بیچے ہین یہ کہنا
غلط ہے مہاتماؤن کی بات بالکل علحدہ ہے وہ جو کام
کرتے ہین واسطے دوسرے کے سدھارنے کے ہے

اودھو جی نے بھگوان سے پوچھا ہے کہ آپ کو اور گیانی کو تو کرم کا بندھن نہیں ہے پھر کرم نہانا دھونا سیوا پوجا کسواسطے کرتے ہو مہاراج نے فرمایا

ایکادش کا شلوک

شوچ ماچ منگ اشنانگ نت ہو دھن پاچرت
اپنا شچ چہ نی مان یوگی جتا ہنگ لی لاشرا

ارتھ یہ کہ نہانا دھونا وغیرہ کرم میں اور گیانی لیلاوت کرتے ہیں اور ایک جگہ ایسا فرمایا ہے کہ اگر میں نکروں گا تو جگت بھرشٹ ہو جاوے گا مہاتمان جگت کا سب بیوہار بھی کرتے ہیں پر اونکو جگت کا بندھن نہیں ہوتا

دوہا

جیسے جل میں کنول نرالم مرغ آبی نیشانی
سرت شبد بھو ساگر ترے نانک نام بکھانی

کنول جل میں اوتپت ہوتا ہے جل ہی میں رہتا ہے پر جل سے نرالا ہے مرغابی جانور پانی میں غوطہ لیتا ہے پر جب نکلتا ہے سو کھا کا سو کھا ہی ہوتا ہے ایسا چکنا ہوتا ہے کہ پانی اوسکے بدن پر اثر نہیں کرتا اسیطرح مہاتماؤں کا حساب ہے جگت میں آکر اور کرم بھی سب کرتے ہیں پر لیش نہیں اسپر ایک اور بھی درشٹانت ہے کہ ایک گوپی کے پوتر نہیں ہوتا تھا سو کرشن جی نے کہا کہ تو درباسا رکھی کے

پاس جاؤ اور اپنی اوس شے پر ار تھنا کرو گوپی نے کہا بہت اچھا پر
درباسارکھ جمنا کے پار تھے گوپی نے کہا مہاراج پار کیسے جاؤن کرشن جی
نے فرمایا کہ جمنا سے یون کہہ دیجیو کہ جو کرشن جی نے کبھی استری کے
ساتھ بھوگ کیا ہو تو رستہ مت دے اور جو نہ کیا ہو تو رستہ دے
وہ گوپی یہ بات سنکر بڑے تعجب مین آئی کہ یہ مہاراج نے کیا کہا
سب سے زیادہ تو بشے کیا کرتے ہین اور پھر کہتے ہین جو کبھی بشے کیا ہو
تو رستہ مت دے مگر وہ گوپی چلدھری اوس نے جاکر جمنا سے یہی بات
کہی جمنا نے رستہ دے دیا گوپی پار گئی اور درباسارکھ کے آگے
بھوجن رکھا اپنی عرض کی درباسارکھ جی نے بھوجن کھایا اور گوپی کو
دعا دی گوپی نے پوچھا کہ مہاراج جمنا سے کیسے پار ہون درباسا جی نے
کہا کہ تو جمنا سے کہیو کہ جو درباسارکھ نے کبھی سوائے دوب کے
بھوجن کیا ہو تو رستہ مت دیجیو اور جو کبھی نہ کھایا ہو تو رستہ دے
گوپی سنکر نہایت ہی حیران ہوئی کہ ابھی میرے روبرو میرا لایا ہوا بھوجن
سب کھا گئے اور کہتے ہین کہ جو کبھی بھوجن کھایا ہو تو رستہ مت دے
مگر کشمکش گوپی چلدھری یہی بات جمنا سے آکر کہی جمنا نے رستہ
دے دیا گوپی پار آئی آکر حال کرشن جی سے کہا بعدہ گوپی نے پوچھا
کہ مہاراج ان باتونکا بھید مجھے بتا دیجیے مہاراج نے فرمایا کہ سن گوپی
ہم بشے اپنے من کی خواہش سے نہین کرتے ہین اور نہ اوسکا سکھ ہمکو
سکھ دیتا ہے مگر دوسرے کی اچھا کے بل اور اوسکی خوشی کے لیے

بھوگ سے ہے اسیطرح دریا ساجی کا لکھا ہے اب دیکھیے یہ سامرتھہ اپنے
مین کہان سے ہے پھر کس طرح مہاتماؤن کے کرم کو برا بہ کہا جاوے مگر
نادانون کی یہی طرح ہے کہ جس بات مین کچھ سکھہ نظر پڑا ہے اور کام
آسان ہوا تو گوروکی ریس کرنے لگے اور اگر کچھ اپنے سے برا کام
ہوگیا یا جس بات مین دکھہ ہوا یا طاقت کا خرچ ہے یا مشکل ہے تو الگ
ہوجاتے ہین ایک مثل ہے کہ کسی شخص نے ہنسیا کی تھی چنانچہ ہتیا اوسکے
پاس آئی کہ مجھے قبول کر اوس شخص نے ہتیا سے کہا کہ میرے پاس
کیون آئی ہے اِندر کے پاس جا کیونکہ ہاتھون سے ہنسا ہوئی تھی
اور ہاتھون کا دیوتا اِندر ہے وہ تجھے قبول کریگا ہتیا اِندر کے پاس
گئی اور سب حال کہا اِندر یہ سنکر آدمی کا روپ بنکر اوس شخص کے
پاس آیا وہ شخص اوسوقت اپنے باغ مین تالاب پہ کھڑا تھا اِندر نے
آکر بغضے درختون کی بہت تعریف کی اور اِندر نے اوس شخص سے پوچھا
ابھی یہ تالاب کسنے بنایا ہے اور درخت کسنے لگائے ہین اوس نے کہا
کہ اِن ہاتھون نے اور اپنے ہاتھون کیطرف اشارہ کیا اِندر بولا کہ ہتیا تو
میرے سر اور یہ پیڑ تیرے ہاتھون نے لگائے اب دیکھیے کہ اوس شخص کی
کیسی بھاری غلطی تھی کہ دکھہ کی بات مین تو آپ الگ ہوگیا
اور سکھہ کی بات مین اپنا ابھمان کیا اور سنیے ایک گورو اور ایک چیلہ
دونون کہین ساتھہ جاتے تھے گورو ایک کلار کی دکان پہ جاکر شراب
پینے لگے چیلے نے کہا کہ جب گورو ہی پیتے ہین تو مجھے کیا ڈر ہے آپ

کبھی پینے لگے اسیطرح کئی باتین جو تارام وآسان تھین گوروکی ریس یہ
چیلے نے بھی کہین آگے کہین ایک تیل کا کڑھا وگرم ہورہا تھا گوروایس
تیل کے کڑھاؤ مین جاکودے اب چیلے جی کھڑے دیکھتے ہین گورونے
کہا اب کیون نہین آتا شراب پینی ہی جانتا تھا پچ ہے گورو کے سو کرنا
گورو کرے سو نہ کرنا دیکھو ایسی باتون کے بھید بغیر ست سنگ یعنی صحبت
فقرا نہین کھلتے پس انسان کو لازم آیا کہ واسطے حاصل کرنے نجات یعنی
مکت کے ست سنگ یعنی صحبت فقرا کرے ست سنگ سے جو بات
کہ ست اور صحیح ہے حاصل ہوتی ہے ست سنگ کی مہمان بید شاستر
پران اور سب سنت مہاتما یون سنے کی ہے اوسپر ایک درشٹانت
ہے کہ کوئی چور تھا اوسنے مرتے وقت اپنے لڑکون کو نصیحت کی کہ
تم کبھی ست سنگ مین نہ جانا ورنہ بھوکے مرجاوگے لڑکے اپنے باپ کی
نصیحت پر یہان تک عمل کرتے تھے کہ کلام فقرا یا پنڈت کا نہین
سنتے تھے وہی مقام پر کہ جہان اوسکے ایک لڑکے کا گذر ہوا
کرتا تھا کتھا ہوا کرتی تھی جب وہ پاس اوس مقام کے پہونچتا تو کانو مین
اونگلیان دے لیا کرتا ایکدن اوسی مقام کے پاس اوسکے پیر مین کانٹا
لگ گیا اوسکے نکالنے کو اونگلی کان سے نکالی اوسوقت کتھا مین ایسا
پرسنگ ہورہا تھا کہ دیوتا کے پرچھائین نہین ہوتی اتنا اوسکو سنائی دے گیا
اور بعد دوچار روز کے کہین اوس نے چوری کی کسی شخص نے اقرار گرفتاری
چور کا کیا چنانچہ دیبی کا سروپ بنا کر رات کے وقت اون چورون کے

بیان ۱۲

مکان پر گیا اور کہنے لگا کہ تم نے اتبک چوری کے مال مین سے میری
کڑھائی نہین کی یعنی میرا حصہ مجکو نہین پہونچا یا مین تمکو مار ڈالونگی چنانچہ
چورون نے باہر نکلکر اول اوسکو بہت ادب سے ڈنڈوت کی اور
جوکہ وہ حال اپنا بیان کیا چاہتے تھے کہ اسی عرصہ مین اوس چور نے
جسنے ایسا سُنا تہا کہ دیوتا کے پرچھائین نہین ہوتی چراغ لاکر دیکھا
تو پرچھائین دیبی کی پڑی اوسکو ثابت ہوا کہ دیبی نہین ہے اوس نے
صاف فریب اوسکا سمجھ کے اوسکو خوب زدوکوب کیا اور نکالدیا اب خلاصہ
اوسکا یہ ہے کہ اوس چور نے صرف ایکدن ایک کلام کتھا کا سُنا تھا
بباعث اوسکے اوسنے دنش بنش جانین بچائین ورنہ سب چور ماری جاتی
دوسرے اوسکو کتھا پر نہایت اعتقاد آیا خود کتھا بارتا مین جانی لگا
اور اور چورون کو بھی لیجانے لگا آہستہ آہستہ وہ چور سب
بھگت ہوگئے یہ مہان ست سنگ کی ہے صحبت سادھ فقیرون کی
عجب چیز ہے پارس سے بھی زیادہ گُن رکھتی ہے پارس لوہے کو
سونا بناتا ہے مگر پارس نہین کرلیتا اور نیک مرد اپنے سمان کرلیتا
ہے جیسے بھرنگی اور کیڑے کو بھرنگی کرلیتا ہے ایک مثل ہے کہ
کوئی فقیر صاحب رسیدہ کشتی مین بیٹھے تھے اتفاقاً اونکے پاس کوئی نہایت
بدخصلت آدمی آبیٹھا اوس شخص نے اپنی عادت کے بموجب فقیر صاحبکو
نہایت تنگ کیا یہانتک کہ اونکو مارا بھی اور اسقدر کہ خون تک
نکل آیا اوسوقت الہام غیب یعنی اکاش بانی ہوئی کہ اس ناؤکو

ڈوب دوان تو فقیر صاحب نے عرض کی کہ مین ایسا ناقص آدمی اِس
ناؤ مین کہ جو ضرورت ڈوبنے کشتی کی ہوئی پھر آکاش بانی ہوئی کہ
اس شخص کو کہ جسنے دُکھ دیا ہے ڈبویا جاوے پھر فقیر صاحب نے
عرض کیا کہ مین ایسا برا شخص ہون کہ جو میرے پاس آکر بیٹھا وہ
ڈبویا جاوے پھر تیسری بار آکاش بانی ہوئی کہ انصاف تو ہوگا
اوسوقت فقیر صاحب نے عرض کی کہ جو خوے بد اس شخص مین ہے وہ ڈوب
دیجاوے عرض قبول ہوئی اوسیوقت وہ بدشخص روشن طبع ہوگیا
اب دیکھا چاہیے کہ فقیر صاحب نے ایسے بد کو اپنے برابر فقیر کامل
کرلیا دیکھو جو نیک ہین وہ نیکی ہی کرتے ہین کیونکہ وہ ایسا سمجھتے ہین
کہ بد نے بدی نچھوڑی تو ہم نیکی کیسے چھوڑدین اور یہ کہ بچھو کچھ ہروقت
ارادہ سے ڈنک نہین مارتا پر ڈنک ہلانا اوسکی عادت ہی ہے ایسے
نیکون کو نیکی کرنا اونکا خواص ہی ہے اِس مقام پر یہ ظاہر کرنا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ بعضے کج فہم یہ کہنے لگین گے کہ چلو سادھ فقیر تو بہرحال
نیکی ہی کرتے ہین پس صحبت کرکے کیا کرینگے اونکو تنگ ہی نکرین دیکھیے
یہ محض نادانی ہے ایک مثل ہے کہ ایک شخص ایک روپیہ اپنے گھر
سے لیکر چلا راستہ مین وہ روپیہ کہین گر پڑا اب وہ شخص نہایت
افسوس کرنے لگا کسی شخص نے اوس سے اوسکے رنج کا حال پوچھا
اوس نے کہا کہ میرا روپیہ گر پڑا ہے اوس شخص نے کہا کہ چلو جو
جانہار تھا سو گیا اب سوچ کیون کرتے ہو اوس نے جواب دیا

کہ اب مجھے اوس روپیہ کا سوچ نہین ہے مگر میرے گھر مین ساد ھو فقیر کا
بیٹھتہ ہے اور وہ دو چار گھڑی مین آوین گے اور میرے پاس اور روپیہ
نہین اب مین اونکو کیا کھلاؤنگا وہ شخص مرد اشراف اور دولتمند تھا
ایک اشرفی اپنی گرہ سے نکالکر اوسکو دینے لگا اس شخص نے کہا کہ
میری اشرفی نہین گری ہے اور نہ مجکو اشرفی کی ضرورت ہے مین اشرفی
لیکر کیا کرون غرض اشرفی نہ لی اوسوقت اوس شخص نے ایک روپیہ
نکالکر اوسکو دیا اوسنے لے لیا اور کہا کہ اگر مجکو خدا توفیق دیگا تو مین
مع سود حاضر کرونگا ورنہ تمھاری ہی طرف سے بیٹھتہ ہوا اوسوقت اوس
شخص نے بہ ضد ہوکر اشرفی بھی اوسکو دی لاچار اوسنے لے لی آب
یہ شخص روپیہ اور اشرفی لیکر روانہ ہوا اتفاقیہ اس حال کو کوئی تیسرا شخص کھڑا
سنتا تھا اوسنے اپنے دل مین تجویز کی کہ واہ یہ شخص خوب ہے چلو ہم
بھی اس سے اشرفی لاوین یہ تیسرا شخص تھوڑی دور آگے جاکر ایک جگہہ
بیٹھکر رونے لگا کہ میرا روپیہ گر پڑا وہ شخص جسنے اشرفی دی تھی اوسنے
اس سے بھی حال دریافت کیا مگر صاف معلوم ہوگیا کہ یہ فریبی ہے
اوسکو بعوض اوسکے فریب کے سزا دی پس دیکھیے فریب سے کاربراری
نہین ہوتی اور اگر کاسکے ہو بھی جاوے تو قائم نہین رہتی مالک کے
یہان سے سزا پاویگا اور جو مثال کہ فقیر صاحب اور بدشخص کی
لکھی گئی ہے اوس سے صرف مہمان تربیت فقیر اد کھلائی ہے
اب اور بھی ست سنگ کی مہمان سنو کہ ایک چور چوری کرنے

بھاگا مگر اوسکو بعضے قرینہ سے ایسا شبہہ قرار واقعی ہو گیا کہ وہ گرفتار ہو جاویگا اوسنے اوس تھیلی کو گم کرکے ایک مندر مین جا کر مہنت جی سے عرض کی کہ مین فقیر ہوا چاہتا ہون مہنت جی نے چیلا کر لیا وہ سادھ بن بیٹھا سراغیون یعنی کھوجیون نے سراغ چور کا مندر مین لگایا اسکی خبر راجہ کو پہونچی جو کہ شبہہ چوری کا سادھ پر ہوا تہا راجہ نے سراغیون سے کہا کہ اگر سادھ چور نہ نکلے گا تو تمکو مروا ڈالا جائیگا سراغیون نے اسکا اقبال کیا اور کہا کہ مندر مین چور ہے اور اوسوقت مین چور رسا ہوکر کا امتحان اسطور ہوتا تہا کہ ایک لوہے کا گولہ گرم کرکے ہاتھہ پر رکھا جاتا تہا اگر ہاتھہ جل گیا تو چوری ثابت ہوئی پس حسب دستور گولہ اوس سادھ کے ہاتھہ پر رکھا گیا سادھ نے گولہ لیتے وقت یہ کہا کہ جو مین نے اس جنم مین چوری کی ہو تو میرا ہاتھہ جلجاوے گولہ اوسکے ہاتھہ پر رکھا گیا اوسکا ہاتھہ نہ جلا اب راجہ نے سراغیون کے مروانے کی تیاری کی اوسوقت اوس سادھ نے کہا کہ مہاراج انکا کچھہ قصور نہین ہے مین ہی چور ہون راجہ نے کہا کہ تمھارا ہاتھہ کیون نہ جلا سادھ نے جواب دیا کہ مین نے یہ کہا تہا کہ اس جنم مین چوری کی ہووے تو ہاتھہ جلجاوے مین جب سے سادھ ہوا میرا جنم دوسرا ہو گیا اسواسطے ہاتھہ نہ جلا راجہ خاموش ہوا اب خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ جو فریبا بھی ست سنگ یعنی اچھی صحبت مین داخل ہوئے ہین کمال کو پہونچ گئے ہین دیکھو چور نے اپنے تئین بھی بچایا اور دیا کرکے سراغیون کو بھی بچایا اور مال مالک کے

حوالہ ہوا انہیں جو شخص دل سے اور نیاز و ادب سے ست سنگ کرینگے اونکی
مکت ہونے مین کیا شک ہے مگر یہ بات اصل ہے کہ ست سنگ کی تلاش
وہ کریگا جو اس دنیا کو دکھہ روپ سمجھیگا اور اپنی عاقبت کا فکر کریگا

دوہا

نانک دکھیا سب سنسارا
جو سکھیا سو نام ادھارا

کسی نے یہ تلاش کی کہ کوئی اس دنیا مین سکھی بھی ہے جہان دیکھا وہان
کچھہ نکچھہ فریاد ہی سنی اتفاقیہ ایک شخص کو ظاہر حال سب باتون
سے خوش حال دیکھا مگر بوقت دریافت کے اوس شخص نے
بیان کیا کہ جسقدر مین دکھی ہون اوسقدر دنیا مین کوئی دوسرا انسان
دکھی نہین ہے حال اپنا بیان کیا کہ مجکو اپنی جورو سے بہت الفت تھی
وہ ایک بار ایسی بیمار ہوئی کہ امید زندگی کی نرہی عورت نے افسوس
کھا کہ کہا کہ اب تم دوسری شادی کروگے چنانچہ بباعث
الفت کے مجکو یہ ثابت کرنا ضرور ہوا کہ مین شادی نکرونگا اوسوقت
مین نے اپنے تئین زنانہ کر ڈالا اب وہ عورت تندرست گھر مین
موجود ہے شب و روز نہایت دکھی ہون پس دنیا مین سکھہ نہین
ہے غلطی سے ہوا حرص مین پھنستا ہے اگر انسان غور سے دیکھے
تو درحقیقت یہ اپنے وقت کو سراسر ضائع کرتا ہے اور مالک سے
بمکھہ ہوتا ہے اسپر ایک مثل ہے کہ کسی بادشاہ نے اپنے وزیر کو

انعام مین دوشالہ دیا وزیر دوشالہ لیکر باعزت تمام باہر آیا اوسوقت
اتفاقیہ اوسکی ناک بہہ نکلی جلدی مین اوسنے ناک کو دوشالہ سے پونچھ
لیا کسی شخص نے بادشاہ سے چغلی کھائی کہ حضرت نے تو وزیر کو انعام
بخشا اوس نے اوسکی نہایت بیقدری کی کہ اوس نے دوشالہ سے
ناک پونچھی بادشاہ نے فوراً وزیر کو طلب کرکے دیکھا تو کہنا مخبر کا صحیح پایا
بادشاہ نے غصہ ہوکر وزیر سے اوسیوقت دوشالہ چھین لیا اور وزیر کو
خدمت سے دور کرکے نہایت بے عزتی سے نکلوا دیا اتفاقیہ ایک فقیر
باہر کھڑا ہوا تھا اوسنے یہ سب ماجرا دیکھا اور سنا اوسوقت فقیر نے
افسوس کھاکر کہا کہ دیکھو بادشاہ نے صرف ایسی چھوٹی تقصیر پر اسقدر سزا دی
ہم لوگون کو پیشگاہ خدا سے کیا سزا ہوگی کہ جو انعام یعنی جامۂ انسانی
ہمکو اوسکی درگاہ سے ملا ہے ہم اوسکو سب گندا کرے ڈالتے
ہین ہم خدا کو کیا مُنہ دکھلاوینگے اوسی وقت سے فقیر
عبادت مین مشغول ہوا اب انسان کو سمجھنا چاہیے کہ جسطرح وہ تکدو
دنیا کے سامان کے واسطے کرتا ہے کہ جو چند روزہ ہے بلکہ ایکدم کا
بھی قرار نہین رکھتی ہے اوسیطرح بلکہ اوس سے زیادہ فکر عاقبت
کیون نہین کرتا یہ ظاہر ہے کہ جیو قائم رہتا ہے دیہہ مرتی ہے
اگر جیو قائم نہ رہتا تو بید شاستر کسواسطے اچھے کرم کی ہدایت کرتے ہین
مرنے کے بعد کریا کرم کراتے ہین کہ جیو سکھ پاوے پس دیکھو کہ نہایت
بڑی عمر ہوئی تو ساٹھہ ستر برس کی ہوئی اور بعدہ یعنی آئندہ

ہمیشہ رہتا ہے کہ جسکا کچھہ شمار نہین پس ساٹھہ ستر برس کس شمار مین آوین اور اس جامۂ انسانی ہی مین مالک کی یاد ہوسکتی ہے اور جامہ مین نہین ہوسکتی پس اسکو اپنا وقت کھیل کود عیاشی دنیا مین کھونا کیسا برا ہے اور اصل مین دیکھو تو بھروسا ایک دم کا بھی نہین پھر بھی نہین یہ سمجھتا ایک مقام پر کسی شخص نے ایک سادھو سے پوچھا کہ مہاراج بستی کا رستہ کہان کو ہے سادھو نے مرگھٹ کا پتا بتا دیا وہ شخص موافق پتا کے اوس مقام پر پہونچا تو وہان مرگھٹ دیکھا عجب حیران ہوا اور کہنے لگا سادھو فقیر بھی جھوٹ بولتے ہین وہان سے لوٹ کر پھر سادھو کے پاس آیا اور کہا کہ مہاراج آپ نے مجکو بھکا دیا سادھو بولے کہ تو نے بستی کی راہ پوچھی تھی سو بھائی بستی کی راہ تو وہی ہے کیونکہ بستی یہ نہین ہے اسکو اوجاڑ کہنا چاہیے کہ یہان سے سب چلے جاتے ہین ایک اور مثل ہے کہ کوئی سیوک اپنے گورو کی خدمت کیا کرتا اچھے اچھے بھوجن اور کپڑے دے جاتا مگر گورو جی پرہیز کیا کرتے وہ سیوک کہا کرتا کہ مہاراج اچھے کھانے پہننے مین کیا نقصان ہے فقیر صاحب خاموش ہو جایا کرتے اس عرصہ مین اتفاقیہ اوس سیوک کو کسی ساہوکار کی لڑکی نظر پڑی وہ نہایت خوبصورت تھی سیوک اوسپر عاشق ہو گیا اب اوسکے فراق مین سوکھتا جاتا ہے فقیر صاحب اوس سے سبب اوسکے رنج کا دریافت کرتے ہین مگر وہ بباعث شرم کے بیان

نہین کرتا ایکدن فقیر صاحب نے پریشان ہو کر پوچھا اوس نے سب حال
بیان کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ یہ بات کیا مشکل ہے ابھی اوس
لڑکی کو بلا دیتے ہین جو کہ فقیر صاحب نہایت نیک مرد کامل تھے اوسکے
حکم کو کوئی ٹال نہین سکتا تھا فقیر صاحب نے شام کو ساہوکار کو
کہلا بھیجا کہ اپنی لڑکی کو بھیجدے اوسنے فوراً لڑکی کو بھیجدیا فقیر صاحب
نے سوک سے کہا کہ لے لڑکی تیرے ساتھ ہے مگر تیری موت
پانچ پہر بعد ہے یعنی پہر دن چڑھے آوے گی اوسوقت تو سیوک
خوشی مین اوس عورت کو ہمراہ لے گیا مگر جب اوسکو راہ مین موتکی
یاد آئی اوسکے ہوش باختہ ہو گئے اوس عورت سے کلام کرنے کی
طاقت نرہی اندیشہ موت کا سر پہ سوار ہو گیا صبح کو وہ عورت اپنے
گھر گئی یہ سوچ مین پڑا رہا جب پہر دن گذر گیا اور اوسکو موت
نہ آئی تب اوسنے کہا کہ فقیر صاحب بھی جھوٹ بولتے ہین اوٹھکر
فقیر صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ مجکو موت تو اتبک نہ آئی فقیر صاحب
نے پوچھا کہ تو نے اوس عورت سے حسب دلخواہ حظ اوٹھایا اوسنے
اپنا سب حال راست براست بیان کیا اوسوقت فقیر صاحب نے فرمایا
کہ دیکھ جو چیز کہ جسکے واسطے تو جان دیتا تھا وہ تجھکو میسر آئی اور موت کے
آنے مین پانچ پہر کا عرصہ تھا سو تجھسے نہ بھوگی گئی پس ہم اپنی موت
ہر دم سمجھتے ہین نہ معلوم کہ دوسرا دم آوے یا نہ آوے کھو
اچھے کھانے کپڑے کہ جنکو ہم ناقدر سمجھتے ہین کسطرح بھوگ جاوین

اب خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ اعتبار ایکدم کا نہین ہے پس انسان ایسا سمجھکر
اپنی عاقبت کا فکر کرے دنیا مین تھوڑے دن کی زندگی ہے اور
ہر دم گذری جاتی ہے اور بعد مرنے کے زندگی قائم ہے اور ہمیشہ
رہنا ہے مگر نادان اس دنیا کی زندگی کو ایسا سمجھتا ہے کہ کبھی آخر نہوگی
اور یہ سمجھکر اس ہی دنیا کے سامان کرتا رہتا ہے اور اوسکو یہ یاد نہین
آتی کہ کبھی موت کی بھی شروع ہوگی اگر ایسا سمجھے تو توشہ وہانکے لیے
بھی تیار کرے جاہل اور کاہل اپنی عمر تجویز ہی مین کھوتے ہین اور کوئی
کام نہین کرتے ہین ایک اور مثل ہے کہ کوئی شخص کسی فقیر صاحب کے
پاس اچھی پوشاک لے گیا فقیر صاحب نے لینے سے انکار کیا اوس
شخص نے کہا کہ آپ کیون نہین لیتے فقیر صاحب نے فرمایا کہ
اس سے نہایت نقصان ہوتا ہے خدا کی نارا‌ضگی ہوتی ہے ہمکو خاک کا
لباس درست ہے اوس شخص نے کہا کہ کہان خدا ہے اور کسنے
دیکھا ہے آپ پہنیئے اور عیش کیجیے فقیر صاحب نے کہا کہ بھلا اگر خدا
ہووین تو کیا حال ہوگا وہ شخص لاجواب ہوا خلاصہ یہ ہوا کہ دنیا کے
عیش و آرام سے پرہیز کرنا چاہیے آخر مین یہی عیش بڑا دکھ دیوینگے
مگر اب بعضے عقلمند ایسا کہتے ہین کہ دنیا دار سے یاد الٰہی کسطرح
ہوسکتی ہے دو گھوڑے کی سواری نہین ہوسکتی دیکھیے یہ کہنا کسقدر
غلط ہے دو گھوڑے کی سواری ممکن ہے ایک بگھی یا رتھ مین دو گھوڑے
جوڑ لیوے وہ سواری دو گھوڑون کی ہی تو کہلاتی ہے

ایک مثل ہے کہ کوئی مسلمان نماز پڑھتا تھا اور اوسکے پاس حلوا رکھا تھا
حلوے کو دیکھکر ایک بلّی آئی نمازی حیران ہوا کہ اگر بلّی کو مارتا ہون
تو نماز جاتی ہے اور اگر بلّی کو نہین مارتا ہون تو قوت یعنی کھانا جاتا ہے
اور بدون قوت دوسرے وقت نماز نہو سکے گی اوسوقت نمازی نے
تجویز کر کر الحمد للہ رب العالمین بہت زور سے پڑھا بلّی بھاگ گئی کسواسطے
کہ رب العالمین مین بل نکلتا ہے بلّی نے سمجھا کہ مجھے دھمکایا ہے
بلّی بھاگ گئی اب دیکھو حکمت سے نماز بھی ادا ہوئی اور قوت بھی بچ رہا
پس انسان ست سنگ مین جاوے تو ایسی حکمت اوسکے ہاتھہ آجاویگی
کہ دین دنیا دونون درست ہو جاوینگے اب یہ سوال ہے کہ کیا
خوش رہنا واسطے ایسی زندگی کے بہتر ہوگا کہ جسکا ٹھکانا نہ ایکدن نہ
ایک گھنٹہ کا نہ ایک پل ہے اور ہمیشہ کے واسطے دکھہ مین گرفتار ہونا
یا یہ کہ اس زندگی مین دکھہ اوٹھانا اور آیندہ واسطے ہمیشہ کی خوش رہنا
دیکھو تھوڑے دن کا دکھہ سہنا اور ہمیشہ خوش رہنا ہی بہتر ہے انسان کو
چاہیے کہ موت کی ہر وقت یاد رکھے کسواسطے کہ جو یاد نہین رکھتے
اونکو فکر عاقبت نہین ہوتا اور وہ اچانک مرجاتے ہین اونکو غم بھی
بہت ہوتا ہے اور جو یاد رکھتا ہے اوسکو موت آسان ہو جاتی ہے
اور بہرحال اوسکو فکر عاقبت رہتا ہے مگر دیکھو موت سے ڈرنا نہین
چاہیے مگر یاد اوسکی بہت ضرور ہے اور جو ایسا کہتے ہین کہ ہمکو تو وقت
نہین ملتا جو ست سنگ کرین یہ بھی غلطی ہے تھوڑی ہی دیر کے

آہستہ آہستہ کام پورا ہو جاوے گا مثل ہے

دوہا

کرت کرت ابھیاس کے جڑمت ہوت سجان
رسری آوت جات ہے سل پر کرت دگان

دیکھو رسی کیسی ملائم چیز ہے اور پتھر کیسا سخت ہے مگر آہستہ آہستہ کوے کی سل پر رسی سے غار ہو جاتا ہے انسان تکلیف نہین اوٹھایا چاہتا ورنہ جو چاہے سو ہو سکتا ہے جو شخص ایسی آرزو رکھتے ہین کہ تکلیف تو مطلق نہ ہووے اور کام پورا ہو جاوے سو یہ حال ظاہر دیکھنے مین آتا ہے کہ اب عاقلون نے صرف اتنے ہین مکت مان لی ہے کہ سوا پیسے کی شیرنی دو چار پیسے کسی برہمن سادھ کے آگے رکھے اور گور دھیا لے لی بس اب عمر بھر کی چھٹی ہوئی اگر اونسے کوئی کہتا ہے کہ بھائی ست سنگ کرو تو آپ کا جواب ہے کہ ہم تو گور دھیا لے چکے جب گور مکھ ہوئے تب کیا کرنا رہا اب ایسے مورکھون کو کیا سمجھا وے جو سوا پیسے مین گور مکھ بنجاتے ہین دیکھو گور مکھ ہونا بہت مشکل ہے گور مکھ اوسکو کہتے ہین کہ جو گورو اور بھگوان کی رضا مین چلے جو کچھ برا بھلا ہووے سب مین راضی رہے کسی بات مین دخل نہ دیوے اپنی سمجھ کو ترک کرکے کچھ نہ سمجھے اب سمجھ لیجئے یہ بات کیسی مشکل ہے اب اگر دیکھتے ہین تو اونکا چندان قصور نہین ہے کیونکہ اس زمانہ کے گورو جی بھی صرف دو چار پیسے ہی سے راضی ہو جاتے ہین اور سمجھ لیتے ہین کہ ایک چیلا ہی

بڑھا اونکو اوسکی ہمت کا کیا فکر اپنا مطلب تو خوب بنگیا اگرچہ قصور دونون
طرف سے ہے مگر اصل مین چیلے ہی کی بیہودگی سے ہے جو یہ نہین سمجھتا کہ
اپنا کام بدون اپنے کیے اور تکلیف اوٹھائے نہین ہو سکتا مگر عاقبت کا
فکر کسکو ہے دنیا مین آرام سمجھ رکھا ہے مگر یہ انسان کی سراسر غلطی ہے
کہ جو سامان دنیا مین سُکھ سمجھ رکھا ہے دنیا کا سامان کیقدر ہو جاوے
دُکھ دور نہین ہوتا جب کہ پاس انسان کے دس روپیہ ہین سو روپیہ
والون کی حرص کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میرے پاس سو روپیہ
ہو جاوین تو پھر کچھ دُکھ نرہیگا سب عیش میسر ہو جاوینگے مگر جب سو روپیہ
میسر ہوے تب اوسکی نظر ہزار والون پر پڑی اور اب اونکے سامان کو
دیکھکر اوسیقدر جیسا دس روپیہ کی حالت مین دُکھی تھا پھر دُکھی رہتا ہے
اب اگر ہزار ملین تو لاکھ کی خواہش ہووے گی چاہیے کہ خواہش کا اخیر
آجاوے سُو ممکن نہین پس سُکھ کے حاصل کرنے کی یہ راہ نہین
ہے آپ سُنیے سُکھ انسان کے دل مین ہے سامان مین نہین
ہے کسواسطے کہ اگر دل مین کوئی اندیشہ آجاوے تو سب
سامان موجود ہوتے ہین مگر آرام نہین آرام صرف سمجھ مین ہے دیکھیے
اول تو دنیا کی خواہشین پوری نہین ہوتین اور کاشکے پوری ہو جاوین تو
دل اور خراب ہو جاویگا عاقبت کی تو مطلق خبر نہین رہیگی کسواسطے کہ جو
بات دُکھیا کو پسند آتی ہے وہ عیاشی کو نہین آسکتی کیونکہ عیش کے
نشے مین وہ عاقبت کو کیا سمجھتا ہے مگر بات یہ ہے کہ یہ محض

غلط فہمی ہے کہ جو ایسا خیال کرتے ہین کہ بہت سے سامان سے سکھ
ہوتا ہے ایک مثل ہے کہ کہین ایک بادشاہ کی سواری بازار مین جاتی
تھی ایک فقیر صاحب راستہ مین لوٹ رہے تھے آدمیون سے آکر
کہا کہ فقیر صاحب راستہ چھوڑ دو سواری آتی ہے فقیر صاحب نے پوچھا
کسکی سواری ہے اون شخصون نے کہا کہ بادشاہ کی سواری ہے فقیر صاحب
نے جواب دیا کہ ہم شاہنشاہ ہین بادشاہ ہمارا ادب کرکے ایکطرف
ہوکر چلا جاوے یہ فرمانا فقیر صاحب کا بادشاہ تک پہونچا بادشاہ
سواری سے اوترکر خود فقیر صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ اگر آپ شاہنشاہ
ہین تو لوازمہ شاہنشاہی کا فوج اور خزانہ مجھسے زیادہ دکھلایئے فقیر صاحب
نے پوچھا کہ فوج کس کام آتی ہے بادشاہ نے جواب دیا دشمن کو مارنے کو
فقیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے کوئی دشمن نہین ہے فوج رکھکر کیا
کرین یہ خبرداری اور فکر تیرے ذمہ ہے پھر بادشاہ نے خزانہ کی
نسبت پوچھا فقیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے خرچ نہین یہ ہوشیاری
اور خوف لوٹ جانے کا تیرے ذمہ ہے انہین وجوہات سے ہم شاہنشاہ
ہین کہ کوئی فکر نہین رکھتے بادشاہ لاجواب ہوا اب دیکھو کہ
زیادتی سامان دنیا سے زیادتی فکر ہے آرام نہین سوا اسکے اسکے
سامان دنیا کا انسان کو نیک راہ سے روک دیتا ہے کسواسطے کہ اوسکے
دل کا شغل ہوجاتا ہے سوا اسکے خوشامدیون سے تعریف
پاتا ہے اوسی مین راضی ہوجاتا ہے پس اوسکو پھر اصل شئی کے

حاصل کرنے کی آرزو نہین ہوتی مگر جو سامان کا خیال نہین کرتے وہ
ہمیشہ صحبت وجود نیک راہ مین مشغول رہتے ہین دولت دنیا اسقدر
بہتر ہے جسمین گذارہ ہوجاوے سوائے اس سے بے فائدہ بلکہ بوجھہ
سمجھنا چاہیے

دوہا

صاحب اتنا مانگ ہون جامین کٹم سمائے
جامین بھو کھا نا رہون سادھ نہ بھوکھا جائے

اور اوس چیز سے کبھی آرام نہ تصور کرے جسکے لینے سے دوسرون کو
تکلیف پہونچے دولت سے آرام کبھی نہین ہے مگر جو اوس سے
کار نیک کرے تو مفید ہے انسان کو دوسرے کیطرف نہ دیکھنا چاہیے
جو اپنے تئین میسر ہووے اوسین شاکر رہے ہزار دولتمندون سے بڑا
ہے کسواسطے کہ وہ راضی رہتا ہے دولتمند حرص مین جلتے رہتے ہین
پس ایسی دولتمندی کسکام کی ہوئی اب انسان کو مناسب ہوا کہ دنیا
کیطرف سے دل برداشتہ ہو کر ست سنگ کرے ست سنگ سے
کام کرودھ لوبھہ موہ اہنکار اوسکا دور ہوگا جب مالک کیطرف
پریت اور پریم بڑھیگا مالک دیال ہوگا مکت پاوے گا اب یہ کہنا
بھی ضرور ہے کہ ست سنگ بڑے بھاگ سے پراپت ہوتا ہے اور
ست سنگ کا اصلی رنگ لگنا بہت مشکل ہے کسواسطے کہ لوگ بدلی سے
باطمع ست سنگ کرتے ہین اور کام کرودھ وغیرہ مین پھنسے رہتے ہیں

رہتے ہین اور وقت پر چوک جاتے ہین مصرع طمع راسہ حرف ست و ہر سہ تہی * ایک فقیر مسافر کے پاس تین روٹیان تہین مگر اوسکے پاس واسطے باندہنے کے کپڑا موجود نہ تھا اور ایک مسافر تھا اوسکے پاس کھانیکو نہ تھا مگر کپڑا موجود تھا اور مسافر نے اپنے کو ست سنگی بیان کیا فقیر نے اوس مسافر سے کہا کہ تم روٹی باندہ لو تو ایک روٹی تمکو دونگا اوس مسافر نے روٹی باندہ لی مگر فقیر کی چوری سے اوس مسافر نے راستہ مین ایک روٹی نکالکر کھالی جب فقیر نے روٹیان مانگین تو دو روٹیان حوالہ کین فقیر نے کہا تین روٹی تھین مسافر بولا مین کیا جانون جو دین تھین سو موجود ہین اس مین رد و بدل ہوئی مگر مسافر سچ نہ بولا اور فقیر نے یہ چاہا کہ اس سے سچ کہلانا چاہیے فقیر نے دو چار کرشمہ کیے مگر مسافر نے سچ نہ کہا آخر کو فقیر نے ایک مٹی کے تودہ کو سونا بنا دیا اور چار حصہ کیے ایک اپنا اور ایک مسافر کا اور نسبت دو حصون کے کہا کہ جسنے روٹی کھائی ہے یہ اوسکے ہین مسافر نے چھوٹتے ہی کہا کہ روٹی مین نے کھائی ہے غرض مطلب فقیر کا پورا ہوا سب سونا مسافر کو دے کر راہی ہوا وہ سونا اسقدر تھا کہ ایک آدمی سے نہین چل سکتا تھا اوسنے تین آدمی بطور مزدور کر کے ایک ایک گٹھری اونکے سر پر رکھی چوتھی آپ لی ایک مقام پر قریب وطن اوس مسافر کے جسکا مال تھا چار رون بہو نچکر فروکش ہوئے ان مزدورون مین سے دو شخص واسطے کھانا لانے کے بازار کو گئے دو وہان ٹھہرے رہے جو بازار کو

گئے اونھون نے باہم صلاح کی کہ اون دو شخصون کو جو مقام پہ ٹھہرے ہین مار ڈالو تو سب سونا ہم تم بانٹ لین چنانچہ حسب صلاح شیرینی مین زہر ملا کر لیتے آئے اور یہ دو شخص جو مقام پہ بیٹھے تھے اونھون نے یہ صلاح کی کہ اون دو شخصونکو جو بازار گئے ہین مار ڈالنا چاہیے کیونکہ کچھہ سونا اونھون کو دینا پڑے گا پس وہ تلوارین ریت مین دبا رکھین جسوقت دونون شخص بازار سے آئے اور اسباب کھانے کا رکھتے تھے اوسیوقت ایک دم سے دونون کی گردن اوڑا دی اب ان دونون نے شیرینی کھائی جو کہ اوسمین زہر ملا تھا یہ بھی کھاکے مر گئے اب دیکھیے تو یہہ ایسا سچ ہے لالچ بری بلا ہے ایک اور مثل ہے کہ ایک شخص ست سنگ مین جایا کرتا کچھہ عرصہ بعد اوسنے یہ آرزو کی کہ کسیطرح سرگ کو دیکھین چنانچہ کسی سادھ نے اوسکو کہا کہ اگر فلانے روز فلانے وقت فلانی طرح تو اپنے تئین جلادے تو بیکنٹھہ پہونچ جاویگا اوس نے اقبال کیا روز مقرر واسطے جلنے کے روانہ ہوا اوسی درمیان مین کوئی چور ایک تھیلی کسیکی چراکے بھاگا آتا تھا اور چور کو یہ معلوم ہوا تھا کہ اوسکے پیچھے آدمی بھاگے آتے ہین اوسکو خوف گرفتاری کا تھا اوسنے اوس شخص سے جو جلنے کو جاتا تھا پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اوسنے کہا کہ بھائی بیکنٹھہ کو جاتا ہون چور نے پوچھا کہ بیکنٹھہ کسطرح جاؤگے اوسنے سب حال بیان کر دیا اوسوقت چور نے تھیلی نکال کر کہا کہ سچ ہے جو کچھہ بیکنٹھہ مین ہے سو روپیہ سے یہان ہی موجود ہے لیجیے یہ تھیلی

آپکو یہان ہی بکنٹھہ ملا اِس شخص کو روپیہ دیکھکر طمع آگئی مصرع بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند۔ وہ تھیلی لے لی چور روانہ ہوا پیچھے سے آدمی بھاگے آتے تھے تھیلی اوس شخص کے پاس دیکھی چھین لی اور خوب مارا اب دیکھیے کہ لوبھہ ایسا بُرا ہے کہ بیکنٹھہ تک سے پھسلا دیا

دوہا

جب کہتا تھا سو نا کیو پڑو لوبھہ کے پھند
تا تنک سمیا مر گیا اب کیون ہووت نرانند

ایسی ہی صورت موہ کی ہے ایک مثل ہے کہ کوئی شخص بیکنٹھہ کو جا یہوالا تھا اوسکے لیے بمان دیوتا لائے جب وہ بمان پر چڑھنے لگا تو اوسکو موہ آیا کہ اپنے جورو لڑکون کو لیچلون مگر دیوتاؤن نے کہا کہ صِرف حکم تیرے واسطے ہے ہم بمان پر اورکسیکو نہ چڑھاوینگے اوس شخص نے کہا کہ اگر ہم سب بمان کے پایے سے لٹک چلین تب تو تمکو عذر نہین ہے اِس باتکو دیوتاؤن نے قبول کیا تب اوس شخص نے پایہ بمان کا پکڑا اوسکی جورو نے اوسکا پیر پکڑا لڑکے نے مان کا پیر پکڑا جب بمان اوڑا تو لڑکا مارے دہشت کے رونے لگا باپ نے کہا رو مت تجھکو لڈو دونگا لڑکا چپ نہوا بلکہ زیادہ گریہ وزاری کرنے لگا اوسوقت اوسکے باپ کو گھبراہٹ میں چندان ہوش تو رہا نہین ہاتھ سے پایہ اس نظر سے چھوڑ دیا کہ لڑکے کو ہاتھ سے دِکھلاؤن کہ تجکو اتنا بڑا لڈو دونگا جو پایہ چھوڑا سب کے سب زمین پر گر پڑے

دیکھو موہ بھی بیکنٹھ سے پھیر لایا کام ایسا بلی ہے کہ رسنگی رکھہ تک کو بھر مار دیا
اور سارے جگت کو کھانے جاتا ہے جو انسان مغلوب کام ہے وہ جانور سے
بدتر ہے کیونکہ یہ کام انسان کو بے ایمان بے حیا بے ادب بناتا ہے
اور جیسے گھوڑا بے لگام ہوتا ہے وہی حالت کامی پرش کی ہے اور
کامی وہ ہے کہ جو سوائے اپنی استری کے دوسری عورت پر راغب
ہوتا ہے باقی کچھہ کام کی نسبت آگے لکھا جاویگا کرودھ کا حال سنو
کہ ایک فقیر اپنی کوٹی مین بیٹھے تھے کسی شخص نے اونکا امتحان کرنا چاہا
کہ آیا کرودھ بس ہے یا نہین اوس شخص نے فقیر صاحب سے کہا کہ مجکو
تھوڑی آگ دو فقیر صاحب نے کہا کہ بھائی آگ میری کوٹی مین نہین ہے
اور اصل مین آگ موجود بھی نہ تھی مگر اوس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج
تھوڑی سی دے دیجیے تب فقیر صاحب نے کچھہ ترش رو ہوکے کہا
کہ آگ نہین ہے اس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج دبی بھی معلوم تو ہوتی ہے
اب فقیر صاحب نے اور زیادہ ترش رو ہوکر کہا کہ چلا جا کیسا آدمی ہے
ہم کہتے ہین کہ آگ نہین ہے اور مانگے جاتا ہے اوس شخص نے
پھر کہا کہ مہاراج دھوان تو اوٹھتا ہے تھوڑی سی دے دیجیے اب فقیر
صاحب کو نہایت غصہ آیا مارنے کو دوڑے تب اوس شخص نے کہا کہ اب تو
آگ جلنے لگی اب مطلب اسکا یہ ہوا کہ جو فقیر کو غصہ آگیا وہی آگ
جلنے لگی پس غصہ ایسا برا ہے کہ بڑے بڑون کو آدباتا ہے اور دیکھیے
غصہ پہلے اپنے کو جلاتا ہے بعدہ دوسرے کو جلاتا ہے کسواسطے

کہ غصہ آگ ہے جب دل میں پیدا ہوا منہ سے نکلا پس آگ نے اول اپنے
دلکو جلایا بعدہ دوسرے کو جلاوے گا پس غصہ حرام ہے الا اگر کبھی اتّفاق
ضرورت غصہ کرنے کی آن پڑے تو اوسکی یہ راہ ہے کہ ایک سانپ کسی
مقام پر لوگون کو بہت تکلیف دیا کرتا تھا بلکہ کاٹ کھاتا تھا ایک دن کوئی فقیر
وہان آ نکلے سانپ نے اونپر بھی حملہ کیا فقیر نے سانپ سے کہا کہ تو
ایسے بُرے کرم کسواسطے کرتا ہے سیدھا ہوجا فقیر کے کہنے سے
ایسا اثر ہوا کہ سانپ اوسی وقت سے نہایت غریب ہوگیا اب یہ نوبت
ہوئی کہ لڑکے اس سانپ کو گھسیٹے گھسیٹے پھرتے ہین وہ کچھ نہین کہتا
بعد کچھ عرصہ کے فقیر صاحب پھر آئے سانپ سے پوچھا کہ کہو کیا حال
ہے سانپ نے کہا دیکھیے جیسا حال ہے اوسوقت فقیر صاحب نے
فرمایا کہ یہ ہمارا مطلب نہ تھا کہ تو اپنی دُرگت کرا وے تجھکو چاہیے تھا کہ اپنی
پھنکار نہ چھوڑتا اوسوقت سے سانپ نے پھنکار شروع کر دی اب آپ
بھی بچ گیا اور نہ دوسرے کو کاٹتا ہے ایسی راہ سے اگر غصہ ہووے
تو چندان مضائقہ بھی نہین اب سُنیئے اہنکار سب سے ہی زیادہ برا ہے

شعر تکبر عزازیل را خوار کرد ✤ بزندان لعنت گرفتار کرد **مصرع**

اگر بدولت برسی مست نگردی مردی ✤ دیکھو دکھ اور حقارت کا سہارنا آسان
ہے مگر سکھ اور بڑائی کا سہارنا مشکل ہے کہ سکھ مین سب بھول جاتا ہے
اور مغرور ہوجاتا ہے اگر سکھ کو سنبھالے تو مرد ہے اور دکھ تو سب ہی
سہارتے ہین سکھ مین اپنے دوستون سے اوسیطرح پیش آوے

جیسے اول حالت مفلسی مین پیش آتا تھا اگرچہ کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار ویسے زبردست ہین مگر ست سنگ جو سچے دل سے کرے تو دور ہو سکتے ہین ایک مثل ہے کہ کوئی سادھ نے خوب ست سنگ کیا تھا نہایت سیلوان ہو گئے تھے کسی شخص نے اونکا امتحان لینا چاہا ایک روز اونکو واسطے کھانے کے نیوتہ دے آیا اور اپنے مکان پر آدمیون سے کہدیا کہ جب وہ فقیر آوے تو ایک آدمی دھکا دیکر ڈیوڑھی سے باہر نکالدے اور دوسرا بولا لیوے اسطرح سات بار کرنا جب صبح کو وہ فقیر آئے آدمیون نے اوسیطرح عمل کیا مگر فقیر صاحب نے کچھہ نہ کہا جب دھکا دیا تب نکل گئے جب بولایا چلے آئے اوسوقت وہ شخص کہ جسنے نیوتہ دیا تھا قدمون پہ اگر گرا کہ میرا قصور معاف ہووے آپ بڑے سیلوان ہین فقیر صاحب نے فرمایا کہ اسمین میری کیا بڑائی ہے یہ تو کتے کی خاصیت ہے کہ جب لکڑی دکھاؤگے چلا جاویگا جب بولاؤگے چلا آوے گا اب دیکھیے کہ کیسی سیلتا اون سادھ مین تھی یہ سب ست سنگ کا اثر تھا اگر انسان سچے دل سے سادھ گورو کے بچن کا نشچے کرے تو بیشک اوسکو ست سنگ کا پھل ہووے ایک مثل ہے کہ ایک دہقانی تھا اوسکو یہ سوجھا کہ کسیکو گورو کرکے بھگوان سے ملنا چاہیے اس عرصہ مین ایک فقیر آ گئے اوسنے اپنی درخواست کی فقیر صاحب نے اوسکو دہقان سمجھکر ایک پتھر کا ٹکڑا اوٹھا کر حوالہ کیا اور کہا کہ یہی بھگوان ہے اسکو پوجا کر مگر اس سے کوئی زبردست ملے تو تو اوسے پوجیو دہقانی اوس پتھر کو پوجنے لگا ہمیشہ بڑی پریت

سے آنکھ بند کر کر اوسکو بھوگ لگایا کرتا اسمین چوہے کھانا دیکھکر آتے اور کھانا لیجایا کرتے جب شخص آنکھ کھولتا تو دیکھتا کہ مہاراج ٹھاکر جی نے بھوجن کر لیا ایکروز اتفاقیہ اوسنے چوہون کو دیکھ لیا کہ چوہے کھانا کھارہے ہین اوسنے اپنے دل مین کہا کہ اب تو چاہے کی پوجا کرنی چاہیے کسواسطے کہ چوہا ٹھاکر جی سے زبردست ہے وہ پوجا چوہون کی کرنے لگا ایک روز اوسنے دیکھا کہ بلی آن کر چوہے کو پکڑ لے گئی اب اوسنے بلی کو چوہے سے زبردست دیکھا وہ بلی کو پوجنے لگا ایک روز کتے نے بلی کو مارا اب وہ کتے کو پوجنے لگا ایک روز اوسکی جورو نے کتے کو مارا اب وہ اپنی جورو کو پوجنے لگا مگر ایک روز اتفاقیہ اوسکو اپنی جورو پر نہایت غصہ آگیا اوسنے جورو کو مارا اب اوسنے اپنے کو زبردست سمجھا اپنی پوجا کرنے لگا غرضکہ اب گھٹ کی پوجا ہونے لگی تھوڑے ہی عرصہ مین کامل ہوگیا اب دیکھیے نشچے سے کیا پھل پیدا ہوتا ہے اب انسان اول تو نشچے نہین لاتے اور اگر نشچے بھی کرتے ہین تو واسطے مطلب دنیا کے اور اگر کوئی اونکو بیراگ کی بات بتاتا ہے تو جواب مین فرماتے ہین کہ ہم تو دنیا کے چھوڑنے مین بہت راضی ہین مگر ہمکو دنیا نہین چھوڑتی واہ رے کمنا ان شخصون کا یہ وہی مثل ہے کہ کوئی شخص اپنے گورو سے کہہ رہا تھا کہ مہاراج دنیا نے پکڑ رکھا ہے کیا کرون مجھسے بس نہین چلتا گورو جی اوٹھکر ایک درخت سے جالپٹے اور کہنے لگے مجھے درخت نے پکڑ لیا ہے چھوڑتا نہین وہ شخص دیکھکر حیران ہوا کہ خود گورو جی

نے درخت کو پکڑا ہے اور کہتے ہین درخت نے پکڑ لیا ہے اب گورو جی
کے ہادی ہوئے اور بولے کہ مہاراج درخت نے تو آپکو نہین پکڑا ہے
آپ نے درخت کو پکڑا ہے اوس وقت گورو جی بولے اے انجھ اب
دیکھہ کہ جگت کو تو نے پکڑ رکھا ہے اور جگت نے تجکو نہین پکڑا ہے تیرا
کہنا محض غلط ہے کہ مجھے جگت نہین چھوڑتا دیکھہ تو جگت کو نہین
چھوڑتا اِس سے زیادہ لطف کی اور بات سنیے کہ دیوتا کی پوجا کرنے
جاتے ہین دمڑی کے پھول چڑہاتے ہین اپنے کو بڑا پوجاری سمجھتے ہین بیٹا
اور بیٹیا اور دھن مانگتے ہین اور تھوڑے ہی دن بعد کہتے ہین کہ ہم نے
تو کسی دیوتا مین کچھہ بھی شکتی نہ دیکھی +

دوہا

انتر میل جو تیرتھہ نہاوے تس بیکنٹھہ نجانا +
لوگ پتیجے کچھو نہوے نا ہین رام ایانا +

کیسے ایسے شخصون کو بھگوان مل سکتا ہے بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ اصل مطلب کو
تو سمجھتے نہین ہین اور ایک لیک پیٹتے ہین بلکہ اسمین اپنا اور نقصان
کرتے ہین لوگ کہتے ہین کہ ہم پوجا تیرتھہ برت کرتے ہین مگر اون کے
دل کی مطلق صفائی نہین ہوتی دیکھیے جس روز اچھا سنگار دیکھین تو
کہتے ہین کہ آج چھبات چھبات مہاراج براجے ہین کیسے روز تو نری مورت
ہی تھی صرف سنگار کے دِن مہاراج چھبات چھبات براجے تو کیسے
ایسے مورکھون کو مہاراج سے پریت ہے یا سنگار سے اگر مہاراج

سے پرپیت ہوتا تو روزا و نکو چہپات چہپات نہ لکھتے اِسلیے بعضے موقع پر
بعضے بعضے مہاتما یون نے تیرتھ برت کی نِندا بھی کی ہے اور لوگ اوسے نِندا
ہی سمجھتے ہین مگر اونکا اصل مطلب نِندا سے نہین بلکہ یہ کہ لوگ اب تیرتھ برت
سے پھل جیسا چاہیے ویسا نہین اوٹھاتے اونکو تیرتھ برت سے کچھہ
اچھاؤ ہو جاوے اور ست سنگ مین آوین اور وہان اصل مطلب کو
سمجھین تو تیرتھ برت بھی سپھل ہووے دیکھیے کہ ٹھاکر درشن
اور پوجا سے مطلب یہ تھا کہ من انسان کا ایکاگر اور نشچل (برابر) ہووے
چاہیے تھا کہ درشن کرکے مورت کو ہردے مین (ایکسو) دھارتے (قائم)
اور ہر وقت درشن کرتے رہتے کہ من ایک طرف قائم رہتا اب یہ بات
تو کرتے نہین مگر پوجا اور درشن کو ایک آفت سی ٹال دیتے ہین

بیت

بر زبان تسبیح و در دل گاو خر	اینچنین تسبیح کے دارد اثر

بلکہ جہان تک بنے تو نکرنے مین بہت رغبت رکھتے جسدن کوئی کام
دنیا کا آجاوے تو اور جسقدر کام اپنے تن کے یا دنیا کے ہین وہ
تو سب کرین اور جو گھڑی دو گھڑی پوجا کرتے تھے یا درشن کو جاتے
تھے اوسکو اوسدن چھوڑ دین اور جو کوئی پوچھے کہ یہ کیا تو جواب
دیدین کہ آج کام بہت آگیا دیکھیے تمام دن رات مین صرف گھڑی دو
گھڑی پوجا کرتے تھے اوسیقدر وقت کچھہ پھلدایک تھا سو اوسمین بھی
کسر نکالی اور دنیا کا کوئی کام نچھوڑا اب تیرتھہ کا حال سُنیے

تیرتھ نہانے سے یہ مطلب تھا کہ انسان تیرتھ پر جا کر کچھ تِن دان کریگا سادھ مہاتماؤن کے درشن کریگا کتھا بارتا سنیگا سفر کی سختی اوٹھاویگا گھر کی ہائے ہائے اور موہ سے چھوٹنے کا بھجن کرے گا پس ایسے تیرتھ کرنے سے بیشک من صاف ہوگا جب ست سنگ کرے گا مکت پاویگا اب لوگ کیا کرتے ہین تیرتھ پر جا کر سیر کرتے ہین مال چکھتے ہین گھر کو اور یار دوستون کے لیے سامان تحفہ لاتے ہین بڑے سامان سے سفر کرتے ہین سادھ پنڈت کو لالچی پاکھنڈی کہتے ہین پیسا پن نہین کرتے بھوکے کو کھلاتے نہین بھجن اور کتھا سننے کا تو ذکر کیا اگر شرماشرمی تیرتھ نہانے کا جگ کرتے ہین تو دس پانچ برہمنون کو پوری ترکاری اور بڑا شیرمارا تو رسمی شیرینی کھلادی اور یار دوست بھائی بند سو پچاس بولائے اونکی ضیافت کرتے ہین عمدہ شیرینی مربہ اچار چٹنی پاپڑ کھلاتے ہین اور ابھمان یہ کہ ہم تیرتھ کر آئے ہین اور ایسا بھاری جگ کیا ہے دیکھیے یہ جگ ہوا یا ٹھگ بدیا ہوئی اب برت کا حال سُنئیے ابرت سے مطلب یہ تھا کہ اول اوسکو بھوکے رہنے کی تکلیف معلوم ہوجاوے کہ دوسرے بھوکے کے اوپر دیا کرے اسپر ایک مثل ہے کہ کسی اوستاد نے بادشاہ کے لڑکے کو تعلیم کیا علم اور ادب سب سکھادیے لڑکا بادشاہ کا علم مین طاق ہوگیا اوستاد نے بادشاہ سے عرض کی کہ اگر تقصیر معاف ہووے تو ایک بات اس لڑکے کو اور سکھلادون بادشاہ نے اجازت دی اوستاد نے ایک روز

اوس لڑکے کو خوب مارا پادشاہ نے اوسکا موجب دریافت کیا تب اوستاد
نے کہا کہ اسکو پادشاہی کرنی ہے اسکو رحم ضرور چاہیے اگر یہ خود مزہ مار کا نہ چکھتا
تو اسکو دوسرے کے مارنے مین کبھی رحم نہ آتا نپس ظالم ہوتا اسواسطے
مین نے اسکو مارا ہے اب خلاصہ یہ ہوا کہ جو آپ بھوکھا رہیگا تو دوسرے
بھوکھے کا اوسکو درد آویگا دوسرے بھوکھ پیاس کی برداشت کر لیا کرے
تیسرے بعوض کھانے کے پن کرے اور چوتھا کہ بھلا ہار تھوڑا کھاوے
کہ آلکس آوے تو بھجن کرے اب لوگ کیا کرتے ہین کہ روز تو بیچارون کو
دال روٹی بھی مشکل سے ملتی ہے برت کے دن بڑے برفی دودھ ملائی
کھاتے ہین ہر روز گھر اور دکان وغیرہ کے کام سے فرصت نہین ہوتی برت
کے دن باغون کی سیر کرتے ہین شطرنج گنجفا کھیلتے ہین یا سو رہتے ہین
اب دیکھیے کہ جب پیڑے برفی آپ کھائے تو اب پن کہان سے کرین
اور جب خوب پیٹ بھرا تو بھجن کیسے ہووے شطرنج گنجفا کھیلے یا سو رہے
سو اور عذاب کمایا اور راہنکاریہ سب ہے کہ ہم برتی ہین اور جو کوئی بھوکا پیاسا
آیا تو جواب ہے کہ آج دینا نہین ہے بھلا ایسے لوگون کو کسطرح مالک کے
درشن پراپت ہونگے مگر برتی صاحب سے پوچھیے تو یہ جواب ہے کہ
ہماری مکت مین کیا شک ہے اگر بید شاستر سچے ہین تو مین بھی سچا ہون
ایسا لکھا ہے کہ ایکادشی کے برت سے مکت حاصل ہوتی ہے پس مینے
برت کیا میری مکت ہوگی واہ صاحب کیا اچھا برت کیا ہے اور نیم
وغیرہ تو بھاڑ مین گئے اور مکت تو آپ کے دروازہ پر آپ کے منتظر ہی

کھری ہے اب ایسے برتیون کو کوئی نرک گامی کہے تو کیا بیجا ہوسکتا ہے کہ بید
شاستر پر الزام لاتے ہین اونسے اول یہ پوچھیے کہ جو ایک ایکادشی کے دن
بھوکے مرنے اور ساگ کھانے سے مکت ہوتی ہے تو اور برت کیون
کرتے ہو تیرتھ جاترا کیون مارے مارے پھرتے ہو اور کتھا کیون سنتے ہو
سمجھتا اور پھر نادان بنتا وہی مثل ہے کہ فلانی نے خصم کیا برا کیا نہین
اوسنے چھوڑ دیا بہت ہی برا کیا اب غور کیجیے کہ جو شاستر نے ایکادشی
کے برت سے مکت کہی ہے سو صحیح ہے غلط نہین ہے اگر بدہ کے ساتھ
ایکادشی کا برت کرے تو بیشک برت کرتے کرتے اور بھجن سمرن مین لگتے
لگتے دان پن کرتے کرتے ضرور مکت پاویگا اکثر لڑکون سے کہا کرتے ہین
کہ جہان الف بے تے پڑھے اور قابل ہوئے کیونکہ صرف الف بے
کے پڑھنے سے آدمی قابل ہوجاویگا مگر ہان بدون الف بے پڑھے
ہرگز قابل نہین ہوسکتا اور برت کے معنی تو یہ ہین کہ نراہار نرجل رہنا چاہیے
چنانچہ اب خلاف اوسکے عمل ہے اور دیکھیے اول تو کتھا بارتا مین کوئی جاتا
نہین اگر جاتا ہی تو اونگھتا ہے سو رہتا ہی ایک مثل ہے کہ کہین کتھا ہو رہی
تھی ایک شخص کتھا سنتے سنتے سو گیا کہین ایک کتے نے آنکر اوسکے منہ پر
پیشاب کر دیا جب یہ تلملایا گستا فورا بھاگ گیا جب کتھا ہو چکی اوسوقت
اور لوگون نے کہا کہ واہ آج کتھا مین کیا امرت کی برکھا ہوئی تو یہ شخص
جو سو گیا تھا بولا کہ حقیقت مین امرت برسا میرے منہ مین بھی امرت کی
بوندین پڑین مگر کچھ کھاری سی تھین اب دیکھیے ایسے

او نکون کو کسطرح یہ معاملہ سمجھہ مین دخل ہووے جو پشپاب کو امرت تصور کرین مگر ہان
یہ سب جنکا او پر ذکر ہوا ہے اونسے بہت اچھے ہین جو بالکل کچھہ نہین کرتے
بھلا اونھون نے گنگا کا تو اشنان کیا بھائی بندہی کو کھلا یا کتھا مین سے
تو جو سنا سو ئی صحیح برت کیا دن بھر بھوکے تو رہے اب جو شخص بدہ کے
ساتھہ تیرتھہ برت کرتے ہین اونکا کیا کہنا دیکھو آون شخصون کو جنھون نے
بدون کسی باشناکے چت سے کتھا سنی اونکو حقیقت مین امرت میسر آیا
کہ اونکا چت پرسن اور شدہ ہوا مالک کیطرف پریم اور پریت ادھک ہوئی
سیل سنتوکھہ دیا دھرم ست بولنا دین تا یعنی نیاز اوداری تا
یعنی سخاوت پراپت ہوئی اب سیل کا گن سنیے جسکو سیل حاصل ہے وہ
ظاہر خدا کے حکم کی تعمیل کرتا ہے آپ سکھہ پاتا ہے دوسرے کو بھی دکھہ او
عذاب سے بچاتا ہے دیکھیے ایک شخص نے زیادتی کی مثلاً گالی دی
سیل وان سنکر چپ ہو رہا اگر اوسنے عوض مین گالی دی تو اپنا
نقصان آپ کیا پس مالک کو اپنے سر پر سمجھا دوسرے اپنے کو رنج
پہونچایا تیسرے گالی دینے والے کو بھی زیادہ عذابی کیا کسواسطے
کہ جسنے گالی دی تھی آوسنے اپنے کو زبردست سمجھا تھا وہ عوض
مین گالی کھا کر چپ نہو گا اگر کچھہ طاقت رکھتا ہوا تو شاید مار بیٹھے گا
اگر طاقت نہوئی تو اور گالیان دیگا اب اوسکے ذمہ عذاب اور زیادہ ہوا
اور اپنا بھی نہایت نقصان ہوا اگر دونکو خبر ہوئی فساد بڑھگیا اور جو
ایک گالی کھا کر چپ ہو رہا تو ایک گالی ہی رہی اور گالی دینے والا

خود پشیمان ہوکر معافی چاہے گا دوسرے فساد نہ بڑھانا کسی دوسرے کے جانا اور مالک راضی رہا پس تعمیل حکم مالک ہوئی اب سنتوکھ کا حال سنئے اگرچہ سنتوکھ سے دولت پیدا نہیں ہوتی مگر جو بات دولت سے حاصل ہوتی ہے وہی سنتوکھ سے حاصل ہوتی ہے یعنی آرام اگرچہ سنتوکھ سے دکھ بالکل دور نہیں ہوتا مگر طاقت برداشت کرنے دکھ کی حاصل ہوتی ہے وہ سمجھتا ہے کو سب تقدیر و مالک کی مرضی سے ہوتا ہے اور مالک کی رضا میں چلنا واجبات سے ہے پس کیوں روئے اور روئیکے کہ جو تقدیر کو نہیں مانتے تو آپ دکھ پیدا کیا ہوگا پھر رونا کیا اگر مالک کے یہاں بے انصافی سمجھتے ہو تو بھی رونا نہیں بن سکتا ہے کیونکہ اگر زبردست کے خلاف مرضی عمل کیا تو وہ اور دکھ دیگا اگر تم مالک کو نہیں سمجھتے اور ایسا خیال ہے کہ جو ہوتا ہے وہ خود ہوتا ہے پھر رونے سے کیا ہوگا پس اس طرح سے سنتوکھ واجب ہے واسطے حاصل کرنے سنتوکھ کے انسان کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ میرے پاس کسقدر ضرورت سے زیادہ ہے اور مجھ سے زیادہ دکھی کتنے اور ہیں کوئی سنتوکھی گھوڑے پر سے گر پڑا اوسکا ہاتھ ٹوٹ گیا وہ شکر خدا کا کرتا ہے کہ بڑی عنایت کی کہ گردن نہ ٹوٹی ورنہ جان سے جاتا رہتا کسی سنتوکھی کا گھر جل گیا مگر اوسکے پاس دو گھر اور بھی تھے کسی شخص نے آکر حسب رسمیات دنیا کے کہا کہ بڑا افسوس ہے کہ آپ کا گھر جل گیا سنتوکھی کہتا ہے مجھے آپکی طرف کا افسوس ہے کہ آپکے

ایک ہی گھر ہے میرے تو اب بھی دو اور موجود ہین حقیقت مین سنتوکھ بڑی
چیز ہے جن شخصون نے سنتوکھ کے زور سے اپنی خواہشین اس دنیا مین دبائی
ہین عاقبت مین اونکی خواہشین خدا بآسانی تمام پوری کرینگے یہان بھی
آرام سے رہے وہان بھی آرام پایا ✤

دوہا

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت ✤
پار برمھ کو پایئے من ہی کی پرتیت

جنھون نے سنتوکھ کر کے من مارا ہے اونھون نے تمام جگت کو جیتا ہے

دوہا

گودھن گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان
جب آوے سنتوکھ دھن سب دھن دھول سمان

ایک مثل ہے کہ کسی راجہ نے تمام دنیا کو جیتا اور اپنا نام سرب جیت کھوایا
سب اوسکو سرب جیت کہتے تھے مگر صرف اوسکی مان اوسکو سرب جیت
نہین کہتی تھی راجہ نے اپنی مان سے پوچھا کہ تو مجھے سرب جیت کیون
نہین کہتی اوسکی مان نے جواب دیا کہ مین تجکو سرب جیت جب کہون جب تو
فلانے فقیر کو کہ فلانی جگہ ہے اوسکو جیت آوے راجہ بحجب
حیران ہوا کہ مان کیا کہتی ہے بڑے بڑے راجہ جو ہاتھ سے مینے
جیت لیے فقیر کا کیا جیتنا ہے مگر راجہ فقیر کی طرف روانہ ہوا دیکھتا ہے
کہ ایک فقیر نہایت دبلا برے حال سے بیٹھا ہے وہان راجہ

جا کھڑا ہوا اور سوچتا ہے کہ اسکو کیا جیتوں ایک آدمی میرا اسکو پا نہیں سکتا ہے
فقیر نے راجہ سے پوچھا کہ تیرا یہاں آنے سے کیا مطلب ہے راجہ نے
سب حال بیان کیا فقیر نے کہا کہ درحقیقت تو مجکو جیت سکتا ہے پر
تو نے ابھی تک اپنے گھر کے دشمن کو نہیں جیتا اگر اوسکو بھی جیت
لیوے تو تیری مان بھی سرب جیت تجکو کہے راجہ نے دشمن کا
حال دریافت کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ تیرے من تیرا دشمن ہے
کہ تجکو ایسا خراب کر رہا ہے اگر تو ایک من کو جیت لیوے تو اسطرح
ہوس کر کے بیہودہ کیون مارا مارا پھرے اوس وقت راجہ کو
گیان ہوا اور گھر لوٹ آیا اوسکی مان نے پوچھا کہ فقیر کو جیتا اوسنے
جواب دیا کہ اب تو مین نے اپنے کو جیتا ہے اوسکی مان نے اوسکو
اوسی وقت سرب جیت کہا اب دیکھئے کہ من کے جیتنے سرب جیت
ہوا واہ رے سنتوکھ تجھ مین کیا کچھ جھگڑا ہے نہ رگڑا
ہے اور سرب جیت کرا دیتا ہے سچ ہے من جیتے جگ جیت

	دوہا	

سائین ست سنتوکھ دے بھاؤ بھگت بسواس
صدق صبوری سانچ دے مانگے دادو داس

	دوہا	

جیوت ماٹی ہو رہو سائین سنمکھ ہوے
دادو پہلے مر رہو پاچھے مرے سب کوے

اب دیا کی کیفیت سنیئے جو دیا کرتا ہے وہ مالک کا پیارا ہوتا ہے آپ بھی سکھی رہتا ہے دوسرے کو بھی سکھہ پہونچاتا ہے +

دوہا

دیا دھرم کا مول ہے نرک مول ابھمان +
تلسی دیا نچھوڑیے جب لگ گھٹ مین پران +

شعر

ازہزاران کعبہ یک دل بہتر ست	دل بدست آور کہ حج اکبر ست

اس شعر کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ اپنے دل کو قبضہ مین کر کہ ہزارون کعبہ سے ایک دل کا بس کر لینا بہتر ہے دوسرے معنی یہ کہ دوسرے کے دل کو قبضہ مین کر یعنی دوسرے کو سکھہ پہونچا اوسمین ہزارون کعبہ کی زیارت ہے دیا اوسکو کہتے ہین کہ حتی المقدور اپنے دکھہ کیطرف نظر نکرے دوسرے کو سکھہ پہونچاوے اگر اوسکے تن سے دوسرے کا دکھہ دور ہوسکتا ہووے تو آپکو تکلیف گوارا کرے اگر اپنی جان بھی جاوے تو بھی عذر نکرے دردمند درویش بیدرد قصائی اگر دھن سے دوسرے کا کام ہووے تو دھن سے سہایتا کرے اگر زبان سے قلم سے دعا سے دوسرے کا کام بنے اوسمین کوتاہی نکرے جیو کی رچھا سب اوپر دیا ہے اگرچہ اس کلام مین ازروے کسی مذہب کے عذر نہین ہوسکتا مگر بعضے بعضے مذہب مین جیو کا مارنا واسطے کھانے کے جائز ہے اگرچہ اس بارہ مین ہزارہا دلیل دیجا سکتی ہین مگر اپنے تیئن

جھگڑے سے کچھ مطلب نہین ہے مگر یہ ازروے کل مذہب کے ثابت
ہے کہ گوشت کا کھانا داخل صواب نہین ہے اور نہ فرض ہی ہے اور
اکثر مذہبون کے بموجب ممنوع ہے پس یہ بہرحال بہتر ہے کہ گوشت کھانے
سے پرہیز کرے کس واسطے کہ کھانے مین سواے لذت دنیا کے اور
کچھ فائدہ نہین ہے اور اصل مین اول تو شے غلیظ ہے دوسرے
انسان کی طبیعت کو بے رحم کرتی ہے یہ بات عیان ہے کہ جو گوشت
کھاتے ہین اونکو جیو کے مارنے مین درد نہین ہوتا ہے مطلب بھی
اکثر صرف واسطے تفریح طبع کے جیو ہنسا کرتے ہین اور عوض بشیک
دینا ہوتا ہے ایذا رسانی بہرحال بُری ہے اسواسطے گوشت
کھانے سے پرہیز فرضاً لازم آیا جب انسان مین دیا ہوگی تب سب
سو کرم بن سکتے ہین ورنہ کوئی بھی نہین بن سکتا پس دیا کو
دھارنا سب سے اول چاہیے اب دھرم کا حال سُنیے راجہ ہرچند
اجودھیا کا راجہ تھا اوسکے راج مین ست برتتا تھا ایک بار دانہ بویا
جاوے سات بار پھل دے ادھا دودھ گاے کے بچے کو ملتا تھا
بارہ برس کی عمر سے پہلے لڑکی کی شادی ہوتی تھی پرجا پر ظلم نتھا سب امنی و
خوشحال تھے دکھ اور تنگی کا نام نتھا ایک سے راجہ کو جگ کرنیکی اچھا ہوئی
چنانچہ بسوامتر نے کہا کہ جگ مین کراونگا مگر یہ کہکر بسوامتر سرگ کو چلے گئے
راجہ نے بعد بہت انتظار جگ شروع کرادیا بسوامتر کو اسکی خبر
ہوئی کہ راجہ کا جگ شروع ہوگیا اون کو بہت غصہ آیا اور جو کہ

اوروبیوتا اندروغیرہ کو خوف تھا کہ راجہ ہرچند بڑا ست والا ہے یہ کبھی نہ کبھی ہمارا
راج لے لگا سب نے بسوامتر کو بہکایا کہ آپ جا کر راجا کا ست ڈگا وین
بسوامتر نے ایک گیتے کا سروپ دھر کر ہرچند کے باغ مین پہونچکر
باغ کو اوجاڑ دیا راجہ کو خبر ہوئی راجہ مع ہمراہیون کے آیا راجہ کو آتے ہی
گیتا بھاگ نکلا راجہ اور اوسکے ہمراہیون نے پیچھا کیا مگر گیتا ہاتھہ آیا ہمراہی
سب ہار کر تھک رہے راجہ اکیلا گیتے کے پیچھے چلا گیا آگے ایک
ندی آئی بسوامتر نے گیتے کا سروپ بدلکر برہمن کا سروپ کر لیا اور ایک
لڑکی اور لڑکا بھی رچ لیا اور برہمن راجہ کے پاس آیا راجہ نے ڈنڈوت کی
اونھون نے اسیس دی برہمن نے راجہ سے کہا کہ راجہ یہ کنیان بارہ برس کی
ہوگئی ہے اور لڑکا بھی موجود ہے ابھی اسکی شادی کر دے راجہ نے
اول کچھہ سوچ بچار کیا کہ یہان کیسے کر دون مگر برہمن کی ضد دیکھ اونہین نے
اوس لڑکی کا بیاہ کرایا راجہ نے لڑکی سے کہا کہ تو جو چاہے سو مانگ
لے لڑکی نے اول راجہ سے اقرار دینے کا حسب اوسکی درخواست
کے کرا لیا اور پھر راجہ سے کہا کہ سب اپنا راج مجھے دے اب راجہ گھبرایا
مگر دیکھا کہ جو نہین دیتا ہون تو ست جاتا ہے راجہ نے سنکلپ کر دیا
بعد اوسکے برہمن بولا کہ مہاراج مجھے بھی کچھہ دو یہ تو آپ نے کنیان کو
دیا اب راجہ اور گھبرایا کہ اب دینے کو کیا رہا اور برہمن نے سوا من سونا
طلب کیا راجہ نے کہا کہ مجھے بیچ لے اپنا سنکلپ کر دیا اب راجہ
گھر آیا اور آپ ساتھہ برہمن کے جانے لگا رانی اور لڑکا بھی

راجہ کا اوسکے ساتھ ہوا راستہ مین سورج نے اسقدر گرمی کی کہ جانور اور
درخت جلے جاتے تھے اور یہ تینون راجہ رانی لڑکا پیاس مین بیہوش تھے
برہمن نے پانی لاکر رانی کے آگے رکھا اور کہا کہ تو پانی پی تو جس سے
گیا رہے رانی نے کہا کہ بدون پت کے پہلے پیے میرے پینے مین
میرا ست جاتا رہیگا پانی نہ پیا برہمن نے لڑکے کو پانی پینے کو کہا اوسنے
بھی ایسا ہی جواب دیا کہ جبتک ماتا پتا نہ پیے تب تک پانی پینا میرا
دھرم نہین ہے راجہ کے پاس پانی لے گیا راجہ نے کہا کہ جب تک
سنکلپ پورا نہوگا تبتک پانی نہین پی سکتا غرض کسی نے
پانی نہ پیا برہمن نے بنارس مین راجہ رانی اور لڑکے کو بازار مین اوسکے بیچنے
کے کھڑا کر دیا اول ایک بیسیا یعنی کسبی آئی اور اوسنے رانی کو خریدنا چاہا
بلکہ دہون بھر سونا دینے کو راضی ہو گئی اوسوقت رانی نے اوسکا
حال دریافت کیا کہ تو کون ہے اوسنے جواب دیا کہ مین بیسیا ہون سب کا
دل موہ لیا کرتی ہون سنگار بہت اپنے تن کا کرتی ہون اور سدا ان
سہاگن ہون رانی کو یہ سنکر بہت کلیش ہوا اور مالک سے عرض کی
کہ ہے بھگوان اس سے مجھے بچائے اوس وقت ایک بندر نے آنکر
بیسیا کو ایسا حیران کیا کہ وہ بھاگ گئی پھر ایک برہمن اوس رانی اور
لڑکے کو مول لیگیا اور ہرچند کو ایک سپنچ مول لے گیا قیمت مین
سو امن سونا آیا وہ برہمن کو راجہ نے سنکلپ مین دیا سپنچ نے راجہ کو
دو نوکریان بتا دین کہ ایک تو مرگھٹ پر جو مردہ آوے اوسکی بابت

بسوا روپیہ اور ایک بالشت کپڑا کفن مین سے لے لیا کر او رسوریان چرا
لایا کر راجہ اسیطرح کرنے لگا اب بھی بسوامتر کو صبر نہ آیا راجہ کی ست ڈگانے کی
اور تدبیر کی آپ سانپ بنکر راجہ کے لڑکے کو جو باغ مین برہمن کی پوجا کے
لیے پھول لینے جایا کرتا تھا کاٹا لڑکا مر گیا رانی لڑکے کو مرگھٹ پر لے گئی
ہر چند نے سوا روپیہ اور کپڑا طلب کیا رانی نے کہا کہ پوتر تمھارا
ہی ہے راجہ نے کہا مین نہ سنونگا اپنے مالک کی آگیا بھنگ نکرونگا
رانی کے پاس روپیہ نتھا راجہ نے رانی کی چادر لے لی جب
لڑکے کو مرگھٹ پر رکھنے دیا خیر رانی لڑکے کو بہا کر اوسکے غم
مین کسی مقام پر پڑی رہی بسوامتر نے اوس دیس کے راجہ کے یہان
چوری کر کے ایک ہار موتیون کا لا اوس رانی کے گلے مین ڈالدیا رانی
غم مین پڑی تھی اوسکو کچھ خبر نہوئی اور وہان بسوامتر نے
راجہ سے کہا کہ تمھارا چور پکڑا ہے لیجا کر ہار رانی کے گلے مین پڑا ہوا
دکھلادیا اب رانی پر مار پڑنے لگی کوئی پرسان نہین ہے راجہ نے
حکم دیا کہ اسکو معرفت سپچ کے درخت سے لٹکوا کر مار ڈالو اور یہ رانی
اوسی سپچ کے پاس کہ جسکا نوکر ہر چند تھا بھیجی گئی اوس سپچ نے ہر چند کو
حکم دیا کہ اسکو مار ڈال ہر چند نے رانی کو درخت سے لٹکایا اوسوقت
ایک میلا تھا ہزارون کو رانی کی صورت دیکھکر رحم آتا تھا
ہر چند کو مارنے سے روکنے لگے رانی نے کہا راجہ اب دیر یت کر
ایسا نہ ہوگا کہ گنگا کے تیر تیرے ہاتھ سے میرا کال ہوتا ہے

راجہ نے تلوار اوٹھائی جو مارنے کو چاہے تھا کہ بھگوان پرگھٹ ہوئے ہاتھہ روک لیا رانی کو درخت سے اوتروایا اوسکے لڑکے کو گنگا جی سے لا موجود کیا سبوامتر نہایت شرمندہ ہوئے اپنا کیا پایا سچ ہے

بیت

ہر کسی راہ تو خاری ہند تو گل نہی	اوسرائی خاریا مد تو بجزائی گل بری

دوہا

جو تو کو کانٹے بووے تا کو بو تو پھول
تو کو پھول کے پھول ہین واکو ہین ترسول

جے دیو برہمن کی کتھا بھی اس دوہے کی خوب تائید کرتی ہے جے دیو برہمن نے کسی سیوک کے یہان سے کچھہ روپیہ پایا اوسے لیکر چلے راستہ مین چار چور ملے اونھون نے آپسمین صلاح کی کہ اس برہمن کو کیا کیا چاہیے کسی نے کہا کہ اسکو مار ڈالو کسی نے کہا چھوڑ دو کسی نے کچھہ کسی نے کچھہ کہا آخر مین یہ صلاح ٹھہری کہ اسکے ہاتھہ پیر کاٹ کہ اسکو غار مین ڈالدو غرض ایسا ہی کیا اور مال سب لے گئے اتفاقیہ ایک دو روز بعد اوسطرف سے راجہ کی سواری نکلی لوگون کو غار مین ایک طرح کی روشنی دکھلائی دی لوگون نے جا کر دیکھا تو دیکھتے ہین کہ ایک شخص کے ہاتھہ پیر کٹے ہوئے ہین اور باقی سر پر چمک رہا ہے راجہ خود گیا درشن کرکے جے دیو جی کو وہان سے اوٹھوا کر اپنے گھر لایا جے دیو جی نے

راجہ کو اوپدیش کیا کہ سادھ سیوا کر راجہ کرنے لگا جو سادھ آوے اوسکی
خوب سیوا ہووے اگر فریبی بھی سادھ کا روپ رکھکر آئے اونکی بھی سیوا
ہوا کرے ان چورون نے جنھون نے جے دیو جی کے ہاتھ پیر کاٹے تھے
حال راجہ کا سنکر سادھ کا بھیس بنا کر راجہ کے یہان آئے جے دیو جی نے
اونکو پہچانا اور راجہ سے کہا کہ انکی سیوا بہت اچھی طرح سے کر راجہ نے
خوب سیوا انکی اور چورون کو رخصت کے وقت حسب فرمانے جے دیو جی
کے راجہ نے دو بہنگی بھر کر روپیہ اون چورون کے ساتھ کر دیا
راستہ مین ایک بہنگی والے نے چورون سے پوچھا کہ مہاراج راجہ نے
تمھارے سیوا اور سادھون کی نسبت بہت کی اسکا کیا سبب ہے
اون چورون نے کہا کہ ہمنے ایک وقت جے دیو جی کی جان بچائی
تھی بس اتنے کہتے ہی زمین پھٹ گئی اور چارون چور کھڑے کے کھڑے
سما گئے وہ کہار روپیہ لیکر آئے اور جے دیو اور راجہ سے بر تانت کہا جے دیو
سوچ سے کٹے ہاتھ ملنے لگا وہی ہمی اونکے ہاتھ پیر درست ہو گئے اب دیکھو ست بولنا جہان کہا ہے
مگر بہت ہی مشکل ہے کوئی امیر ایک ولایت سے موافق حکم اپنے بادشاہ کے دوسری ولایت مین
گیا جس روز منزل مقصود کو پہونچا اوس روز پیشتر پہونچنے سے ہوا
بہت تند چلی کہ خوف ڈوب جانے جہاز کا تھا مگر بخیریت پہونچا
بعضے امیر اوس ولایت کے اوسکے استقبال کو آئے اور کہنے لگے کہ
آج آپکو نہایت تکلیف ہوئی ہوگی ہمکو نہایت افسوس ہے اور
کمال فکر ہو رہا تھا یہ امیر ان کلامون کو سنکر اپنے دل مین کہنے لگا

کہ یہ لوگ جھوٹھے کہتے ہین انکو میری کیا فکر تھی اوس ولایت کے امیرون سے
اسکو ایک مکان مین فروکش کرایا امیر نووارد نے حال کرایہ مکان کا دریافت
کیا تو اوس ولایت کے امیرون سنے حسب رسمیات ظاہری ایسے کہا کہ یہ
مکان آپ کا ہی ہے اسکا کیا کرایہ ہوگا یہ امیر خاموش رہا دوسرے روز
اس امیر نے بنظر اپنے آرام کے ایک دو دیوار اوس مکان کی گروادی
جب کہ مالک مکان کو خبر پہونچی کہ امیر نے دیوارین گروادین آنکر امیر
سے حال دریافت کیا اور کہا کہ مکان آپکے رہنے کو دیا تھا نہ کہ
گرانے کو امیر نے جواب دیا کہ تم نے کل کہا تھا کہ مکان آپ کا ہی ہے
ہمنے اپنا سمجھ کے اپنے آرام کے واسطے توڑوایا ہم یہ نہین جانتے
تھے کہ تم جھوٹ بولتے تھے ایسی ہی چند باتین تواضع کی اور بھی
ہوئی تھین کہ جنکو اس امیر نے جھوٹا پایا اس امیر نے اپنے بادشاہ کو
عرضی لکھی کہ واسطے خدا کے مجھکو طلب کرلو یہان کے آدمی بہت
جھوٹے ہین دل مین کچھ اور زبان مین کچھ اور پھر اپنے کو شائستہ اور
سچا سمجھتے ہین اور ہم کہ جو دلمین ہوتا ہے وہی زبان پر لاتے ہین تو ہمکو وحشی
اور بیوقوف کہتے ہین اب دیکھیے سچ بولنا کتنا مشکل ہے چاہیے تو ایسا
ہی ہے اگر ایسا نہ بن پڑے تو اسقدر احتیاط تو ضرور ہی ہے کہ ایسا
کلام نہووے جسمین دوسرے کا نقصان ہوتا ہو اکثر تواضع مین
جھوٹے کلام بھی نکلتے ہین مگر دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے
الا وہ یا دقی اسکی بھی بری ہے کہ ربط جھوٹ بولنے کا ہو جاوے گا

بجائے سچ کہنے کے مبالغہ ہوجاویگا خصوصاً اسیواسطے بہت ملاقات کرنا بھی منع ہے ناحق تواضع مین جھوٹ بولنا پڑتا ہے کسیکی مذمت کرنی ہوتی ہے کسیکی ناحق تعریف کہنی ہوتی ہے جھوٹے اقرار کرنے پڑتے ہین اور جھوٹ بولنا مہا پاپون کا پاپ ہے پس ست بولنا مہا اُتم ٹھہرا

بیت

راستی موجب رضای خدا است	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

اب دنیا کی کیفیت سنیے کہ دنیا انسان کو بھی پسند اور خدا کو بھی پسند کسی معرفت کی کتاب مین ایسا تحریر ہے کہ جبرئیل فرشتہ خدا کے حضور جاتے تھے راستہ مین شیطان ملا اوسنے پوچھا حضرت کہان جاتے ہو جبرئیل نے کہا کہ خدا کے پاس جاتے ہین شیطان نے پوچھا کہ تم خدا کے لیے کیا نذر لے چلے ہو جبرئیل نے کہا کہ خدا کل کا مالک اور سب شے اوسکی پیدا کی ہوئی ہے بھلا مین کیا چیز نذر لیجاؤن شیطان نے کہا کہ خالی ہاتھ جانا بھی تو مناسب نہین ہے تب جبرئیل نے کہا تم بتاؤ کیا لیجاؤن شیطان نے کہا کہ نیاز یعنی دنیا لیجاؤ نیاز خدا کے یہان نہین ہے اس لیے یہ بطور تحفہ ہوگی کسواسطے کہ اوسکی ذات بے نیاز کہلاتی ہے یہ نیاز اوسکو نئی چیز ہوگی جبرئیل یہ سنکر چلنے لگے شیطان نے کہا کہ میرا بھی ایک کام کرتے آنا خدا سے میری نجات کرالاؤ جبرئیل نے کہا عرض کرون گا جبرئیل خدا کے پیشگاہ پہونچے خدا نے پوچھا اے عزیز میرے واسطے کیا لایا جبرئیل نے

کہا نیاز خدا بہت راضی و خوش ہوئے اب دیکھیے کہ ظاہر ہے کہ دنیا
مین بھی نیاز سے ہر کوئی خوش ہوتا ہے اور خدا کے بھی پسند

دوہا

تانک نناہو رہو جیسے ننّی دوب | بڑی گھاس جلجائگی دوب خوب کی خوب

دوہا

ہر جن تو ہارا بھلا جیتن دے سنسار | ہارا تو ہر سے ملے جیتا جم کے دوار

دوہا

کبیر جگ مین بیری کوئی نہین جی من سیتل ہوے
یہ آپا تو ڈار دے دیا کرے سب کوے ✤

پس دنیا ایسی نادر چیز ہے کہ دونون جہان مین پیاری ہے اور غرور بہ
حرکت شیطانی ہے جبرئیل اپنے درخواست شیطان کی خدا کے حضور مین
عرض کی حکم ہوا کہ شیطان سے کہدو کہ آدم سے تقصیر آدم کی کی ہے
اوس سے معافی حاصل کرے اوسکی نجات ہوگی یہ حال جبرئیل نے
شیطان سے آکر کہا شیطان بولا کہ واہ اگر یہ مجکو کرنا ہوتا تو خدا سے
نجات کی کیون درخواست کرتا دیکھیے شیطان سے دنیا نہین
اختیار ہوئی پس جسمین دنیا ہے وہ شخص عزیز خدا و انسان
سے زب او وار تا یعنی سخاوت کے گن سنیے ✤

نظم

چراغونکی روشنی صبح تلک ہے ✤ دیے کی روشنی محشر تلک ہے

ایک مثل ہے کہ ایک فقیر کسی داتا کے مکان پر گیا جا کر آواز دی کہ

اسے سوم کچھ دلا جو کہ وہ شخص سب کو دیتا تھا اوسنے اوس فقیر کو بھی دیا فقیر
نے بعد لینے کے دعا دی کہ سوم تیرا بھلا ہووے فقیر ایک دوسرے کے
مکان پر گیا مگر وہ شخص نہایت بخیل تھا کسیکو کچھ نہ دیتا تھا فقیر نے سوال
کیا کہ سخی کچھ دلا اوسنے ایک دو گالی دیدی فقیر نے کہا کہ سخی تیرا بھلا ہو
کوئی دوسرا شخص یہ حال دیکھتا تھا متعجب ہوا کہ فقیر نے سخی کو تو سوم کہا
اور سوم کو سخی کہا اوسنے بعد فقیر سے اس بات کا بھید پوچھا فقیر نے
کہا کہ جسکو تم یہان سخی دیکھتے ہو وہ اصل مین سوم ہے کہ اپنی جمع ادھا دھند
بڑھاتا ہے ایک گنا دیتا ہے دس بیس گنا پاوے گا اور جسکو
تم سوم کہتے ہو وہ اصل مین سخی ہے کسواسطے کہ جو اوسکے پاس
ہے وہ سب یہان چھوڑ جاوے گا اور وہان اوسکو کچھ نہ ملے گا
دیکھیے دینا کیسی اچھی چیز ہے دین دنیا دونون درست ہوتے ہین

دوہا

داتا آگے کچھ مین بھاری رہی حضور	جیسے گارا راج کو بھر بھر دیت مزور

اگر کاشتکے دینے مین نقصان بھی عائد ہووے تو بھی دینا موقوف نکرے

دوہا

مین کرتے ہوئے بھی بان ٭ تو بھی چھوڑے مین کے بان

مگر ہان بچار سمت دینا بہت بھل ایک ہے بعضے کو دینے سے اپنا بھی
نقصان اور اوسکا بھی نقصان شرابی کے دینے مین ظاہر نقصان
بھی نظر پڑتا ہے اور جو کہ بھائی بندون رشتہ دارون کو واسطے

اپنے ناموری سے کے دیتے ہین وہ بھی دینا نہین ہے مگر تاہم کام نیک ہے ایک مثل ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی بندون کو دیتا رہا اوسکو عاقبت مین کچھہ نملا آوسنے بھگوان سے عرض کیا کہ مینے تو بہت دیا ہے مجھے کسواسطے نہین ملتا وہان سے اوسکو جواب ملا کہ تو نے اپنے بھائی بندون کو دیا کچھہ میرے بھائی بندونکو یعنی برہمن سادھ بھگت کو تو نہین دیا جو تجکو اب عوض ملے تو نے اپنے بھائی بندون کو واسطے اپنی ناموری کے دیا سو ناموری کا سکھہ تو نے اپنی زندگی مین بھوگ لیا اور جو تو نے اونکا حق دیا تو اب عوض کیا اگر تو میری راہ پر آوتا سے بھی مسلوک ہوتا تو تجکو بھی عوض ملتا مگر اب بھی تو نے ہزارون سے اچھا کیا کہ کسیکا حق نرکھا سبکدوش ہوا بھائی بندون کا بھی حق تیرے اوپر تھا بعوض کرنے خدمت اپنے بھائی بندون کے تو میرے روبرو تک پہونچا اب دیکھیے جو بچارے بہت دیوین اور خواہش ناموری نہو اور دے کر غرور پھر نکرے تو اسکا کسقدر بڑہ کر نتیجہ ہوگا دیکھو دینا اسکو کہتے ہین کہ ایک داتا تھا وہ ہمیشہ سدابرت دیا کرتا تھا مگر دیتا تب آنکھین نیچی کرکے دیتا کسی فقیر نے یہ ادیکھکر اوس سے سوال کیا

دوہا

اونچے چنگل سیت ہو کر کے نیچے نین ٭ انکا سے سیکھی سیکھنا ایسی بدہہ سے دین

اس داتا نے جواب دیا

دوہا

دین ہار سمر تھہ سے ہووے ہے دن رین

لوگ نام میرا کہین تا سے سیتھے بین ✤ ✤

مگر اب لوگون کا یہ حال ہے کہ جیسکے بزرگ کنگال تھے کنگالی کے سبب سے ساد ھ برہمن کو اپنے حوصلہ کے بموجب دیا کرتے وہ شخص اب بہت بڑا آدمی ہوگیا مگر ساد ھ برہمن کو اوسیقدر جتنا اوسکے بزرگ دیتے تھے دیتا تھا اور غرور کا یہ حال کہ معاذ اللہ کسی شخص نے کہا کہ تمکو ایسا چاہیے تم بڑے آدمی ہو اپنے حوصلہ کے بموجب دیا کرو اوسنے جواب دیا کہ بزرگون کی رسم نہین کاٹ سکتے اوس شخص نے کہا کہ ہان جی سچ ہے دینے مین توبڑون کی رسم اور پیدا کرنے مین اپنی رسم ٹھیک ہے آپ نے کمانے مین تو بزرگون کی رسم توڑ دی مگر دینے مین ہرگز ہرگز نہ توڑینگے ورنہ گنہگار ہوگے

دوہا

لیک لیک گاڑی چلے لیکے چلے کپوت

تین چیز بے لیک کی شاعر سنگہہ سپوت

دوہا

پر پیتا کو سب مرت ہین پر مجھو کو مرے نہ کوے

جو کوئی پر مجھو کو مرے تو پر مجھو تا جیری ہوے

اب اوسنے بھی بڑھ کے آسامی کا حال سنیے کہ ایک ساہوکار نہایت سوم تھا ایک روز بہی لکھہ رہا تھا اوسوقت کسی نے آنکر کچھ مانگا ساہوکار نے

کہا کہ چلو سے پہلے دیا سو تو اب یہاں بھتی پڑی ہین اور رات دن روپیہ کی حفاظت
کرنی پڑی ہے اب دونگا تو نہ معلوم اور کیا کرنا پڑے اوس شخص نے
جواب دیا کہ سچ ہے بحقل کے سیاہ جی جو تمھارا ہووے تو دو تم تو بیشک
مغرور ہے ہو تم کیسے پرایا مال دے سکتے ہو اب دیکھیے ایسے شخصونکا کیا
حال ہوگا کہ اول تو شبجہ کرم نہین کرتے اور پھر دلیلون سے اپنے من کو
بفکر کو رہی خرچے کیسا سمجھا لیتے ہین یہی بڑے اوستاد ہین اور حقیقت مین
ایسے ہی شخص آنکھ کے اندھے نام سکھ سنتے آئے ہین کہ اونھون
نے جو کچھ پایا ہے سب چھوڑ کر خالی ہاتھ سے چلے جاوینگے اور اب ایک
غریب گھسیارہ کا حال سنیے ایک راجہ کسی تیرتھ پہ گیا وہان راجہ نے
بہت سا کچھ پن کیا راجہ کی فوج مین ایک گھسیارہ تھا اوسنے اپنے دلمین
کہا کہ راجہ نے تو بڑی دولت پن کی ہے مجھین بھی کچھ پن کرنا چاہیے
گھسیارے کے پاس اور تو کچھ موجود نتھا جالی اور گھر بار رکھتا تھا اوسے
بیچ آیا اور قیمت لاکر پن کر دی جب راجہ تیرتھ سے لوٹا تو اوس روز دھوپ کی
نہایت تیزی تھی تمام ہمراہی گھبرائے جاتے تھے مگر اوس گھسیارہ کے
سر کے اوپر ایک ٹکڑا ابدلی کا چلا آتا تھا اوسکو دھوپ نہین معلوم ہوتی تھی
اسکی راجہ تک خبر پہونچی راجہ نے گھسیارہ کو بلایا اور سب حال دریافت
کیا مگر راجہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا کسی پنڈت نے راجہ سے کہا کہ مہاراج اِس
گھسیارہ نے تیرتھ پہ بڑا پن کیا ہے اوس سبب سے بدلی اسکے سر پہ
رہتی ہے راجہ کو تعجب ہوا کہ یہ گھسیارہ اور مین راجہ اور مین نے

اسقدر دان کیا ہے اس گھسیارہ نے کیا دان کیا ہوگا پنڈت نے کہا کہ
مہاراج اوسنے صرف گھر باچالی کیا ہے مگر دیکھیے کہ اسکے گھر یا جالی ہی تو سرب
دھن تھا اوسنے تو سربس اپنا دان کردیا اور آپ نے اگرچہ لاکھہ روپیہ
پن کیے ہین مگر آپکے پاس اب بھی کرورون کی دولت موجود ہے راجہ
چپ ہوگیا اب دیکھو گھسیارہ نے اپنی ہمت وحوصلہ سے بڑھکر کام کیا مگر
ایسا دینا شاذ نادر ہوتا ہے اور نہایت ہمت والون کی بات ہے جو شخص دنیاداری
سے مطلق واسطہ نرکھنا چاہے اوس سے ہوسکتا ہے اور جو سامان دنیا
بھی رکھا چاہے اوسکو اس قول پر عمل چاہیے آرہ باش تیشہ مباش
برما مشوی آرہ کا یہ خواص ہے کہ جب لکڑی چیرتا ہے تو برادہ دونون
طرف ڈالتا ہے اور کسبولہ کا یہ قاعدہ ہے کہ سب اپنی ہی طرف کھینچتا ہے
اور برما سب برادہ نیچے ہی کو ڈالتا ہے دنیا دار کو آرہ کیطرح رہنا
چاہیے اور فقیر ساد ہو کو برمے کی طرح اول تو فقیر کو مانگنا
نچاہیے اور جو کوئی دیوے تو لیوے نہین اور جو لے تو رکھنا
نچاہیے جو خلاف اسکے عمل کرتے ہین وہ بے شک فقیر نہین ہوسکتے
مگر صورت فقیر کی ہے کچھہ مطلب فقیر ساد ہو سے یہ نہین ہے کہ
بانی جانتا ہو یا لباس رکھتا ہو نہین جسکا من سادھا ہوا ہو وسے
ہان جو مکان دھاری ہین اونکا لینا اور رکھنا بشرط اس بات کے کہ جو
دروازہ پر سے کوئی بھوکا نجاوے اور سادھون کی ٹہل ہوتی رہے
واجب ہے وہ پراوپکاری ہوتے ہین اور جنکا عمل خلاف اسکے ہے

اونکو دلمین سمجھہ لیجیے کہ جیسے ہین ویسی ہین ہان سادھو کا یہ خاص لچھن ہے کہ اگر ملگیا تو واہ واہ اور جو نملا تو واہ واہ نندیا استت دونون سے علحدہ سادھ کا وقت صرف یاد الہی مین گذرنا چاہیے اور دینا ایسا چاہیے کہ حتی المقدور دوسرا نجانے بلکہ یہ کہ داہنے ہاتھہ سے دیوی اور بائین ہاتھہ کو خبر نہووی اور جو کہ دینا بطور سدا برت ہوا اوسکے ظاہر ہونے مین کچھہ ہرج نہین ہے اگرچہ ناد ہند اسکو برا کہتے ہین کیونکہ دینا تو کچھہ ہے نہین پس اپنے تئین گپت دانی ٹھہراتے ہین دیکھو جو دینے والا ظاہر نہو تو پردیسی فقیر کیسے مانگے سچ ہے اس زمانہ مین دینا مشکل ہے دھن لڑکے سے بھی پیارا ہے جو دھن دیتے ہین وے بڑے سورما ہین

دوہا

تن من سے سب کوئی ملین دھن سے ملے نکوے
جو کوئی دھن سنتے ملے سوکل ورلا ہوے ✣

دیکھیے ست سنگ سے ایسے ایسے فائدہ جو سیل سنتوکھ دیا دھرم ست کہنا دینا سخاوت جسکا اوپر بیان ہوا ہے پراپت ہوتے ہین بعضے شخص ایسے بھی مورکھہ ہوتی ہین کہ ایک دو بات سنکر اپنے تئین بڑا اتم مانتے ہین چرچا کرتے ہین ہار جیت کو برا سمجھتے ہین مگر رہن وکرنی نام خیر و عافیت اب ایسے لوگون سے چپ رہنا ہی بھلا ہے مصرع جواب جاہلان باشد خموشی ✣ اور جو کہ جاہل پر غصہ کرتے ہین وہ اوپر آپ تیر چلاتے ہین کیونکہ غصہ مین اپنا ہی نقصان ہے اور جاہل دشمن ہوجاتا ہے جاہل آدمی چرچا کا طریقہ نہین سمجھتے ہین اس سے

بھی رنج پیدا ہوتا ہے ؞

دوہا

موُرکھ کا مکھ بمبی نکسے بچن بھونگ ؞
تاکی او کھد مون ہے زہر بیاپے انگ

چرچا کا طریقہ یہ ہے کہ جب چرچا کرے بہت ملائمت سی کرے اور کلام ریختہ سے کہے جب چرچا مین ملائمت ہوگی تو اگر کوئی بچن غلط بھی منہ سے نکلا ہوگا تو شرمندگی نہوگا اور اپنے کلام کی پچھہ نکرے اگر دوسرا صحیح کہے تو ایسا سمجھہ کرمان لے کہ ایک بات ہی سیکھی دیکھیے جب ایک ہاتھہ گندہ ہو جاوے تو دوسرا ہاتھہ اوسکو صفا کرتا ہے مگر آپ بھی صفا ہو جاتا ہے اسیطرح چرچا ہونا چاہیے اور جب تک چرچا مین ملائمت رہتی ہے اوسوقت تک کہنا دوسرے کا سمجھہ مین آتا ہے اور انسان کو یہ بھی سمجھنا ضرور ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتون پر بدوان کا امتحان کرنا بیجا ہے ایک مثل ہے کہ کوئی بادشاہ ہوشیاری و واقفیت مین بہت مشہور تھا کسی دوسرے بادشاہ نے امتحان کرنا چاہا کہ کیسا واقف و ہوشیار ہے اوس نے اپنا وکیل بھیجا اور اس سوال کا جواب دریافت کیا کہ فلانے صوبہ مین فلانے علاقہ مین فلانے قصبہ کے زمیندار کا جو جوتا ہے اوسکے کے بسوہ اور کہان پر ہین وکیل نے یہ سوال کہا بادشاہ نے جواب مین کہا کہ میری اخیر ڈیوڑھی پہ جو دفتری اوسکے دروازہ پہ جو محرر ہے اوس سے پوچھے تو وکیل نہایت شرمندہ ہوا

اب دیکھیے کہ بادشاہ کی ہوشیاری و واقفیت ایسی چھوٹی اور موح باتون پہ
منحصر ہوتی ہے اب مطلب اسکا یہ کہ بعضے جاہل ایک دو بات سنکر سوال
کرتے پھرتے ہین اور ظاہر اپنے کو متقی و پرہیزگار بھی بتاتے ہین

پس گندم نما جو فروش ہین

جواب ویسے شخص برابری ست سنگی کی نہین کر سکتے خواہ ست سنگی سے
جواب اوس جاہل کا دیا جاوے یا نہ دیا جاوے خواہ کوئی چھوٹا موٹا عیب بھی
ست سنگی مین ہووے تاہم جاہل اوسکے برابر نہین ہوسکتا مثلاً ایک
پھلوان ہے اور اتفاقیہ کوئی چڑیا پھر کرکے اوسکے برابر نگلی اور وہ چونک
گیا تو کیا اوسکی پہلوانی جاتی رہی اور جو ست سنگی ہین اونکو سب زمین
سو بچا دیتی ہے خواہ مالا کنٹھی پہنے خواہ نہ پہنے بعضے مورکھ اور کاہل
یہ بھی کہا کرتے ہین کہ بڑھاپے مین یاد الہی کرینگے اب دیکھیے کیا نادانی ہے
اول تو قرار جھوٹا کسواسطے کہ اعتبار نہین کہ بڑھاپا آوے گا یا نہین
دوسرے دیکھیے کہ جو وقت جوانی کا ہے ہاتھ پیر چلتے ہین ہوش حواس
قائم ہین اوسوقت کو تو دنیا کے کام مین لگاتے ہین اور ضعیفی مین جب
کچھ نہو سکیگا اوسوقت مین یاد الہی کرنے کا ارادہ رکھتے ہین اچھا وقت
اپنے کام مین لاتے ہین برا وقت خدا کے نذر کرنا چاہتے ہین

دوہا

انتر میل جو تیرتھ نہاوے تس سکنٹھ نجانا +
لوگ تیننی کچھو نہووے ناہین رام اُپایا نا

اور بعضے مورکھ ایسے بھی کہا کرتے ہین کہ ست سنگ تو بہت کیا پر کچھہ حاصل نہین
ہوا یہ کہنا اونکا محض غلط ہے سچے دل سے ست سنگ نہین کیا ورنہ مہا انند
پراپت ہوتا اسمین قصور اوسیکا ہے ایک مثل ہے کہ کسی چیلے نے اپنے
گورو سے کہا کہ مہاراج مجکو ٹہل کرتے اتنی مدت ہوئی مگر کچھہ حاصل نہین ہوا
گوروجی نے کہا کہ جا وہ لوہے کا ڈبا جسمین پارس رکھا ہے اوٹھا لا چیلا
حیران ہوا کہ اگر پارس ہے تو ڈبا لوہے کا کسطرح بنا رہا ڈبا سونے کا
ہونا چاہیے تھا جب وہ ڈبا لایا گورو نے ڈبا کھولکر دکھایا اندر اوسکے
پارس تھا مگر بیچ مین کاغذ کی تہ تھی گوروجی نے کہا اسیطرح کپٹ کی تہ
تیرے دل مین رہی ہے تجکو پراپتی کیسے ہووے اور دیکھیے کہ اکثر لوگ
یہ بھی کہدیتے ہین کہ کیا ست سنگ کرین سادھون کا تو کام کرودھ
لوبھہ موہ اہنکار گیا ہی نہین ہمارا کیا کھووین گے دس بیس کا نام
گنا دیا کیا خوب ذراسی بات مین اپنا پیچھا چھٹایا مگر اوسکو سوای نادانی کے
کیا سمجھا جاوی ہان مانا مگر پانچون اونگلی ایک سی نہین ہوتی دوسرے اگر سادھہ
کیسا ہی ہووے تجھکو بہرحال نصیحت ہی کرے گا تیرے مطلب مین شک نہین

دوہا

نیلکنٹھ کیڑا چگے مکھے براجے رام ✣
ہمکو اوگن سے کہا گن ہی سیتی کام ✣

اور ہم پوچھتے ہین کہ فقیرون کی صحبت تو اس سبب سے چھوڑ دی پھر حضور نے
کسکی صحبت اختیار کی ہے جواب دین گے کہ دنیا دارون کی واہ فقیر

دنیاداروں اور عیاشوں سے بھی گئے بیتے ہوئے یہ نہیں سنتا ہے کہ لٹا ہاتھی
سٹورہ برابر اب ایسی سمجھیاں اور مور کھتا انسان ہیں سے جب سنگلے کہ
اوسکے اوپر خوب بجھوں کی مار پڑے مارکے آگے بھوت بھاگے اس
مثل کی اسطرح پر تشریح ہے کہ کوئی شخص شادی کرنے کو گیا اوسکی جورو
نے اول یہ اقرار کیا تھا کہ وہ خاوند کے سر پر سو جوتے روز مارے گی
اگر کھانے منظور ہووین تو شادی ہووے جو کہ یہ شخص مغلوب نفس تھا
جوتے کھانے کا اقبال کر لیا اب مدت تک جوتے کھاتا رہا جب بہت
لاچار ہوا اور جوتے کھانے بھاری معلوم ہوئے تو اوس نے بہ
بہانۂ تلاش روزگار باہر جانے کا ارادہ کیا جورو نے کہا جوتے کون
کھاوے گا اوسکے گھر میں ایک ٹھونٹ کسی درخت کا تھا اوسکے شوہر نے
کہا کہ جب تک میں واپس نہ آؤں تب تک اس ٹھونٹ کے مارا کر
اوسکی جورو نے مان لیا شوہر اوسکا روانہ ہوا اور اوسنے ٹھونٹ پر
جوتے مارنے شروع کیے اوس ٹھونٹ میں ایک بھوت رہتا تھا جب
جوتے پڑے تو بھوت گھبرایا اوسنے کہا یہ بڑی آفت لگی چلو کسیطرح
اسکے خاوند کو لانا چاہیے یہ بھوت اوسکے خاوند پاس پہونچا اور اوس سے
کہا کہ میں تجھکو بہت سا روپیہ لادوں تو تو گھر اپنے واپس جاویگا اوسنے
اقبال کیا کہ ہاں مصرع اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا ۔ خیر پھر
جوتے کھانے پڑینگے مگر روپیہ تو ہاتھ آویگا بھوت نے اوس سے کہا
کہ میں فلانے راجہ کے لڑکے کے سر چڑھتا ہوں جب تو آکے علاج

کرنیگا اب چلا جاؤنگا تجکو راجہ سے خوب زر ہاتھہ لگ جاویگا اسیطرح پر اسکا
ظہور ہوا وہ شخص روپیہ حاصل کرکے اپنے گھر واپس آیا دیکھیے اس مثل سے دو
باتین نکلتی ہین اول تو یہ کہ مار کے آگے بھوت بھاگے دوسرے یہ کہ لوگ
نفس امارہ کے ایسے مغلوب ہو جاتے ہین کہ واسطے روپیہ کے عورت کی
جوتیان کھانا بھی اقبال کرتے ہین اور یہان پر اس مثل سے اتنا مطلب ہے
کہ جب ایسے مور کھون پر بچپن کی نہایت مار پڑیگی تو اونکا بھوت بھاگے اور
دیکھیے بعضے مور کھہ کیسے جو ہر من ہین کہ ہمنے تو کوئی فقیر صاحب کمال یعنی
پہونچا ہوا نہین دیکھا جسکی صحبت کرین یہ اونکی محض غلطی ہے اونکی نظر مین
فرق ہے اونکو پہچان فقیر صاحب کمال کی نہین اور جب تک کچھہ عرصہ
صحبت فقرا نکرینگے اونکو ملنا فقیر صاحب کمال کا دشوار ہے ایک مثل
ہے کہ کسی راجہ نے چاہا کہ ہنس کو دیکھون کسی عقلمند نے تجویز بتائی کہ
تو جانورون کو دانہ ڈالا کہ کبھی نہ کبھی ہنس بھی آجاویگا راجہ نے وہی
عمل کیا ہزارون چڑیان ہر طرح کی جمع ہونے لگین جب سب طرف سے
چڑیان اوڑکر آنے لگین کسی ہنس نے بھی دیکھا اوسنے بھی ارادہ کیا
کہ جہان یہ چڑیان جاتی ہین ہم بھی ایک بار چلو مصرع کند ہمجنس باہمجنس
پرواز ہنس بھی وہان آیا مگر دانہ نہ چگا علیحدہ بیٹھا رہا راجہ کو خبر
ہوئی کہ سب چڑیان تو دانہ چگتی ہین مگر آج ایسا ایک جانور آیا ہے کہ وہ
دانہ نہین کھاتا راجہ نے حکم دیا کہ اوسکے آگے موتی ڈالو وہان موتی
ڈالے گئے ہنس اوترکر موتی چگنے لگا راجہ کی مراد پوری ہوئی

ہے جیسے کہ جب ہزارون چڑیان مدت تک کھلائین تب ہنس نظر آیا اسیطرح
انسان کو چاہیے کہ صحبت و خدمت فقرا کرتا رہے کبھی نہ کبھی فقیر کامل بھی ملجاوے گا
سوپ یعنی چھاج بدھی رکھنا چاہیے سوپ اصل اصل مال تو اپنے مین رکھتا
ہے کوڑا وغیرہ علیحدہ کرتا ہے انسان کو چاہیے کہ فقیر کے گنون پر نظر
کرے عیب نہ دیکھے مگر اب انسانون کی مت چلنی کی سی ہے چلنی مال مال نیچے
ڈالتی ہے بھوسی اپنے مین رکھتی ہے اسی سبب سے ست سنگ پسند
نہین آتا قصور اپنا الزام دوسرے پر مورکھ یہ نہین سمجھتے کہ کامل فقیر کو
تم سے ملنے کی کیا غرض ہے وہ دنیادارون کو جانور سمجھتے ہین ایک
مثل ہے کہ ایک بادشاہ کسی فقیر صاحب کی ملاقات کو گیا فقیر صاحب نے
پیشتر پہونچنے بادشاہ سے ایک شخص دروازہ پہ بیٹھا دیا اور اوس سے
کہا کہ جب بادشاہ دروازہ پر آوے تو تو روک دیجیو اور کہیو کہ مین حضرت کی
اجازت لے آؤن اسیطرح عمل ہوا بادشاہ کو فقیر کے دروازہ پر رکنا
بہت دشوار گذرا جب فقیر صاحب کے پاس گیا تو کہا کہ فقیر کو دربان
نہین چاہیے فقیر صاحب نے جواب دیا کہ واسطے روکنے دنیا کے
کتون کے ضرورت پڑتی ہے اور ایک مثل ہے کہ کسی راجہ کی لڑکی باوجود
بڑی عمر کے پارچہ نہین پہنتی تھی برہنہ یعنی ننگی پھرتی تھی راجہ نے
ہزارون تدبیرین کین مگر ایک علاج بھی اثر پذیر نہوا اتفاقیہ ایک روز
ایک فقیر صاحب راجہ کے یہان تشریف لائے لڑکی نے دیکھتے ہی
فقیر صاحب کو پوشاک پہن لی راجہ کو نہایت خوشی ہوئی اور بڑا

تعجب ہوا کہ آج اِسنے خود بخود فقیر صاحب کے درشن کرتے ہی کپڑے
پہن لیے لڑکی سے راجہ نے اِس بات کو دریافت کرایا لڑکی نے جواب
دیا کہ عورت پردہ آدمی سے کرتی ہے جانورون سے نہین کرتی اِس تمام
عمر مین ایک یہ فقیر مجکو آدمی نظر پڑے ہین اونسے مجکو پردا کرنا
ضرور ہوا دیکھیے فقیر کی پہچان بنا نظر کسطرح ہو سکتی ہے ہیرے کو بغیر پہچان
کے کسطرح پہچان سکتا ہے ایک مثل ہے کہ ایک فقیر صاحب نے اپنے
چیلے کو بعد بارہ برس کے کچھ جاپ بتایا وہ بہت پریم سے جپتا تھا
ایک روز اوسنے وہی جاپ ایک اور فقیر کے منہ سُنا اور وہ فقیر اصل
مین کنگال بھکھاری تھا اوس چیلے نے کہا کہ گوروجی نے مجکو بعد بارہ
برس کے یہ جاپ بتایا جسکو کنگال بھکھاری بھی جانتے ہین چیلے نے
یہ حال اپنے گوروجی سے کہا گوروجی نے ایک ہیرا اوٹھا کر اوسی وقت
چیلے کو دیا کہ جاکر اسکو بیچ آو وہ چیلا کسی ترکاری فروش کے پاس لے گیا
اوسنے ہیرے کو چمکتا دیکھکر اپنے دل مین سمجھا کہ اگرچہ پتھر ہے مگر جنیے
لڑکے کے لیے کھلونا ہوگا مُٹھی ساگ عوض مین دینے لگا چیلے نے کہا
کہ مین اپنے گوروجی سے پوچھہ آؤن جب ساگ لون گا چیلے نے آنکر
یہ حال بیان کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ کسی اور دکان پر لیجا وہ سمجھے
ایک دکاندار کے پاس لے گیا اوسنے ایک پیسہ قیمت کہا اسیطرح
دو چار دکانون پر لے گیا ایسی ہی قیمت ہوتی رہی اخیر کو گوروجی نے کہا
کہ فلانے جوہری کے پاس لیجا جب ہیرا جوہری کے پاس پہونچا

جوہری نے لاکھون روپیہ دیئے کیے اب دیکھیے ہیرے کی قدر بغیر
جوہری نہوئی اوسوقت چیلا سمجھا کہ یہ جاپ مثل ہیرے کے ہے مگر بغیر
پرکھ کے کوڑی برابر ہے اور جسکو نظر ہے تو قیمت کا شمار نہین اسطرح
انسان مین ابھی پرکھ تو آئی نہین ہیرا کیسے پرکھے جب جوہریون کی
صحبت کرتا رہے تو پرکھ آوے ایک مثل ہے کہ ایک فقیر کامل خدارسیدہ
تھے ایکروز کوئی راجہ واسطے اونکے درشنون کے گیا فقیر صاحب اپنے
شغل مین مصروف تھے عرصہ تک راجہ کھڑا رہا جب فقیر صاحب نے
آنکھ کھولی دیکھتے ہین کہ راجہ کھڑا ہے اوسکو بٹھایا راجہ نے فقیر صاحب سے
استدعا کی کہ جو شغل آپ کرتے ہین وہ مجھے بھی بتا دیجیے کہ جس سے
مالک کے درشن ہوا کرین فقیر صاحب نے راجہ سے کہا کہ ایک تھیلی
روپیون کی منگا اور ایک صرّاف کو بلا لے فوراً تھیلی اور صرّاف حاضر ہوا
فقیر صاحب نے تھیلی مین ایک روپیہ کھوٹا ملا دیا اور صرّاف سے کہا
کہ روپیون کو پرکھ دے اوسنے پرکھے کھوٹا روپیہ علحدہ کر دیا فقیر صاحب نے
پوچھا کہ تجکو نظر پرکھنے کی کتنی مدت مین آئی اوسنے جواب دیا کہ دس
پانچ برس صرافون کی دکان پر بیٹھا اور روپیہ پرکھا کیا جب یہ نظر حاصل
ہوئی فقیر صاحب نے راجہ سے کہا کہ دیکھ ایک روپیہ کی پرکھ تو دس پانچ
برس مین آئی سے خدا کی پہچان ایک لمحہ مین آسکتی ہے راجہ شرمندہ ہوا اور
اقرار کیا کہ میری غلطی ہوئی بیشک اول صحبت ضرور ہے اور دیکھیے ایک
مور کھتائی اور بربرہ کرکے وہ مسن بیٹھی ہے اجھمان ذات کل دہن کا

اتنا ہوتا ہے کہ انہا نہین یہ ابھمان بالکل ست سنگ کرنے سے روک دیتا ہے
یہ نہین سمجھتے کہ ست سنگ دیگر شے ہے اور ذات کل دیگر شے ؂

دوہا

ذات نہ پوچھو سادھ کی پوچھ لیجیے گیان
مول کرو تلوار کا پڑا رہن دو میان

دوہا

ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے ذات پانت پوچھے نا کوے

دیکھیے راجہ جنک چھتری تھے اور بیاس جی بھگوان تھے اونھون نے
سکھدیو جی کو واسطے حاصل کرنے گیان کے راجہ جنک کے پاس بھیجا
اور وہان سے سکھدیو جی کو گیان پراپت ہوا نارد جی نے بھیل کو گورو کیا
راجہ جدھشٹر کے جگ مین گھنٹہ نہین بجا تھا سپچ بھگت کے آنے پر بجا
رام چندر جی نے بھیلنی کے جوٹھے بیر کھانے اب دیکھیے ذات بڑی یا پریم
بھگتی ست سنگ بڑے غور کی جگہ ہے کہ آیا برہمن پنا دیہ پر منحصر ہے یا گن
پر اگر دیہ پر منحصر ہوتا تو رام چندر جی کبھی بھیلنی کے جوٹھے بیر نہ کھاتے جگ مین
کبھی سپچ کو دخل نہوتا راجہ جنک کے پاس سکھدیو جی کو کبھی نہ بھیجا جاتا
اور اگست منی اگست کے پھول سے اور کوشک منی شدتن سے
اور بسوامتر چنڈال سے پیدا ہوئے سب برہمن کی طرح پجتے تھے پس برہمن
کے جیسکے یہ معنی ہین کہ جو برہمہ کو جانے سو برہمن یہ گن سے نسبت
رکھتی ہے اب زمانہ مین اکثر برہمنون نے برہمہ کا جاننا تو

یہ سمجھا ہے کہ ایک دو شلوک یاد کر لیے یا مین میکھ مکر سیکھ لیا دھن کی راس
گا ئی مہا سر شٹ برہمن اور پنڈت بن گئے اور ہزارون کو تو ٹھگا ہی برمھہ سے
جس سے ہنڈیا کھدبد ہووے خواہ کوئی مرے یا جیے اونکو ٹھگا لینے سے
کام کیے اب اگر کوئی ایسے برہمنون کے اوپر رحم کر کے راہ دردمندی سے
اونکو فہمایش کرے یا اونکے اوگن دکھاوے تو کیا گناہ کیا مگر مہاراج ادھر اج
بجاے سمجھنے کے گالیان دیتے ہین مگر عقلمند تاہم یہی سمجھتا ہے کہ برہمنون کی
گالیان گالیان نہین ہین آشیرباد ہے گرمی زیادہ ہوئی اور مینہ برسا ادھر آپکو
ٹھنڈک ملی اودھر بادل مین سے کدورت صاف ہوکر مطلع صفا ہوا اور
بھائی اس بات سے انحراف کرنا کہ برہمن کو ڈنڈوت نکرنا یا برہمن کو گالیان
دینی یا برہمن کی پوجا نکرنی یا برہمن کو دان ندینا اپنے دھرم سے انحراف
کرنا ہے اگر مورت پوجے مکت ہوتی ہے تو کیا برہمن جو چیتن ہے اوسکے
پوجے نرک ہوگا اگر دیوتا کا باسا مورت مین بھاونا انسار ہے تو کیا
برہمن مین کیسا ہی برا ہو نہین ہو سکتا ماسوا جو رسم ایسی ہووے کہ
جسمین ظاہر و باطن مین کوئی نقصان نظر نہ پڑے تو اوسکو ظاہر داری
مین نبھانا بہتر ہی ہوگا چھوٹے بڑے کا بدن ایک ہی ہے مگر چھوٹونکو
ادب واجب آیا پس چھتری بیس شودر کو برہمن کا ادب ضرور ہے
مگر برہمن کو بھی اتنا سوچنا ضرور ہے کہ دوسرے کی سر دھانہ بگاڑے
بعضے شخص ایسے خیال سے کہ غریب اور محتاج اور کم عمر کے پاس جانے
اور شاگردی کرنے سے ہتک عزت ہوتی ہے ست سنگت سے محروم رہتے ہین

نہین سمجھتے ہین کہ ÷ تونگری بدل ست نہ بمال ÷ بزرگی بعقل ست نہ بسال ÷
آب ایک اس زمانہ کے لوگون کی اور کیفیت سنیے بعضے مورکھ یہ بھی کہتے ہین
کہ ست سنگیون کو تو تکلیف مین دیکھتے ہین اور جو کوسنگی بدچلن ہین
عیش کرتے ہین یہ کہنا اونکا محض غلط ہے

بیت

دنیا کہ پراگندیش اسباب است	آرام درو ہم سبق سیماب است

اول تو یہ کہ عیش سے مراد آرام سے ہے سو دنیا کے عیاشی کو آرام کہان
یہ چھن بھر کا آرام پہر ان دنون برسون کی تکلیف اور ست سنگی جو تن سے اگر
ظاہر مین تکلیف مین بھی ہین تو بھی دل مین خوش رہتے ہین اور آگے ہمیشہ کو
خوش رہین گے ست سنگی کو برابر کو سنگیون کے کبھی دوکھ نہین کھلتا دیکھیے
کہ جو شخص چار من کی گٹھری سر پر رکھے تو نہین چل سکتا اور جو لیجاتا ہے
تو نہایت تکلیف پاتا ہے گردن ٹوٹی جاتی ہے اور جو شخص ایک ٹھیکلی
اور دس سیر کی بناکر اپنی گردن پر رکھکر چار من کا بوجھا اوٹھاتا ہے
تو بآسانی لیجاتا ہے کسواسطے کہ وہ چار من کا بوجھا سارے بدن پر
بٹ جاتا ہے گردن نہین ٹوٹتی کیونکہ سارا بوجھہ گردن پر نہین ہے
آدھی گٹھری سر پہ ہے اور آدھی ٹھیکلی کے اوپر جو پشت و گردن پہ
دھری ہوئی ہے اسیطرح ست سنگی اور کوسنگی کو سمجھنا چاہیے ایک
آفت ست سنگی پر آئی اب وہ آفت کی برداشت کرتا ہے اور
ست سنگ کی بھی تکلیف اوٹھاتا ہے

دوہا

بپت بھلی ہر نام سون کا یا کسوٹی دیہہ
رام بنا کس کام کے دادو سمپت سکھہ

مگر جو کہ اوسکو سمجھ ہے بباعث اوسکے وہ آفت آفت ہی نہین معلوم ہوتی اور جنکو ست سنگ نہین ہے وہ بیشک مرے جاتے ہین اور ست سنگی کی آفت ٹل بھی جاتی ہے ایک مثل ہے کہ دو شخص چلے ایک نیک تھا دوسرا بد راستہ مین نیک آدمی کے تو کانٹا لگا اور بد آدمی کو ہزار روپیہ کی تھیلی ملی ظاہر مین تو یہی معلوم ہوا کہ واہ عجب انصاف ہے کسی فقیر کامل نے بھید اسکا کھولا کہ نیک مرد کو سولی ہونی تھی بعوض سولی کے بباعث اوسکی نیک چلنی کے کانٹا رہگیا اور بد کو بادشاہت ہونی تھی بباعث اوسکی بد چلنی کے صرف ایک ہزار روپیہ کی تھیلی رہگئی اب غور سے دیکھیے ست سنگ کتنا مفید ہے کہ جس سے پہلے نیک چلن حاصل ہوتا ہے پھر مکت میسر ہوتی ہے مگر جگت کے لوگ دھن استری کٹم کو بہت بڑا سمجھتے ہین دھن کا نفع نقصان تو اوپر بھی بہت سا کچھ بیان ہوا ہے اتنا اور سن لیجیے

دوہرہ

بھٹیاری اور چھنین دونون ایک ہی ذات
آوت تو آدر کرین جات نہ پوچھین بات

اس دولت مین دو لت ہین ایک تو یہ لت ہے کہ صاف بنا پوچھے چپکے

نرک کو لیجاتی ہے اور دوسری لت ایسی ہے کہ جو سُرگ کو لیجاتی ہے اب
اختیار ہے چاہے آگ مین پیر رکھے چاہے پانی مین ایک مثل ہے کہ ایک ساہوکار
تمام دن رات اپنا بیوہار کیا کرتا کبھی پوتھی کتھا سُننے نہین جاتا تھا مگر سو پچاس
سادھ کو اپنے مکان مین فروکش رکھتا اور سب طرح کی ٹہل کرتا کسی نے
پوچھا کہ تم جو دن بھر بیوپار کرتے ہو اُسکا بھجن نہین کرو جو مکت پاؤ اُوسنے
جواب دیا کہ اگر بھجن کرونگا تو اکیلے میری ہی مکت ہوگی جیسے مجذوب یا
ہوئی آپ بے شک مکت ہے مگر دوسرے کو کچھ نہین کیونکہ زبان
بند ہے اور بھائی اب سو پچاس بھجن کر رہے ہین کہو ایک میرا بھجن
اچھا یا سو پچاس کا اگر دولت ہو تو ایسی ہو

بیت

ہمیشہ برلب فوارہ این سخن جاریست
کہ اوج منصب بنای فرو نگونساریست

اب استری کا حال سُنیئے کہ ایک تودہ مٹی کا ہے یا ایک ڈھیر چمڑے ہڈی
خون کا ہے اوسکے اوپر اپنی جان دینی یا اوسکی غلامی کرنی اور
ست سنگ چھوڑنا کیسی بُری بات ہے ایک مثل ہے کہ کسی راجہ کے
لڑکے کو وزیر کی لڑکی کسی اتفاق سے نظر پڑگئی وہ اوسپر عاشق ہوگیا
اب ہر وقت اوسکے فراق مین گھبرایا پھرتا ہے فکر اور سوچ مین سوکھا
جاتا ہے کسی سے کہتا نہین بمشکل تمام حال اوسکا دریافت ہوا راجہ کو
خبر ہوئی راجہ نہایت سُست ہوگیا کہ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے منتری کی

ذات اور میری ذات ایک نہین جو شادی ہو سکے اور لڑکے کا یہ حال ہوا جاتا ہے
راجہ ہر وقت سوچ مین گرفتار ہے منتری نے راجہ کا یہ حال دیکھکر
پوچھا کہ مہاراج آپ کے اوپر کونسا ایسا بھاری فکر آیا ہے جو آپ ہر وقت
متفکر رہتے ہین راجہ نے منتری کو بہت سا ٹالا مگر منتری نے بہت ضد کی
راجہ نے حال بیان کر دیا اب منتری سنکر نہایت ہی حیران ہوا اوسکو
کھانا پینا حرام ہو گیا اور ادھر دیکھتا ہے تو کوا اودھر دیکھتا ہے تو کھائی
آہستہ آہستہ اس بات کی خبر اوس لڑکی کو پہونچی لڑکی نے باپ سے کہا
کہ آپ نے اتنا سوچ ایسی ذرا سی بات پر ناحق کیا آپ کیون گھبراتے ہین
بات کی بات رہ جاے مطلب کا مطلب ہو جاے سانپ مرے نہ لاٹھی
ٹوٹے لڑکی نے باپ سے کہا کہ آپ راجہ کے لڑکے کو بالفعل یہ
خبر کر دیوین کہ وہ لڑکی بیمار ہو گئی ہے جب اچھی ہووے تو شادی
ہو جاوے گی اور اس لڑکی نے ایک نائی کو بلا کر سب اپنے بال مونڈوا
ڈالے اور جمال گوٹہ کا جلاب لیا سو دو سو دست آئے لڑکی کی صورت
نہایت بری ہو گئی ہڈیان دکھلائی دینے لگین اب لڑکی نے باپ سے
کہا کہ اب تم راجہ کے لڑکے کو بلا لو راجہ کے لڑکے کو خبر کی گئی
کہ وہ لڑکی اب تندرست ہو گئی ہے چلو بارات لے آؤ راجہ کا لڑکا
نہایت خوش ہوا اور خوب پوشاکی اور زیور پہنکر صورت بنا کر چلا
اور اوس لڑکی نے یہ حکمت اور بھی کر رکھی تھی کہ جس مکان مین بیٹھی رہتی تھی
وہان ایکطرف بالون کا ڈھیر ایک طرف غلاظت کی ناند کھدوا رکھی تھی

اور سارے مکان کو غلیظ کر رکھا تھا جو راجہ کا لڑکا سامنے اوس لڑکی سے
پہونچا اوسکی صورت دیکھکر نہایت نفرت کی بلکہ ایک دم بھی نہ ٹھہرا اپنے
گھر واپس آیا اب اس لڑکی کا نام بھی نہین لیتا اب دیکھیے اس مثال سے
کیا مطلب نکلا لڑکی سے دکھایا کہ سر پر تو بالون کا ڈھیر ہے اور اندر ہڈی
اور غلیظ بھرا ہے پس ایسی شے پر جان دینی شرم کھونی کیسی بری بات
ہے اب ایک تم کا حال سنو کوئی ایک لوٹیرا تھا مسافرون کو لوٹ لوٹ کر
مال گھر مین لایا کرتا تھا سب کھایا کرتے ایک روز ایک فقیر چلے جاتے تھے
یہ لوٹیرا اونکو بھی لوٹنے کو گیا فقیر صاحب نے کہا کہ بھائی پہلے ایک بات
میری سن لے پھر تجھے اختیار ہے لوٹ لے اوسنے کہا کہو فقیر صاحب
نے پوچھا کہ تو کیون لوٹتا ہے اسنے جواب دیا کہ کنبے کے پالنے کے
لیئے فقیر صاحب نے کہا کہ بہت خوب تو اون کھانے والون سے یہ
پوچھہ آ کہ جسوقت بھگوان کے یہان سے اس لوٹنے کی سزا
ملے گی اوسوقت تم سب اوس دکھ کو بانٹ لوگے یا نہین یہ شخص اپنے
گھر گیا اور جا کر جورو لڑکون وغیرہ سے پوچھا سب نے کان پر ہاتھ دھر اور
کہا کہ ہم کیا لوٹنے کو کہتے ہین ہم اسکا کیون دکھ بھوگین گے یہ شخص
سنکر فقیر صاحب کے پاس آیا اور جواب سنا دیا اب فقیر صاحب نے
فرمایا کہ اے بیوقوف دیکھہ کہ اب کھانے کو تو سب موجود اور مار
کھانے کو تو ہی اکیلا رہا اوس شخص کو فقیر صاحب کا فرمانا اثر پذیر ہوا جانا
کہ بیشک آفت تیرے ہی گلے رہی اوسدن سے لوٹنا چھوڑ دیا

غرض اس کہنے سے یہ ہے کہ سب اپنے سکھ کے ساتھی ہیں دکھ میں کوئی پاس
نہین کھڑا ہوتا اور اب ظاہر میں دیکھ لیجیے کہ عمر بھر اس کٹم کے لیے پاپ
بھی کمائے محنت بھی کی بھجن بھی چھوڑ جب بڑھاپا آیا تو اب سب کو برے
لگنے لگے کوئی بات بھی نہین کرتا اور اگر کوئی متوجہ بھی ہوا تو پہلے کہتا ہے
کہ تمنے تو بڑی جان ماری کہو کیا کہو ہو اب کچھ تھوڑی بہت سنکر روانہ ہوئے
اور کہتے جاتے ہین کہ بڈھے کی تو عقل ماری گئی ہے مہا دکھ دے رکھا ہے
گھر مین سے دوسرے بولے کیا کہون اس بڈھے کے مارے تو ناک مین
دم ہے اپنی تو دن بھر بکا کرے ہے اور دوسرے کی کچھ نہین سنتا معلوم
اسکو کیا ہو گیا تیسرے بولے کہ بھائی ابھی کیا دکھ ہے اُنکے مرے پہ
خبر پڑے گی جب انکی کریا کرم تیرہوین کو روپیہ چاہیے گا اسکو تم بڑی ہی
ہتیا سر پر سمجھو چوتھا بول اوٹھا خیر جو ہوگا سو ہوگا پر اب یہ مرے تو ذرا انکا
بکنا تو جاوے گا اسکا جینا تو اب مہا دکھ اور پاپ کا مول ہے کہان تک
اسکی کھانو کھانو اور بھانو بھانو سنین اور بڈھا ہا تھ مل مل کر یہ کہتا
ہے کہ ہاے ناحق زندگی گئی اس کٹم سے ذرا سکھ نپایا دیکھو جب یہ لڑکے
تھے تو مین دن رات انکی پرورش کی فکر مین رہا سب طرح سے انکی ٹہل خدمت
ناز برداری کرتا رہا آپ نہ کھایا انکو کھلایا آپ نہ پہنا انکو پہنایا آپ نہ سویا
انکو سولایا انکے ساتھ مجھے بھی نادان بن جانا پڑتا تھا انکے جی خوش کرنیکو
واہی تباہی بکا کرتا تھا جو انکو ذرا سا دکھ ہوتا تھا تو مجکو اپنی جان تک کی
خبر نہین رہتی تھی کچھ ہوشیار ہوئے تو تعلیم کرتا رہا ہزارون رنج اور تکلیف

عذاب صواب اوٹھاکر انکی شادی بیاہ کری اب یہ کسی لائق ہوے اور وہ شخص ضعیف ہوا تو یہ گت کرتے ہین ہاے اب تو مرجانا ہی بہتر ہے کیا موت کے دفتر سے بھی میرا نام خارج ہوگیا جواب بھی نہین اوٹھالیتی اور یہ دوہا یاد کرتا ہے

دوہا

ست دارا اور لکشمین پاپی ہی کے ہوے
سادہ سماگم ہر بھجن تلسی ڈر لیجہ دوے

مگر اب کیا ہوتا ہے

دوہا

سوچ کرے سو سورما کر سوچے سو کور
کر سوچیان مکہ شام ہی سوچ کران مکھ نور

دوہا

فریدا دین گنوایا دنی سنگ دنی نچلی ساتھ
پیر کلھاڑا ماریا غافل اپنے ہاتھ +

دیکھیے زندگی مین تو یہ سکھ کم کسے پائے اور جو بچیا اور جاہل ہے کہتے ہین کہ جیسے پہلے دکھ سکھ کا کیا ہے بچیا تو بن جاویگا واہ ری سمجھ ارے وہ تو یہ دھول

اور لاؤ اب پیچھے کا بھی حال سنیئے خیر کچھ دن بعد بڈھے چل بسے اب صلاح
ہونے لگی کہ کہو اب کیا کرین ایک بولا بھائی جو کچھ کرو سمجھکر کرنا آج کا ہی
دن نہین ہے کریا کرم تیرہوین بھی پڑی ہے دوسرے نے کہا کہ بھائی
آج سب دس پانچ روپیہ مین کرکرا دو تیسرا بولا کہ اسمین تو ناک کٹتی ہے غرض
اسمین ترددبدل ہوکر جسطرح ہوا بتیا کو مرگھٹ پر پہونچایا اب کریا کرم کرنے مین
برہمنون سے جھگڑا چلا جاتا ہے تیرھوین کو دس پانچ برہمن بلاکر پوری ترکاری
کھلادی ایک ایک ٹکا و چھینا حوالہ کیا چلو چھٹی پائی ہان ترین کرینکو مستعد
مفت کا پانی چاہیے جتنا اوچھالین موت تو دینے مین آتی ہے اگر اپنے
نام کرنے کی صلاح ٹھہری تو برادری یا دوستونکو خوب شیرینی وغیرہ اچھے
اچھے مال کھلائے اب خوش ہوتے ہین کہ ہمنے بڑا نام کیا کہو اسمین اونکے
باواجی کو کیا پہونچا شاید ہے باواجی کے حصہ مین دو چار آنہ آجاوین
اوس سے جتنے چاہو کبھی رستہ پورا ہو گا واہ ری خدمت ساری
عمر تو ہزارون روپیہ پیدا کرکے کھلائے اور ایسے دکھ بھوگے اب ملا
تو کیا دو چار آنہ اونکی گیا کا حال سنیئے لڑکا گیا کو گیا اور گیا کرکے واپس
آیا کسی نے پوچھا کہ گیا مین تو تمھارا بڑا روپیہ خرچ ہوا ہو گا کہا ہان بھائی
کیا کہون جی جانتا ہے ہزار روپیہ لگ گیا بالکل خالی ہاتھ ہو گئے
اور آپ دس بیس روپیہ مین گیا کرکے آئے ہین سو برہمن کو تو دس بیس ٹکہ
مین ہی ٹالا ہو گا وہان تو بڈھے جی نرک مین مزہ چکھتے ہین یہان بیٹے
جی نے دس بیس مین کی جھوٹ کی گٹھری سر پر رکھی اور اگر ناک واسطے

اور کچھہ ناموری کا شوق ہوگیا تو بھائی بندون یار دوستون کی بڑی دھوم
سے ضیافت کی اب انصاف کی جگہ ہے کہ اوس شخص کو جسکی گیا ہوئی
کیا پلے پڑا سچ ہے بنا مرے اپنے کبھی سرگ دیکھا ہے اور اگر کاشیکے
اولاد سعادتمند ہوئی تو ہان بیشک جو مزدوری پہلے کی اوسکی اجرت
چاہے ملجاوے سو اوس مین بھی شک ہی ہے مشغلی کو بس بھر پیچھے
اور آپ آگے اگر کوئی کہے کہ اسمین تو شاستر خارج ہوا جاتا ہے
نہین شاستر تو خارج نہین ہوتا مگر اونکی آنکھون پر پردہ ضرور پڑا جاتا ہے
شاستر ہادی منازل دین و دنیا دونون کا ہے اگر باپ کو بیٹے
کے فائدہ نہ دکھاوے تو اوسنے محبت کب ہووے اور پا مرجیو کب
کوڑی گرہ سے نکالین اور جو محبت اور دین نہین ہے تو انتظام خلق بگڑا
جاتا ہے اب انسان صرف دنیا کا لحاظ تو کرتے ہین اور رہ اصل غرض
شاستروں اور مہاتماؤن کی ہے اوس سے آنکھہ چھپاتے ہین اسی
سبب سے ایسے انسانون کی دین و دنیا دونون خراب ہوتی ہین اگر انسان
اپنی عاقبت کا خیال کرکر اول سمجھہ کرم اور بعدہ آپا شناپدھ
کے سامجھہ کرے اور نیک اعمال عمل مین لاوے تو دونون جہان مین
سرخروئی پاوے *

دوہا

بکھے جگت کے اگن سم جل سمان ست سنگ
بندرابن تت جمن کے سیتل بھیو سب انگ

دوہا

سرب جیو آنند چھین بکھے بھوگ سنسار
مرگ ترشنا کی بھوم مین جل بل ہوئین خوار
(سراب ۱۲)

چوپائی

نرتن او نکو جا نو مولا (بے بہا ۱۲)
جو نہین سدھ بیمار پکھہ راکھین
کر بیبک جو دیکھو بھائی (معرفت ۱۲، غور ۱۲)
پشو بھر پیٹ چرائی کینھا (خیال ۱۲)
منکھہ پیٹ بھر سب کچھ کہاوا
کھو تریت پشو تن کو جانین
چینتا چیتا اک سم بھائی (مثیل ۱۲)
سن بھید سو نانہین جانو
چیتا جلاوے تن نرجیوا (خالی ۱۲)
من راجہ منتری یہ نینا (چیتا پر مردہ جلتا ہے ۱۲)
سو جب منتری مور کھہ راجا (وزیر ۱۲، آنکھ ۱۲)
دیکھہ جنجال یہ چغلی کھاوین (چغلخور ۱۲)
جلین آپ سب نگر جلاوین (شہر ۱۲)

لگے نہین جن کام جھکولا (جھکولا ۱۲)
اونکو بید پشو کہہ بھاکین
پشو تن مین سکھ ہے دکھائی (جانور ۱۲)
اب اچینت دکھ نکٹ نچھینا
اوسی سمے چینتا من لاوا (بے فکر ۱۲)
یا اس بدہ بھر سنشٹی کو مانین (فکر ۱۲)
سن سمجھہ دو او بیچ رہائی (مراد از آدمی ۱۲)
کام نکشت سن کو مانو (مراد از یک نقطہ ۱۲، ہر دو ۱۲)
چینتا جارے من سرجیوا (بد ۱۲)
ملکر دو او جلاوت سینا (چینتا جیتی ہی جلاتی ہے ۱۲)
اندھا دو ہوندھ سب سمجھے ان کا جا (ہر دو ۱۲، اشارہ ۱۲)
راجا نگر ہی آگ لگادین (بے انتظامی ۱۲، کام ۱۲)
پھر رووین موہ نیہی دلاوین (یعنی من ۱۲)

لوچن مندری جل بھر لاوین
ان مورکھ کو کون جا باا
کام آدک راگن گھٹ گھیرو
مت بھرم ہوے نہین کچھ سوجھے
جگ ترشنا اچھا ادھکائی

روے روے پانی ڈھلکاوین
پھونک پھانک پھر جل برساوا
پانچ بھوت مٹھ کیو بسیرو
لکھے سواد مین سار نہ بوجھے
نس دن چنتا چتے جلائی

[چشم ۱۲] [مراد از اشک ۱۲] [کام کرودھ وغیرہ ۱۲]

دوہا

جب لگ یہ پانچون بسے تب لگ دکھی ندان
ایسے نرسے پشو بھلے جنکے لوبھ نہ مان

چوپائی

نچ تو موہ لکھے کو میتا
پھل نرتن کو اس تو پاوے
جس کو گرہ بڈی کو چاوے
ایسی بھول بھئی دکھ دائی
گردھپ جس بس کام رہائی
اس بدہ مورکھ مایا ہیرن
گردھپ جس دھوبی کا جانو
گھر ہو سنجے لاڈی اوترائی

جیت پرم پد تو جگ جیتا
سو پھل جنم ہر جن کہلاوے
اس بدہ کا سکھ منکھ کماوے
جنم جنم دکھ بھگتت بھائی
مکھ پر لات کھاے پن جائی
کھاین تھاپ پر سر نہین پھیرین
جا پر بہو بدہ بھار لدانو
رات سمے بہو جاڑا کھائی

[پیارا ۱۲] [سگ ۱۲] [آدمی ۱۲] [خر ۱۲] [شہوت ۱۲] [سخن ۱۲] [دولت ۱۲] [ضرب ۱۲] [بار ۱۲] [سرد ۱۲]

اس مورکھہ دھن دھیرہ مُورین | چلتی بار سبھی پُن چھوڑین
گردھپ سُکھہ چندن نہین مانے | راکھہ دھول بھوینکی جانے
سو کر پیت پرکھ سے راکھے | امرت بھوجن وہ نہین چاکھے
اس جگ جیو سب کھے رس راضی | انکھہ میچ کر ہارت بازی

دوہا

گھگھو کو دن رات ہے رات سمے دن بھاش
ایسین مورکھہ جیو کو سب کھے بھوگ کیو ناش

سویّا

کھان ملا اور پان ملا بھومان ملا دھن دھام رہائی
کل موٹ ملا گڈہ توپ ملا پرتھی راج ملا سینا بھوپائی
پوتر ملا اور پواتر ملا بھومتر ملا دن دن ادھکائی
بندرابن ہرنام بنا سب ہی سُکھہ دھور سمان کہائی

چوپائی

جیون جگ کو سپنا ہوئی | سمپت دھن سب جائن بگوئی
یہ مایا سب جگ بھرماوا | دکھہ کو سُکھہ کر دکھلاوا
تراہ تراہ نر راہ نہ پاوا | ترے گن مین پھنس بھٹکا کھاوا
سچ تم کی رہے بھوادھکائی | ست گن سے نہین نینہ لگائی

دوہا

کام کرودھ کو تیاگ کے لوبھ موہ کیو ناش
تب ہون کارج ناب نیے جب لگ اہنگ مان کی آس

دوہا

جھیسنی مایا جن تجی موٹی گئی بلاے ✣
اسے جن کے نکٹ سے سب دُکھ گیو ہراے

سویا پونا

کام ناتھ کرودھ ناتھ موہ ناتھ لوبھ تیاگ دیو ہے
روگ ناتھ سوگ ناتھ بھوگ ناتھ جوگ باس لیو ہے
دھن ناتھ دھام ناتھ متر ناتھ سبھے ناش کیو ہے
بندرابن اس کوئی ایک جگ ماتھ جن آیادان دیو ہے

دوہا

سیل دھرم سنتوکھ گہہ دیا دان آرام
پریم دنیتا ادھک من بنے سہج سب کام

چوپائی

اسنے کو نیچا کر مانو ✣
ست سنگ مین رچ ادھک بڑھائے
باش ماتھ جس کرو لبیرا
اس بدہ جگت مین کرو پیانا

بندا بچن نہ لکھہ سے آنو ✣
جگ مو بھاسے نیہ نہ لاؤ
تم منین مانو دہ کھہ میرا
دکھ لکھ سے تم رہوا لگا نا

من ابھمان و مد و نہین بھائی	چھن آگے کی خبر نہ پائی
تم جیا ہو بل نربل ہو دو	رس پارا سے بل نہین جو دو
ہارے من کو جیتا جائو	ہار ہار ہر نہ یہ لگا ئو

دوہا

ہاریٹو سرنا گتی سُوجھ پڑو کرتار
رضا حکم پہچان کے اُوتر یو سرسے بھار

چوپائی

رج تم چھوڑ کر و ست سنگا	پاپُوست گن دُکھ ہوئے بھنگا
سادھ کی مہمان اس بتلاوین	تیرتھ چند کلپ تہ گاوین
سیون تیر تھ پاپ نباشو	چند درس اس پاپ چر اسو
کلپ نکت اچھا پور جائی	سادھ سنگ پھل تینون پائی
درشن سے سیتل ہو جاوے	سیوا کرت پاپ نس جاوے
بچن سُنت جگ کا نتا بھاشے	اچھا بچ سبھ ہوے ناشے
مایا جگ مین بندھن ڈالا	سَنت دیال ہرن تت کالا
سنت گتی کا بھید نارا	اگم اگوچر الکھ اپارا
بشن آد جتنے ہین دیوا	کہیوا اگادھ سنت کو بھیوا
تین دیو رچنا کر ٹھانی	سعو از تھ سمت پر مارتھ آنی
سنت کرپال نہین اسوار تھ راکھا	نِش کیول پر مارتھ بھاکھا

پاکھنڈ کا نہیں راکھا لیشا   پنتھہ سکم نہیں ہوے کلیشا

کلجگ مانہ جگت سے کے جیوا   کرین اچار نہیں پاوین پیوا

چھوت اچھوت بہو کرین بچارا   چوکا نا تھا یہی ادھارا

اس نر بدہ ہین تم جانو   سانچ نہ بھاوے جھوٹھہ رچانو

پون چھوات ہے سب جگ کیرا   وہی کرت گھٹ مانہہ بسیرا

کھوسدھتا اب ہوے کیسین   نہاے دھوے بیٹھے گدتیین

آت پت مول دیہ کا دیکھو +   بیج باڑ چام کرلیکھو

سنت دیا کر بھول چھوڑایا   ست مارگ کا بھید بتایا

پرکھہ ایک چیتن درساوا   پورن گھنٹ رہت بتلاوا

بھجے سے رہت بیر نہیں تاکے   چنتا پہونچے نکٹ نہ جاکے

گربھ جون سے رہے اتیتا   آدانت جاکا نہیں میتا

دوسر واسم ہوا نہ ہوئی   آنند سدا ان شوگ نہیں کوئی

من کے بنا کرے سب گیانا   دیہہ بنا جگ چینا ٹھانا

بن نینن وہ درشتا ہوئی   سرون بنا چن سروتا سوئی

سب کے نکٹ سبن سے دورا   بھیدی دیکھے سدا ان حضورا

جواس پرکھہ سرن گہہ راکھی   وہ ہین مکت پنچھیے ساکھی

کارن پرکھہ روپ سے نیارا   نرگن جاکو سنت پکارا

بھگت وچھپل اور دینہ یالا   ہرجن پر وہ سدان کرپالا

جب کچھہ ہوے اوسی سے جانو   کرتا ہوا اکرتا مانو + +

چنتامن سم روپ بچھانو — جس نیچے تس پھل تم مانو
پرکھ نام ست نام بکھانا — سرت شبد کا بھید لکھانا
گور سے پریت سادھ کی سیوا — تب پاوے کچھ ہر کو بھیوا
ٹہل کرے نتو ماتا کیری — بھوکھے کو نہین در سے پھیری
پراپت مین ہر کھاوے ناہین — کرے نہ سوچ گئے کے مانہین
پل پل پر جس ہر کو گائی + — ہتیسر بر ودھ کرے نہین بھائی
سب کے لیے سبھ اچھا راکھے — بچن کٹھور نہ مکھ سے بھاکھے
پراستری پر درشٹ نہ لاوے — سنگ کو سنگی کو نہین بھاوے
استت دوسر سن ہر کھاوے — اپنی استت سن ڈر جاوے
نندا دوسر کبھی نہ بھاوے — اپنی سنکر ودھ نہ لاوے
سرت شبد مین جاے ملاوے — ہر کا گن گاوت ہر کھاوے
جو کچھ ہووے وہی بھل جانے — ہر کو دھن باد مکھ آنے
واہ گورو تو جب سے میتا + — جگت بگھن کو سبھے جیتا +
گور سے اب یہ بنتی ہوئی — یا کو پاٹ کرے جو کوئی
نیم سہت اور چیت لگائی + — گیان اودے تاکے ہو جائی
اچھا پورن رکشا پاوے — سے جلے سو نتیجہ رام گن گاوے

دوہا

سنکشار تن امول ہین یا مین بدھ پرکار
بندرابن درست لنیو کٹھن گھور اندھیار

دوہا

بندرابن آدہین پر دیا کرو سب کوے
نام پریت آرہین بستے درشن سبھے ہوے

فصل تیسری ہوئی تمام | آب حیات سے پرہے جام
تن من جان کو ہے آرام | پیارے پیو آٹھو جام
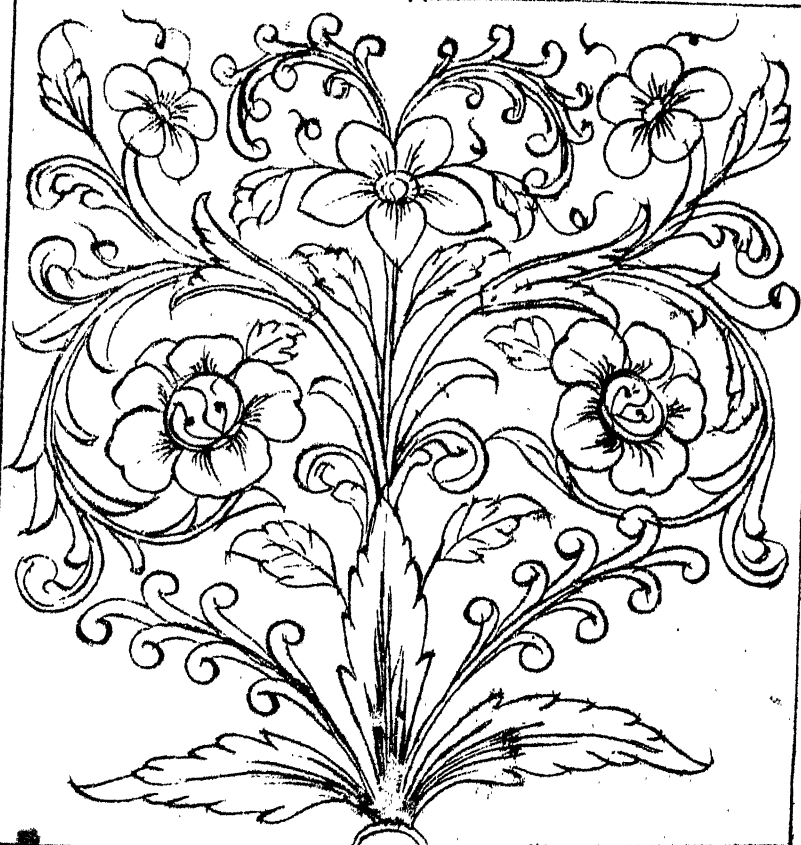
بندرابن

بیدانت کی چرچا مین

دوہا

درپن کر کے مانہہ ہے درپن ماہین آپ
بندرابن بہار مین پورن ہیو بیاپ

اب فی زمانہ اکثر بیدانت کی بھی چرچا پرمارتھیون کو اچھی معلوم ہوتی ہے اور جو
اوسکے سننے کے ادھکاری ہین اونکو گیان پراپت ہوتا ہے اب سب سے
پہلے ادھکاری بیدانت کا سمجھنا چاہیے بیدانت کے شرون کرنے کا ادھکاری

وہ پرش ہے کہ جسکے مل یعنی پاپ اور من کی چنچلتا دور ہو گئی ہے صرف ایک وکشیپ کا
اگیان ہے اور چار سادھن رکھتا ہو بیبک بیراگ کھٹ سمپت اور مموکشتا
بیبک یہ کہ ست است کو سمجھتا ہووے بیراگ یہ کہ برہمہ لوک تک کے سکہہ ان کی
اچھا نہو بلکہ نفرت ہووے کھٹ سمپت شم من کا مارنا یعنی سنکلپ بکلپ
نہ اوٹھانے دینا دم اندریون کا دمن کرنا یعنی بیٹھے راگ وغیرہ سے پرہیز
اپرام جگت سے بیراگ اور واسطے بیدانت شاستر سننے کے دیہہ کی کریا ہووے
تتکشا دھوپ چھانہہ بھوک پیاس برداشت کرسکتا ہو بلکہ یکسان سمجھتا ہووے
سردھا یعنی پریت ورچی وبھاؤ اور یقین بیدانت مین ہونا اور سمادہان چیت ٹھہرا
ہووے اور مموکشتا کہ مکت کی خواہش رکھتا ہو ایسا پرش ادھکاری کہلاتا ہے
پھر بیدانت شاستر کا سرون من مدہ دہیاسن اور تت پد توام پد کے ارتھہ کا
سودھن کرکے موکش کو پراپت ہوتا ہے چارون سادھن اور سرون وغیرہ انترنگ
سادھن کہلاتے ہیں اور جگ وغیرہ بہرنگ مموکشی انترنگ سادھنون کی اچھا رکھے
بہرنگ کا سادھن سادہارن کیونکہ انترنگ سادھن کا گیان مین پھل ظاہر ہے اور
اس کام بہرنگ کا پھل جو من کی سدھی کرتا ہے بہرنگ یعنی پوشیدہ ہے اور کال انتر ہے
کیونکہ کرم کا پھل بروقت نہین ملتا اور گیان دو طرحکا ہوتا ہے ایک پروکش گیان
کہ برہمہ ہے اور دوسرا اپروکش گیان کہ مین برہمہ ہون مثلاً کسی شخص کی ٹوپی
بباعث ہوا کے سر سے اوسکے پیرون کے پاس گر پڑے اب وہ ادھر ادھر
ٹوپی کو دیکھتا ہے ٹوپی اوسکو نظر نہین آتی کسی دوسرے شخص نے کہا کہ
کیون گھبراتا ہے ٹوپی تیرے پاس ہے یہ سنکر اوس شخص کو ایسا نشچے

آیا کہ ٹوپی ہے گئی نہین اسکو پروکش گیان کہتے ہین کہ ایسی نشچے ہووی کہ برمہہ ہے
بعدہ اوس شخص نے کہا کہ دیکھہ تیرے پیرون کے پاس ٹوپی ہے اب اوسنے ٹوپی کو
دیکھا اپروکش گیان ہے جب ایسی نشچے ہووی کہ مین ہی برمہہ ہون اس مثال سے
صرف اسقدر مطلب ہی کہ معنی پروکش اور اپروکش کے بخوبی سمجھہ مین آجاوین فقط
آب اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ اس زمانہ مین ایسا ادھکاری کوئی نہین دیکھتا اور بنا
ادھکار بیدانت کا سرون بکر کرنا جگت گیانی ہوجاتا ہے کوئی شخص ایستین ہی رہتا
تھا کہ ایک پرم ہنس وہان آ گئے اوس شخص نے ڈنڈوت کر کر پوچھا کہ
مہاراج آپ کا نام کیا ہے اوںھون نے کہا کہ اس دیہہ کا نام چندرمن ہے
مہاراج آپ نے ایسین کہا کہ دیہہ کا نام چندرمن ہے آپ نے اپنا ہی نام کیون
نہ کہا پرم ہنس بولے کہ نام دیہہ کا ہوتا ہے چیتن کا نہین پھر اوسنے پوچھا
کہ آپ کون ہین جواب دیا کہ برمہہ مہاراج آپ برمہہ ہین تو اور سب کیا ہے پرم ہنس
بولے کہ جو درشٹ مان ہے سو جگت ہی متھیا ہے انھو ابھاس شئے ہے اور
یہ بھی ہے کہ سرب یعنی سب برمہہ ہے کیون مہاراج سرب برمہہ ہے تو تم پیچ کے
ساتھہ کیون نہین کھاتے اور بجاے روٹی کے اوپلا کیون نہین کھا لیتے اور جب
آپکو کوئی برا بچن کہے اور مارے تو کیون غصہ کرتے ہو اور مارنے کو دوڑتے ہو
اور جب کوئی دکھہ آتا ہے تو کیون ہاے ہاے کرتے ہو اور جو آپ برمہہ
گیانی ہو تو کیون بھوجنون کی تلاش مین پھرتے ہو آپ مین اتنی بھی شکت
یعنی طاقت نہین کہ بھوجن نکرو یا بھوجن اپنے پاس منگالو ہمنے تو بیاس آدک جنک
آدک کو گیانی سنا ہے کہ جنکو ایسی سامرتھہ تھی کہ چاہین پرتھی کو لوٹ دین

اور یہ سامرتھ تھی کہ اپنا پیر آگ مین رکھدین اور کچھہ نہو وے جڈ بھرت جی کو گیانی سنا
کہ جنسے پالکی اوٹھوائی گئی اور اونھون سنے کچھہ نہ کہا اور گیانی انترجامی ہوتے ہین
اور مہاراج جب گیان ہوا تو پھر جگت نہین بھاشنا چاہیے نہ معلوم آپکا گیان کیسا ہے
اور آپ کیسے گیانی ہین اور آپ برہمہ کسطرح ہین اور آپ کا بیبک اور بیراگ اور
گمت سمپت کس بھانت کے ہین مہاراج ہم تو بھگوان کے داس ہین جیو ہین
دکھی سکھی بھی ہوتے ہین مہا سامرتھہ ہین نانک سے رچھا مانگتے ہین اور اوسکی
مایا کا کچھہ انت نہین بڑے بڑے دیوتا اوسکا انت نہ پاسکے سو جیو کی کیا گنتی ہے
ہم تو صرف اوسکی سیوا کرتے ہین جیسے پہلے بڑے بڑے رکھیشر منیشر کرتے آئے ہین
اور جو بھگوان نے بھاگوت اور گیتا مین کہا ہے اوسکے بموجب عمل کرتے ہین
سرگ بھوگنے کی اچھا رکھتے ہین پرم ہنس کہتے ہین بھائی جو تو برہمہ ایشر جیو
اور دیہہ کا سروپ سمجھہ لے تو تیرے سب سوالون کا جواب آجائیگا اور جو تو یہ نہ سمجھا
چاہے تو ہمارا کہنا چھوڑ دے پر ایک درشٹانت تو سن ہی لے ایک کوئے مین
مینڈک بیٹھا تھا کسی اتفاق سے ایک ہنس اوس کوئے کے اوپر آ بیٹھا مینڈک
نے پوچھا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو ہنس نے کہا مین ہنس ہون اور سمندر سے
آیا ہون مینڈک نے پوچھا کہ سمندر کتنا بڑا ہوتا ہے ہنس نے کہا کہ بہت بڑا ہوتا ہے
مینڈک نے ایک چھلانگ ماری کہ اتنا بڑا ہوتا ہے ہنس نے کہا بہت بڑا ہوتا ہے
مینڈک نے پھر دوسری چھلانگ ماری کہ اتنا بڑا ہوتا ہے پھر ہنس نے کہا
کہ بہت بڑا ہوتا ہے مینڈک نے جھنجھلا کر تیسری چھلانگ ماری اور کہا کہ
اس سے کیا بڑا ہوگا تو جھوٹا ہے ہنس بچارا چپ ہو رہا سو بھائی جبتک

تم سب پر کریا نہ سن لوگے تبتک تمہارا سندیہ دور نہوگا وہ شخص غصہ کہا کر بولا کہ خوب آپ نے ہمکو تو بینڈھک بنایا اور آپ ہنس سنبے خبر آپ اپنی کہہ لیجیے مگر آپ اپنے برہمہ اشٹر جیو وویہ کا بھی حال تو کہیے پرم ہنس نے کہا کہ سدہ چیتن کو برہمہ کہتے ہین اوسی چیتن ما یا شبل کو ایشر کہتے ہین اوسی چیتن ابدیا سہت کو جیو کہتے ہین اور دویہ جدہ ہے مع ابدیا[12] متھیا ہے انہو کی دکھتی ہے جیسے سیپن کی سرشٹ ہی سدہ چیتن کا سروپ ست چت آنند روپ ہے پورن ہے اور جتنے اوسی برہمہ چیتن کے انس کا ابدیا مین ابہاش ہے اوتنے چیتن کو کوٹست کہتے ہین اور مایا اور ابدیا مین چیتن کا ابہاس اور چیتن ایشر ہے اور ابدیا اور ابدیا مین چیتن کا ابہاس اور کوٹست جیو ہے اگر کوٹست کا ابہاش بدہی مین جو ابدیا کا کارج ہے کہا جاوے تو پہر اگ جیو کی جو سکہو پتے مین ہوتا ہے ہان ہوگی کیونکہ سکہو پتی مین بدہی کا ابہاو ہوتا ہے برہمہ اکرتا ہے ایشر کرتا ہے سرب سامرتھہ وان ہے مایا اوسکی اگیا کارنی ہے جیو بہوگتا ہے ابدیا کے بس ہے جیو کے سروپ مین جو ابہاش انس ہے سو پن پاپ کرے ہے اور اوسکے پہل بہوگے ہے اور ایشر مین جو ابہاش انس ہے سو پہل دیوے ہے اور دونون مین جو چیتن انس ہے سو ایک ہی ہے ایشر نت مکت ہے کیونکہ سدہ ستوگن مین ابہاش اور چیتن ایشر ہے اور جو گن تموگن پردہان ستوگن مین ابہاش جیو کا سروپ ہے چیتن بیاپک ہے اور بیاپک اوسے کہتے ہین جسکا انتہا کسی مقام سے نہوا اور وہ سارے بہووے اگرچہ کال دسا وغیرہ بھی بیاپک کہلاتے ہین مگر اونکا انتہا ہے اصل مین صرف چیتن ہی بیاپک ہے کہ جسکا انتہا نہین ہے اب دیکھو مین نے اپنے کو برہمہ بتایا ہے

[12] ورق

جیو اشیر اور وہ یہہ نہین کہا دکھہ سکھہ کھانا پینا مارنا پٹینا نام فرات وغیرہ دھرم دیہہ کا ہے سو دیہون کی بیوہار مایا کرت علحدہ علحدہ ہین مایا کے بیوہار میٹنے سے گیانی نہین ہوتا ہے ایسے شیچ کے ساتھہ کھانے مین یا اپنے کھانے مین گیان نہین ہے جو اس دیہہ کے لیے کھانا مقرر ہے اور جسکے ساتھہ بیوہار سنا تن سے چلا آیا ہے وہی یہہ انگی کار کرے ہے اور جو شیچ کے ساتھہ کھانے ہی مین موکش ہے تو ایک شیچ کے ساتھہ اوسکے بھائی بند کیا نہین کھاتے اونکو بھی گیانی سمجھو اور کیا اپنا کسی جیو کا کھانا نہین ہے دیمک اپنے کو کھا جاتی ہے تو دیمک ہی کو گیانی جانو اور گالی مار کھا کے چپ رہنے ہی سے گیانی ہوتا ہے تو بیل دن بھر گالی اور مار کھاتے ہین اور کچھہ نہین بولتے اور نہ مارتے ہین تو اونکو ہی گیانی جانو اور جو تم نے کہا کہ جب سرب برہمہ ہے تو پھر بھید کرنا کیا بھائی جب سرب برہمہ کہا تو شیچ کے ساتھہ نہ کھانا اور اپنے کو نہ کھانا کچھہ اور ہوا میرا شیچ کے ساتھہ نہ کھانا بھی برہمہ ہی تو ہے کیونکہ مین نے سرب کو برہمہ کہا ہے ایک ویدانت بھی سن لو ایک گیانی تھے وہ اپنے چیلے کو بیدانت پڑھایا کرتے تھے اور مین جیو برہمہ کی ایکتا آدی چیلے نے پوچھا کہ مہاراج مین بھی برہمہ ہون گورو نے کہا ہان جتنی مات مین کچھہ بھید نہین تھوڑی دیر بعد گورو نے پانی مانگا تو چیلے نے جواب دیا کہ مین تو برہمہ ہون برہمہ پانی کیسے لاوے جب گورو نے کہا کہ تب مین کون ہون اور پانی لانا اور پانی پینا اور گورو ہونا اور چیلا ہونا کسکا دھرم ہے اب چیلا چپ ہوا اب شکتی سامرتھہ کی بات سن کہ شکت وغیرہ اشٹر مین ہے سو مین نے اپنے کو اشٹر نہین کہا اب شکتی سے اور مجھسے کیا واسطہ بلکہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ مایا مجھتا ہے اوسکے انت پانے کی تلاش

بے فائدہ ہے اسواسطے رچنا کی آدوانت وغیرہ کا بچارنا یہ چنداں مطلب کی بات نہین
اور جو تو نے گیانی شکت وان (پیدائش، شروع، آخر) سنا تے اسکا بھید سن کہ گیانی دو طرح کے ہوتے
ہین ایک جیجان جوگی اور ایک جگت جوگی اور جیجان دو طرح کے ہوتے ہین کوئی
پرالبدہ آدھک رکھتے ہین کوئی پرالبدہ نیون رکھتے ہین اور جگت جوگی ایشر کے
اوتار ہوتے ہین سو مینے اپنے کو ایشر کا اوتار نہین کہا اسواسطے بیاس آدک
سے اور مجھسے کچھ نسبت نہین اور جنک آدک سے اور مجھسے پرالبدہ کا بھید ہے
اونکی پرالبدہ بڑی تھی وہ ایشرج وان تھے میری پرالبدہ چھوٹی ہے اتنا ایشرج
نہین پر گیان مین میرے اور جنک آدک کے کچھ بھید نہین ہے اگر تم پوچھو کہ جنک
آدک کی ایسی پرالبدہ کیسے ہوئی اسکا حال سنو کہ کسیکی کرم اوپاشنا زیادہ کام
ہوئی کسیکی نِس کام بھی ہوئی اور کچھ سکام بھی ہوئی نِس کام کے بل سے گیان
پراپت ہوا اور سکام نے ایشرج دیا اور کچھ شکتی بھی دی فقط اور سنو کہ گیانی سے
جگت کا ابھاو ہے ایشرج کو متھیا سمجھتا ہے پھر ایشرج بڑا ہوا تو کیا اور چھوٹا ہوا تو کیا
بلکہ تھوڑے ایشرج مین جیون مکتی کا پھل ادھک ہے زیادہ کم ہوتی ہے اور تمنے کہا
کہ بیراگ جیسا کہا ہے ویسا کسی مین نہین دیکھتا تمسے پوچھتے ہین کہ ہم نے تم سے
کون سا دھن سمپت مانگی ہے جس سے تم نے جانا کہ بیراگ نہین ہے اور یہ تم نے
کیسے نشچے کیا کہ ہمکو دھن سمپت اور سکھونکی اچھا ہے اور یہ تم نے کیسے جانا کہ اگر ہمکو
سکھ ملین تو ہم گرہن کر لینگے اور سکھون کو ست سمجھین گے اور تم ابھی جنک آدک کو
گیانی کہہ چکے ہو وہ راجہ تھے گرہی تھے اب اون کو سکھ مین بھولا کہو
یا کیا بھائی یہ جگت کا سکھ دکھ پرالبدہ آدھین ہے گیانی کو

کچھ ہان نہین کرتا جیسے سانپ ہی اوسکے دانت توڑ ڈالے اب پھر اکر وکاٹ نہین سکتا
اور اسکو بغور سمجھو کہ بیراگ دو طرح کا ہوتا ہے ایک دوکھہ درشٹی اور دوسرا متھیا درشٹی
دوکھہ درشٹی یہ کہ سنسار مین کچھ اپت ہوے اونکی سہارگت نہوئی بس گھر چھوڑ کر
بیراگی ہوگئے اب یہ بیراگ قائم نہین رہتا جب سکھہ پراپت ہوا پھر پھنس گئے اور جو متھیا درشٹی
بیراگ ہے وہ قائم رہتا ہے کیونکہ جسنے جگت کو متھیا نشچے کیا ہے اب وہ جگت کے
کدن سے بدار تھ کو ست سمجھکر جگت مین پھنسے گا اور جو تم کہو کہ گھٹ سمپت سہت
کوئی نہین دیکھتا ہم پوچھتے ہین کہ ہم کون سے اندریون کے سکھہ بھوگتے پھرتے
ہین اکثر دکھہ سو کھا کھانے کو ملتا ہے زمین پر سونا ہوتا ہے بھوکے پیاسے بھی
پڑے رہتے ہین اور جو تم کہو کہ دھوپ چھانو ایکسی نہین سمجھتے جو تم ایسا سمجھتے ہو کہ
دھوپ کھانا ہی سنتوش دلاتا ہے تو اون قلی مزدورون کو کہ جو تمام دن دھوپ
مین رہتے ہین اور کچھ دھوپ کا دکھہ نہین مانتے گیانی کہوا رے بھائی اسکا یہ
تات پرج ہے کہ ایک تو دھوپ اور چھانون دونون کو متھیا نشچے کرے دوسرے
یہ کہ جو اتفاق سے دھوپ مین جانا پڑے تو روکنے سے چلا جاوے اب دیکھو دو شخص
خس کی ٹٹی مین بیٹھے ہین کسی نے کہا کہ ایک بڑے گیانی مہاتمان فلانی جگھہ
آئے ہین ایک نے کہا کہ ہم سے تو اب دھوپ مین نہین جایا جاتا دوسرے
نے کہا کہ درشن کرنا ضرور ہے وہ چل دھرا کیسے اوس نے دھوپ کو برابر چھانو
کے سمجھا یا نہین اگر برابر نہ سمجھتا تو دوسرے کی طرح وہ بھی بیٹھا رہتا بس
چھانو کو ایک سا سمجھنا اور دھوپ کا برداشت کرنا اسے ہی کہتے ہین اور جو
تم نے اپنا حال کہا سو سچ ہے تمکو چاہیے کہ اپنے کو داس مانو سو کرم کرو

اوپاشنا کرو کیتا سنو نام جپو دھیان کرو یہی تو گیان پانے کی راہ ہے اگر ایسا
کرے جاؤگے تو ایک دن تم بھی گیانی ہو جاؤگے اور تم دیکھو کہ جب تک
روٹی نہین کھائی ہی تبتک چوکے کا بڑا ادھکار ہے کوئی نہین چھونے پاتا اور
جہان روٹی کھا چکے اب اوسکا کچھ خیال نہین کوئی چھوئے کوئی اوسمین جاوے
کچھ بات نہین ایسے ہی جبتک گیان نہین ہے ضرور ایسی ہی راہ چاہیے گیان
ہوئے پیچھے کچھ بندھن نہین ہے بھگوان نے بھاگوت مین خود فرمایا ہے

شلوک

جاوت سر کھیہ بہو تلکھ بدہ بھاوونہ اوپجائی
تاوتیو آپاشیت بانگ منا کاسے برت بھی

جبتک مجکو سارے ندکھیے تبتک بھجن من کا یا کرکے اوپاشنا کرنا رہے بھائی ہم تو
تمکو غلط نہین بتاتے تم ہمکو چاہو سو کہو تمھارا قصور نہین ہے کیونکہ جتنی تمھاری
بدھ اور بوجھ ہے اوتنی تم بھی کہتے ہو ایک مثل ہے کہ کسی بھوکے کو ایک ہیرا پڑا ملا
اوسنے کہا کہ واہ چمک تو خوب ہے پر کس کام کا اگر اسوقت دانا ناج کا ملتا تو بڑے
کام کا تھا ہیرا پھینک کر چلا گیا مہاراج آپکے دل مین آوے سو کہہ لیجیے آپ یہ
کہیے کہ باچک گیانی بھی ہوتے ہین یا نہین پرم ہنس نے پوچھا کہ کرم کانڈیون
وغیرہ مین پاکھنڈی بھی ہوتے ہین یا نہین آدمیون مین جانور بھی ہوتے
ہین یا نہین پکے کھلاڑیون مین کچے بھی ہوتے ہین یا نہین اور باغ مین گھاس
پھوس کانٹے بھی ہوتے ہین یا نہین مہاراج یہ تو سچ ہے اب یہ کہیے
کہ باچک گیانی اور نشٹ گیانی کیسے پہچان پڑے کمن جی گفتگو تو

دونون کی ایک سی سننے مین آتی ہے بلکہ باچک گیانی لکش گیانی سے کچھہ زیادہ ہی
کہتا ہے اب نوجوانسان پہلے کرم اوپاشنا کر چکا ہے اور چار سادھن کر چکا ہے اور
سروں منن ندہ دہیاسن بیدانت کا کرتیت پد اور تم پد کا سودھن کیا ہے اور
برہماکار برتی ہے وہ لکش گیانی ہے اور جسنے کرم اوپاشنا تو کیے نہین اور
نہ سادھن سمپن ہوا اور گیان کے بچن کہنے لگا وہ باچک گیانی ہے اور دیکھو
جسنے کرم اوپاشنا کی ہے اوس سے اوسوقت مین یعنی جبکہ کرم اوپاشنا کر رہا تھا
سب کو کرم چھوٹ گئے تھے اور سادھن اوستھامین من اندری کو بس کیا تھا
اور یہ ظاہر ہے کہ جس بات کا ابھیاس چھوٹ جاتا ہے پھر وہ بات اوس سے
نہین ہوتی اور نہ اچھی لگے چنانچہ جو لکش گیانی ہین اونکی پرورتی کو کرم مین
نہوگی اور کوئی پد البدہ آدھین کوئی پاپ اکرم اوسنے بن بھی جاوے تو اوسکا [پیروی ۱۲]
شوگ نہوگا اور اوس سے سزا کا ڈر نہین [فعل یا نقش ۱۲] کیونکہ اچھے کرم سے بھی تو گیانی آنند
نہین مانتا اور نہ اوسکے پھل کی اچھا رکھتا ہے پس گیانی اچھے اور برے
دونون کرم سے علیحدہ ہے اور باچک گیانی کی رچی کو کرم مین ہوگی اور نہ
اوس سے کو کرم بنتے ہون گے اوسکو چاہیے کہ اول کوئی کال سادھ
گورو کی سیوا تن من دھن سے کرے تب بیدانت کا سرون کرے ورنہ بنا ادھکار
جو بیدانت کا سرون کرے گا وہ بیشک خراب ہوگا کیونکہ ✤ حلوا خوردن را روئے
باید ✤ اول صدق دل سے خدمت سادھو فقیر گورو کی کرنی فرض ہے
جب بیدانت کے سننے کے لائق ہوگا مصرع مرّبی بیار و مرّبا بخور ✤
ورنہ دونون دین سے گئے پانڈے ✤ حلوا رہے نہ مانڈے ✤ اور جسکی

رچی کو کرم مین نہین ہے اور کو کرم نہین کرتا اور گیان کے بچن کہتا ہے پر
تلکش گیان نہین ہے تو اوسین کمی من ندہ دہیاسن کی ہے وہ من ندہ دہیاسن
کرے اور جو ایسے کہتے ہین کہ جنکو لوگ گیانی کہتے ہین ہمنے تو اونکو کرم او پاشنا
کرتے کبھی بھی نہ دیکھا کیسے مانین کہ اونکو گیان ہوا ہوگا سو تم دیکھو کہ کرم او پاشنا گیان
ایک ہی جنم مین تو نہین ہوتا کرم او پاشنا او رجنمون مین کر چکا ہوگا گیتا مین بھگوان
نے کہا ہے انیک جنم سن سدہی تتو جات پرانگتی جو کرم او پاشنا سے پہلے
کر آیا ہے اوسکی یہ پہچان ہے کہ اگر کمین سے پرمارتھ کی اور رچی ہوگی کو کرم سے
ڈرتا ہوگا سادھ گورو کی سیوا مین بھاؤ ہوگا بدھی نرمل ہوگی من مین دکھ سکھ کی سہار
ہوگی بھجن بانی سننے کا شوق ہوگا چیت اودار ہوگا اور جسنے کرم او پاشنا نہین
کی ہے اوسکے گن اسکے برخلاف ہونگے مہاراج آپ نے کئی جگہ ایسا بچن کہا ہے
کہ جگت متھیا ہے انہو اچھا شئے ہے یہ بات بالکل سمجھ مین نہین آئی جگت
تو ظاہر ست پڑا دیکھتا ہے ہمین بھانت بھانت کی رچنا ہے اسی جگت مین اوتار
ہوئے اور بڑے بڑے مہاتما ہوئے راجہ مہراجہ ہوئے دکھ ہوتا ہے تب دکھ
معلوم ہوتا ہے سکھ ہوتا ہے تب سکھ معلوم ہوتا ہے لڑکے لڑکی رشتہ دار دوست
دھن گھر وغیرہ سب ست دیکھتے ہین حاکم انصاف کرتے ہین گورو بودھ
دیتے ہین آپ چرچا کر رہے ہین مین سن رہا ہون آپ ایسے جگت کو انہو ایسے
کہتے ہین اور جو جگت نہین ہے تو آپ کیا سمجھاتے ہین جب بندہ ہی نہین ہے
تو مکت کیا ہوگی اور نہ مہاراج پہلے رکھیشرون نے ہزارون برس دھیان پوجا او
تپسیا کی ہے اور اب بھی لوگ کرتے ہین بھلا ممکن ہے کہ یہ سو کرم بے مطلب ہین

اور ہر مہینے کا پانا صرف دو چار بات ہی کے سمجھنے سے آجاتا ہے سنو تم نے جو کہا
سب سچ ہے پر دیکھو سپنے کی رچنا سپنے مین سب دیکھتی ہے یا نہین ایک درشٹانت
ہے کہ کسی نے سپنا دیکھا کہ مین بڑا ساہوکار ہون میرے بیٹے پوتے ہین بڑی دھوم سے
کاج کیے ہین ساری برادری مین بڑا کہلاتا ہون حاکمون مین میری بڑی رسائی ہے
پوجا سیوا میرے یہان خوب ہوتی ہے گیتا سہسر نام کا پاٹ کرتا ہون کتھا بارتا
ہوتی رہتی ہے بڑے بڑے پنڈوان ساد ہو پنڈتون کی سبھا جمع ہوتی ہے یار دوستون کے
ساتھ سلوک ہوتا رہتا ہے اور کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایکبار نہایت بیمار ہو گیا ہے
حکیم بید آکر دوا کرتے ہین دھوم مچ رہی ہے تین مہینے پیچھے آرام ہو گیا
پھر ایک لڑکا بیمار ہوا ہزار ہا علاج کیے کوئی فائدہ مند نہوا لڑکا مر گیا اب ہائے
ہائے روتا ہے بھائی بندو دوست آشنا پنڈت سادھ سمجھاتے ہین سو کبھی کبھی
کسیقدر شانتی ہو جاتی ہے پھر روتا ہے اتنے مین کسی پنڈوان نے آکر کہا کہ اب ہائے ہائے
کیون کرتے ہو جگت تھیا ہے سپن سمان ہے پہلے تو ساہوکار بولا کہ مہاراج
آپکی نظر مین سپن سمان اور تھیا ہے جو آپ کے لڑکا ہوتا اور مر جاتا جب
آپکو خبر پڑتی کہ جگت کیسا سپن وت ہے پھر پنڈوان نے کہا کہ بھائی یہ سپنا ہے
تو جاگ اوٹھ دیکھ تیرا دکھ بالکل دور ہو جاویگا مہاراج کیسے جاگین ہین آپ ہی
جگائیے پنڈوان نے زور سے کہا کہ اوٹھ کھڑا ہو تو سوتا ہے اور تو فلانا ہے
یاد کر ساہوکار جاگ اوٹھا اب دیکھتا ہے کہ نہ وہ گھر ہے نہ مال ہے نہ کٹم ہے
نہ ساہوکاری ہے نہ وہ گیانی جگانے والا دیکھے ہے جو تھا سو نہ رہ گیا
اسے پریم سکھ نے کہا کہ دیکھو سپنے مین سب باتین سچی تھین یا نہین

اگر سچی نہیں تو کیون جاگرت جگت کی سبی دیکھی اور کیون اوسنے دکھ سکھ پوجا کھر
دھن جا کم حکیم پنڈت بدوان بید کو سچا مانا اور اخیر مین جب جاگا کچھ نہین تھا آپ ہی
آپ اکیلا ہے مہاراج سپنا تو اور بات ہے سپنے مین تو اس جگت کی دیکھی سنی چیزون کا
خیال آجاتا ہے پر ہم نہیں دکھا یہ غلط ہے خیال جسکا ہوتا ہے سو چیز ظاہر ہو گئے ہین
نہین آتی وہ چیز اپنے مقام پر ہی ہے یا اپنے مقام پر ہے صرف خیال
کیا کرے ہی پر سپنے مین تو یہ بات نہین ہی کیونکہ وہان چیزین بھوگتا ہے سامنے
سب چیز اس جاگرت کی طرح بھوگتا ہے چھونے مین آتی ہین اگر صرف خیال
ہوتا تو یہ بات نہین ہوسکتی دیکھو جب تمکو ایک گھوڑے کا دھیان آوے تو وہ گھوڑا
تمھارے پاس نہین آجاتا تم اوسپر سوار ہوکر بازار نہین جا سکتے اور سپنے مین تم گھوڑے
چڑھتے ہو اور ہوا نہ گھاس کھلاتے ہو پس سپنے کے سامان کو دھیان نہین کہہ سکتے
سپنے کی چیزین نئی پیدا ہوتی ہین یہی مثال کو بخوبی سمجھ لو اور جو تم نے تپسیا پوجا کا حال
کہا سو بھائی یہ بات ہے کہ تپشری سو رجیشری اور جیشری سو نرکیشری اور جو تم نے
رکھیشرون کا حال کہا سو یہ بات ہے کہ پہلے عمر ہزارون برس کی ہوتی تھی کہو رکھیشر
سواے ایسے کامون کے اور کیا کرتے اگر تم کہو کہ بغیر دس بیس ہزار برس کے
تپسیا اور کشٹ ہو گئے کے مکت نہین ہوتی تو اب صبر کرو گھر بیٹھو نہ اتنی عمر ہوئیگی
نہ تم تپسیا پوجا کر سکوگے نہ تمھاری مکت ہوے گی یہ وہی حال ہے کہ کسی شخص کو
رسّی مین سرپ کا بھرم ہوا اب وہ پہاڑ سے سلا لانے کے واسطے گیا کہ سلا لاکر
اسکو مارون گا غرض یہ تو دیکھا جاوے گا آپ کا مطلب تو یہی ہے کہ
جگت اور سپن سرشٹ برابر ہین دونون متھیا ہین سپنے مین

سپنے میں سرشٹ ست دیکھتی ہی اسیطرح اگیان میں یہ جگت ست دیکھتا ہے جب پرش
سپنے سے جاگتا ہے تو سپنے میں سرشٹ جھوٹی دیکھتی ہے بلکہ انہونی کیونکہ اوسکو کچھہ نفع و
نقصان بھی اوسکا نہیں ملتا ایسے جسکو گیان ہوا اوسکو جگت اسّت دیکھتا ہی پر ایہہ
ایک بڑا سندیہ ہے کہ سپنے سے جاگی پرش کو پھر سپن سرشٹ کا مول سمیت ابھاو
ہو جاتا ہے پر جنکو آپ گیانی کہتے ہیں اونکو تو اس سرشٹ کا بالکل ابھاو نہیں ہوتا
اگر بالکل ابھاو ہو جاتا تو اونکو اپنی دیہہ اور یہ جگت کچھہ نہ دکھتا پرم ہنس نے کہا کہ
مطلب درشٹانت کا تم خوب سمجھے اور جو تمنے اعتراض کیا ہے اوسکا یہ جواب ہے
کہ پرالبدہ کا تیر جو چل چکا ہے وہ اپنی بیگ کو پورا کرکے ٹھہریگا گیان ہوا اور گیان کے
ہوتے تمھارے کہنے کے موجب جگت کا بھاس نرہنا تھا مگر پرالبدہ کے سبب سے
شریر کا ٹھہرنا ہے اور شریر کو دکھہ سکھہ بھوگنا ہے اور یہ بات بنا جگت کے بھاس
نہیں ہو سکتی اسواسطے گیانی کو جگت بھاستا رہتا ہے جگت کی ستتا کا تو
ابھاو ہو گیا اور جگت کے بھاس کا ابھاو شریر پات ہوئے ہو جائیگا جسکو بدیہہ
مکت کہتے ہیں کیونکہ گیانی کو شریر رکھنا نہیں ہے ایک اور درشٹانت ہی کہ جیسے
کمھار ڈنڈے سے چکر پھراتا ہے جب ڈنڈا الگ کر لیا تب بھی کچھہ دیر تک چکر چلا کرتا ہے
اسیطرح گیانی کو بھی گیان ہوئے پیچھے بھی جگت کا بھاس رہتا ہے پر
کرموں کا ڈنڈا دور ہو گیا جسکے سبب سے سرگ نرک چوراسی لاکھہ بھوگنی پڑتے
ہیں اور دیکھو کہ جیسے کہیں رسی پڑی ہے اور اندھیرے میں اوس
رسی میں سانپ کا بھرم ہوا مارے ڈر کے گر پڑا چوٹ لگ گئی جب
چراغ لیکر دیکھا تو رسی تھی اب سانپ تو جاتا رہا رسی کا نشچے ہوا پر چوٹ

تو سنجا ویگی کچھہ دن بھوگنی ہی پڑیگی اسیطرح گیانی کو بعد گیان کے پرالبدہ کی لس جگت
بھاستا ہے اور ایسا بھی دیکھا سنا ہے کہ گیانی کو جگت کا ابھاو بھی ہو جاتا ہے پرنچھ
دیہہ ایسے گیانی کی برس چھہ سپنے سے زیادہ نہین ٹھہرتی اور دیکھو کہ سب گیانی ایک
ہی درجے کے نہین ہوتی پرالبدہ آدمین سب مین بھید رہتا ہی دیکھو ایک پرش تو سپنے
سے جاگ اوٹھا اور اوسکو سپنے کی باتین یاد نہین رہین اور دوسرا سپنے سے جاگا
ہے اوسکو سپنے کی باتین یاد تو ہین پر کچھہ دکھہ سکھہ نہین مانتا اور تیسرا سپنے سے
جاگا ہے اوسکی آنکھون کے آگے سپنے کی باتین پھر رہی ہین دکھی سکھی بھی ہوتا ہے
کچھہ افسوس سا بھی کھاتا ہے کہ رات کی باتین سٹ کیون نہین ہوئین پر کچھہ کہتا
نہین چوتھا سپنے سے جاگا ہے سو اب اپنے من مین سپنے کی باتون کا پھل ستّ
سمجھتا ہے کہ جو مینے سپنے مین راج کیا ہے تو مین اب راجا ہونگا جو سپنے مین
کنگال ہوگیا تو مین اب کنگال ہون گا اور لوگون سے تعبیر یعنی نتیجہ سپنے کا پوچھتا
پھرتا ہے مگر سپنے کی راجائی اور کنگالی کو جھوٹ ہی سمجھہ رہا ہے اور پانچوان
سپنے سے جاگا اور سوچ بچار کرتے کرتے پھر سو گیا جب پھر سپنا دیکھتا ہے تب
کوئی برا سپنا دیکھا ڈر کر جاگ پڑا اب من مین سوچ بچار تو ہے پر سوتا نہین اور چھٹا
پرش سپنے ہی کی حالت مین جاگا ہے اوسکو اپنی حالت اصلی یاد آگئی ہے
کہ مین فلانا ہون فلانی جگہ سو رہا ہون یہ جو کچھہ دیکھتا ہون سپنا ہے
جھوٹھہ ہے چلو جاگ اوٹھو کیون اسمین سر مارتے ہو جاگ اوٹھا ساتوین
کی بھی یہی حالت ہے پر کہتا ہے کہ ذرا سیر تو دیکھہ تو کچھہ تمھارا نقصان
تو ہے نہین تم تو جاگ گئے پیچھے وہی ہوگے جو ہو وہ سیر دیکھتا ہے پر جو کہ

اوسکو اپنی اصل حالت کی یاد آگئی ہے اس سبب سے اسکو کبھی دکھ نہین ہوتا اگر سپنے مین
روتا بھی ہے تو جانتا ہے کہ جھوٹ ہی رو رہا ہون مین تو فلانا شخص ہون اور جو ہنستا ہے
تو بھی یہی کہتا ہے جب کچھہ دیر سیر دیکھ لیتا ہے تب کہتا ہے اوٹھو اپنا کچھہ کام ہی کرین
یا آرام سے پھر سوئینگے ہمین کیا حاصل ہے جگ دیکھا اب دیکھیے ساتون پرس جا
پر اوسکا بھید رہا اسیطرح گیانیون کا حال سمجھہ لو مہاراج جو باتین آپ نے سنائین
کبھی نہین سنین تھین اور سچی ہی ہونگی میرے ہی اوچھے بھاگ ہین جو مجکو گیان
نہین ہوتا آپ دیا کرینگے تو کیون نہوگا مہاراج آپ نے ایسا بھی کہا ہے کہ بھرم کر کر
جگت بھاشتا ہے مہاراج بھرم کیا چیز ہے بھرم اوسکو کہتے ہین کہ ہو کچھہ اور دیکھے
کچھہ جیسے رسی مین سانپ سیپی مین روپا مرگ ترشنا کا جل اصل مین رسی ہے سانپ
دیکھا سیپی مین روپے کا شبہہ ہوا ریت ہی پانی سا دیکھا اسیطرح ایک برہم ہے
اوسمین جگت بھرم سے دیکھتا ہے جب برہم کا گیان ہوا جگت کا پتا نہین اور
جبتک جگت ست دیکھتا ہے برہم گیان نہین ہے مہاراج بھرم تو جب ہوتا ہے
کہ جو پہلے کوئی سچا سانپ اور روپا اور پانی دیکھا ہے تب رسی اور سیپی اور ریت
مین بھرم سے دیکھتا ہے آپ کہتے ہین کہ ایسے ہی یہ جگت بھرم کر کے دیکھتا
ہے تو اصل جگت کونسا ہے جس اصل جگت کو دیکھکر برہم مین اس جگت کا
بھرم ہوتا ہے پرم ہنس نے کہا کہ دیکھو اگرچہ سپنا سنسکار جنیہ ہوتا ہے یعنی پہلے
ایک چیز کو دیکھا اوس دیکھنے کی سنسکار من مین رہ گئی (خیالات سے ۱۲) اوسی کے موجب سپنا
دیکھا مگر یہ کچھہ قید نہین ہے کہ سچے ہی سانپ کو دیکھکر رسی مین سانپ کا بھرم ہوے
دیکھو بھانومتی کا سرپ جھوٹا ہوتا ہے پر جسنے بھانومتی کا سرپ جھوٹا دیکھا ہے

اوسکو بھی رسّی مین سرپ کا بھرم ہوگا تمنے پہلے جون مین است جگت دیکھا ہے اوسی
است جگت دیکھنے کے سبب سے تمکو اس جگت کا بھرم ہوتا ہے اور یہ بچار اسدھ ہے
ہے کہ جگت مایا وغیرہ چھیہ چیز انادی ہین جو مہاراج یہ جگت بھی بھرم ہے اور مرگ ترشنا کا
جل بھی بھرم ہے تو پیاس جیسے اس پانی سے بجھتی ہے ایسے ہی مرگ ترشنا کے جل سے
بھی بجھنی چاہیے پرم ہنس نے کہا کہ اسمین بھید ہے کہ سرشٹی تین طرح کی ہے ایک
پرمارتھک ایک بیوہارک اور ایک پرت بھاشک بیوہارک سرشٹی یعنی یہ جگت
ایشر کی رچی ہے اور پرت بھاشک جیو کی ہے پیاس بیوہارک سرشٹی مین ہے
تو بیوہارک سرشٹی ہی کے جل سے بوجھے گی پرت بھاشک سے نہین بوجھ سکتی
کیونکہ اسمین بھید ٹھہرا دیکھو پرمارتھک ستّا تو برہم کی ہے جسکا تین کال ناش نہین ہووے
ہے اور پرت بھاشک ستّا کا ناش بنا برہم گیان ہوسکتا ہے اور بیوہارک ستّا کا
ناش بغیر برہم گیان نہین ہوسکتا کیونکہ بیوہارک ستّا ایشر کی رچی ہوئی ہے
اور پرت بھاشک اس جیو کی اور اصل مین پرت بھاشک ستّا کا بھی ناش بنا برہم
گیان نہین ہے بیوہارک ستّا سے پرت بھاشک کا اتینت ابھاؤ نہین ہوتا ہان
اسقدر ہے جیسے گھڑا پھوٹ گیا پرتھی مین مل ہوا مگر مٹی کا ناش نہین ہوا
سو پرت بھاشک کا اتینت ابھاؤ بھی پرمارتھک ستّا ہی سے ہوتا ہے اب
مہاراج بھرم کا کوئی استھول درشٹانت کہیے اور بعضے جو ایسے کہتے ہین کہ
جگت ماننے کا ہے مانو تو جگت ہے نہین تو کچھ بھی نہین اسکا بھید بھی
سنائیے پرم ہنس نے کہا کہ سنو ایک بنیا تھا اوسکے ایک لڑکی تھی
دیوالی کا تیوہار آیا دیوالی کے ایک دن پہلے لڑکی گیہرو ایک لوٹہ مین

گھونگر باپ کی چارپائی کی پاس رکھکر سو رہی کہ صبح ہوی دیوار پر دیوالی کا ڈھونگی اور شام
کے وقت اوس بنیے کی چارپائی کے پاس اوسکی جورو ہمیشہ ایک لوٹہ پانی کا رکھدیا کرتی
تھی چنانچہ اوسنے وہ لوٹہ دھرا دیکھا اوسنے سمجھا کہ لڑکی نے دھر دیا ہے یہ سمجھکر وہ سو رہی
جب صبح ہوئی وہ بنیا اوس لوٹہ کو اوٹھا کر جنگل کو لے گیا جب آبدست لی چکا تو دیکھتا
کیا ہے کہ خون بہہ رہا ہے اور جانا کہ یہ خون دست مین آیا ہے کسینے جادو کیا یا کوئی
بیماری سخت ہوئی ایسا سوچکر نہایت گھبرایا ہوش حواس جاتے رہے بڑی مشکل سے
گھر پہونچا آکے کھاٹ پر پڑ رہا جورو پوچھتی ہے کہ کیا حال ہے کچھہ نہین کہتا جب جورو نے
بہت پوچھا تو جھنجھلا اکے کہنے لگا کہ ہائے ہائے مین تو گھڑی دو گھڑی مین مر جاونگا
میرے سوا سیر لوہو گرا ہے اوسکی جورو بھی حیران ہوئی بید حکیم کو بلانے کی تیاری
ہوئی اسی درمیان مین اوسکی لڑکی اوٹھی اور لوٹہ تلاش کرنے لگی لوٹہ اوسکو ملتا
نہین وہ رونے لگی مانے پوچھا تو کیون روتی ہے اوسنے اپنے لوٹہ کا حال
کہا اوسکا باپ بھی پڑا سنتا تھا جب اوسکو خیال آیا کہ وہ خون نہ تھا گیرو تھا ایکدم
سے اوٹھ بیٹھا کہ مین تو اچھا ہون تندرست ہون ناحق اتنی دیر دکھہ اوٹھایا اب
جگت کی مانتا کا درشٹانت ہے کہ ایک بنیا تھا وہ پردیس چلا گیا دس بارہ برس
گذر گئے جب وہ گیا تھا اوسکے برس چھہ مہینے کا لڑکا تھا وہ اب ہوشیار ہوا
اپنے باپ کے ملنے کو چلا اسی عرصہ مین اوسکا باپ بھی پردیس سے گھر کو
آتا تھا ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لڑکا ایک مقام پر ایک سرائے مین دن سے
اچھی کوٹھری دیکھکر اوترا شام کو وہ بنیا بھی وہان پہونچا جس کوٹھری
مین کہ وہ لڑکا اوترا تھا وہی اوس بنیے کے پسند آئی بنیے نے اوس

لڑکے کو تو نکلوا دیا اور کچھہ زیادہ دیر آپ اوسمین رہا لڑکا تمام رات نہایت تکلیف مین
رہا روتا بھی رہا پر بنیے نے ایک نہ سنی جب صبح ہوئی بنیے نے لڑکے کو دیکھا اور اوس سے
پوچھا کہ تو کہان سے آیا ہے اوسنے شہر کا نام بتایا پھر بنیے نے ذات محلہ باپ کا نام
پوچھا لڑکے نے سب کہدیا بنیے نے سنتے ہی کہا کہ تو تو میرا لڑکا ہے اب گلے سے
لگا لیا اور چونکہ رات کو اوسے تکلیف دی تھی اوسکا نہایت افسوس کرنے لگا فقط
پرم ہنس نے کہا کہ دو درشٹانت کہے پہلا درشٹانت جسمین گیرو کا ذکر ہے بھرم کو
سدھ کرتا ہے پچھلا جگت کے ماننے کو دیکھو وہی لڑکا رات کو تھا پر اوسکو لڑکا
کرکے نہ مانا کچھہ دکھہ سکھہ نہ مانا صبح اوسیکو لڑکا سمجھا دکھی سکھی ہوا اسیطرح
جو جگت درشٹی کرو تو جگت ہے اور جو برمھہ درشٹی ہے تو جگت نہین مہاراج
جب جگت نہ رہا تو پھر باقی کیا رہا صرف آکاش رہا سو آکاش سن ہی کچھہ چیز نہین اور
آپکا برمھہ بھی کچھہ نہین ہے کیونکہ اروپ ہے پس مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپ
آکاش کو جو سن سان ہے برمھہ کہتے ہین پرم ہنس نے کہا سنو تمنے کہا کہ برمھہ جسکو
اروپ کہا کچھہ ہے نہین ہمنے برمھہ کے تین روپ کہے ہین ست چت اور آنند
تم کیسین کہتے ہو کہ برمھہ کچھہ ہے نہین ہان برمھہ استھول روپ نہین ہے اس باعث
سے اوسے اروپ کہتے ہین اور آکاش جڑ ہے اور برمھہ چیتن ہے اور جو تمنے کہا
کہ سب سن سان ٹھہرا سو دیکھو کہ تم سن سان کے کہنے والے موجود ہو پھر سن سان
کیسے ہے مہاراج یہ آپ سب سچ فرماتے ہین مگر مین دیکھتا ہون کہ گیانی کے پاس تو کوئی
ایک دو جاتا ہوگا بلکہ بہت سے تو اکیلے ہی سن سان بیٹھے دکھین ہین
گیان کسیکے سمجھ مین نہین آتا پس گیانی کے ملنے سے کچھہ فائدہ نہین

دیکھتا اور جو گیان سیکھا تو کچھ کورا کورا سا معلوم ہوتا ہے کچھ پر مجھ نہیں لکھیجاتا شاستر کے
لکھے کو بک بلو اور تو کچھ نہین دیکھتا اب اوپاشکو نکا حال سنو بہت سے آدمی آتی جاتے رہتے
ہین بہتون کو اوپدیش ہوتا ہے کتھا بارتا ہوتی رہتی ہے خوب پرشاد بٹتے رہتے ہین
بھجن بھی دھوم دھام سے ہوتے رہتے ہین ٹھاکرو نکا سنگار ہوتا ہے درشن کرکے جی پرسن ہوتا ہے
اور بڑے بڑے اوتسو ہوتے ہین بھگوان کا نام جپتے ہین دھیان کرتے ہین ایشر کا گنانو باد
کرتے ہین تیرتھ نہاتی ہین غرض سب طرح کے آنند ظاہر دیکھتے ہین جس وقت پریم آتا ہے
گدگد ہو جاتے ہین جو یہ سب است ہوتی تو آنند کیون دیتے کہین جھوٹی چیز سے بھی
آنند ہوتا ہے اور مہاراج بیدانت کی بچن سنکر تو اچمان ہی آتا ہے آدمی نڈر ہو جاتا ہے
سادھ گورو مین بھاؤ نہین رہتا نہین مہا ارتھہ بدھی مین گھس جاتا ہے جب
یہان ہی یہ حال ہے تو آگی کیا ہونا ہے اور آپ مجھسے کہیے کہ کونسی پوتھی بیدانت سے
گیان کی داتا ہے اور کوئی ایکدو گیانی بھی ہے اوسکا نام بتاؤ اور بھلا گورو نانک
شاہ کی بانی کیسی ہے پرم ہنس نے کہا کہ بھائی تمکو گیان سیکھنے کو کسنے کہا ہم تو
تمکو پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ تم اوپاسنا کرو بلکہ پختہ ہوکر اوپاسنا کرو تن من دھن
کے تم سے بھی ان سو کرمون کو بہت او تم جانو کتھا سنو تیرتھ نہاؤ سادھ
سیوا کرو ٹھاکر پوجا کرو دھیان کرو آرتیان کرو ناچو کودو جھانجھ بجاؤ تالیان
بجاؤ تم ناحق جھنجھلاتے ہو اچھا مہاراج جو یہ باتین تم اچھی کہتے ہو تو پھر
تم کیون نہین کرتے اور گیان گیان پکارتے ہو بھائی تو اپنا فکر کر
ہمارا فکر ہم کر لین گے دیکھو نمکین چرپرا کھٹا اچھا تو ہے پر کسیکو سواد لگتا ہے کسیکو
نہین لگتا شیرینی اچھی تو ہے پر کسیکو اچھی لگتی کسیکو بری کسیکو بھیٹر

بھار زیادہ پسند ہی کسیکو ایکانت شانت بڑی پسند ہے اور تمنے جو کہا کہ گیانی کے
پاس ایکدو ہی جاتا ہوگا اور بہت سے اور نقص دکھائے اور اوپاشنا کی مہان کی
سو سنو جسقدر ہجوم تحصیلداری مین رہتا ہے اوسقدر تو محکمہ ڈپٹی کمشنری مین نہین اور
جسقدر ڈپٹی کمشنری مین رجوعات ہی اوسقدر کمشنر کے یہان نہین صاحب کمشنر کی یہان
کوئی اپیل والا یا کوئی راجہ بابو جاتا ہوگا اب تم سے پوچھتے ہین کہ بڑا کون اور ادھک
سُکھ کسکو اور اونمین سے چیف کمشنری کا حقدار کون اور تم بھی سچے ہو کہ جو یہان
آیا تو ہزارون سے لئے دھوتیان بھاگ اوٹھے اور کتھا مین دس بیس بھی مشکل
سے دیکھتے ہین اور گیانی کے پاس دو چار بھی موجود نہین ہوتے اب دیکھو جو
تیرتھ مین بھیر ہے سو کتھا مین نہین جو تیرتھ پر ہجوم ہوا سو بھی کتھا مین نہین پس
تمھارے کہنے کے بموجب تیرتھ بڑا بھاگوت اور گیتا شاستر بید چھوٹے اور جو
تمنے کہا کہ گیانی کے ملنے سے کیا فائدہ سو بھی سمجھو تو گیانی کے صرف ایکبار کے
درشن ہی جو سمجھہ اچھا کے ساتھہ ہون برابر ہین تین سو ساٹھہ تیرتھ نہانے کے اور
دس برس کتھا سننے کے اور ملنے اور گیانی کے ساتھہ ست سنگ کی مہان کا تو کیا
پھل کہا جاوے دیکھو جیسے ایک آدمی کے پاس دھن کی تھیلی ہے اپنی سمجھتا ہے
اوس سے پھل کھانے کی اچھا رکھتا ہے جو کسیکو دیتا ہے تو سود کے لالچ دیتا ہے
اور جو کاٹ سکے کچھہ مفت دے بھی دے تو ہزار احسان کرتا ہے اور آپ سوچ بچار
مین ہو جاتا ہے اور ایک شخص نشے مین ہے اور تھیلی اوسکے پاس بھی ہے
اوسکو تھیلی کی کچھہ خبر نہین نہ اوس سے اوسکو سکھہ بھوگنے کی اچھا ہے
اب جو کوئی چاہے اوسکے پاس جاکر تھیلی لیوے دیکھئے اب ان دونون مین

کسیکے ملنے مین فائدہ ہے جو آپا شنک ہین اونکو اپنی آپاشنا کا ابھمان ہے اوسکا
پھل بھوگا چاہتے ہین وہ دوسرے کو کیا دینگے پہلے اپنا ہی پیٹ تو بھر لین اور
گیانی سے جو سبھ کرم ہوتے ہین اوسکو اپنے کرتب کا ابھمان نہین نہ وہ پھل بھوگا
چاہتا ہے اور ایشر کے یہان سے پھل سب کے کرمون کا دیا جاتا ہے اب گیانی لیتا
نہین وہ مال لاوارثی ہے سو گیانی کے درشن کرنیوالون اور خدمتیون کو ملتا ہے
اور جو کہ گیانی کے کو کرم ہین اوسکا پھل نندک کو ملتا ہے اب جسنے سبھ اچھا کرکے
گیانی کے درشن کیے اوسیوقت گٹھری ملی اسے حلوا سب دو دست کہتے ہین
جسکے بڑے بھاگ اودے ہوے ہین اوسکو گیانی کے درشن پراپت ہوتے ہین کہو
گیانی کیسے پرسوارتھی ہین کہ درشن ہی سے اتنا کچھ پراپت ہوجاتا ہے اب حکایت
مین بھی دیکھ لو کہ راجہ کی تو ملاقات چھن بھر کی سب کچھ دیتی ہے اور کنگال کی
دس برس کی نوکری مین اسقدر ہاتھ نہین آتا ایک مثل بھی سنو کہ کوئی شخص
کسی دوسرے کے پاس کچھ امانت رکھکر سفر کو گیا جب وہ سفر سے آیا اوسنے
اپنی امانت چاہی رکھنے والا منکر ہوا اب وہ حیران ہے سب سے فریاد کرتا ہے
کچھ نہین ہوتا آہستہ آہستہ راجہ تک اوسکی خبر ہوئی راجہ نے اوس شخص سے
کہا کہ کل میری سواری نکلے گی سو تو اوس شخص کی دکان پر جسکو امانت سونپی
ہے بیٹھا رہ جب مین دکان کے پاس پہونچون تو تو میری طرف کو اٹھیو مین تیری
طرف اپنا کان کر دونگا تو کچھ ایک دو بات چپکے سے کہدیجیو اسیطرح
دوسرے روز ظہور مین آیا جب یہ حال اوس دکاندار نے دیکھا تو گھبرایا
اب کہتا ہے ہان جی تمھاری امانت سب موجود ہے مین تو تمھارا

امانت

استعمال کرنا تھا کہ دیکھون تم کیا کرتے ہو اوسیوقت امانت اوسکو سونپ دی اب
راجہ کے جیتے بہر ملنے کا فائدہ دیکھیے وہ دس پانچ دن جو اوسنے اور لوگون سے
زیادہ کی اوسکا نفع دیکھیے اور جو تمنے کہا کہ گیانی کا گیان تو کوراہی اور نہ کچھہ آنند ہی نہ بر مجھہ
دیکھتا ہے دیکھو ہیرے کی پرکھہ جوہری کو ہوتی ہے اور اناج کی پرکھہ بنیے کو جوہری
کو سکھہ ہیرون کی زیادتی مین ہے اور بنیے کو سکھہ اناج کے بہاؤ مین ہے اور
جو تم کہو کہ بر مجھہ نہین دیکھتا سو گوسائین تلسی داس پہلے ہی کہہ گئے ہین

دوہا

ہے بیرے سُوئے جہیے نہین لعنت ایسی زند
تلسی پاسنسار کو بہیو مُوتیابند

[illegible]

دوہا

مین سکہاہی پنجرے بہرے رین دن دھیان
تلسی سے مٹی نہ باسنا بنا بچارے گیان

[illegible]

دوہا

درد دیوار دین بھیو جیت دیکھون تیت توہ
کنکری پتھری ٹھیکری بہئی آرسی موہ

[illegible]

دوہا

ایک سمانا سکل مین سکل سمانا تاہ
کبیر سمانے بوجھہ مین تہان دوسرا ناہ

[illegible]

آپی کیا کرایا آپی کرنے جوگ | نانک ایکو رفو رہا دوسر ہوا نہ ہوگ

اور ایک مثل ہی کہ کوئی فقیر رستہ مین پڑا تھا ایک ہاتھی مست چلا آتا تھا ہاتھی بان نے کہا کہ فقیر ہٹ جاؤ فقیر نے کہا کہ مجھہ مین اور ہاتھی مین ایک رام ہی مجھے ہاتھی کچھہ نہ کہیگا تب فیلبان نے کہا کہ کیا میرے مین رام نہین ہی جو تجھکو ہٹنے کو کہتا ہے فقیر قائل ہوا اور بھائی جو تم نے کہا کہ بیدانت کی بچن سنکر نڈر ہو جاتا ہے ابھمانی ہو جاتا ہے سو کہنا تمھارا درست ہے اوسکا فیصلہ باجک گیانی کے باب مین ہو چکا ہی اور دیکھو کہ لڑکے کو پرچھائین سی ڈرایا کرتے ہین وہ ڈرتا ہے کسواسطے کہ وہ اوس پرچھائین کو دیو بھوت سمجھتا ہے اب کہو وہ لڑکا جب بڑا ہو جاوے تو پرچھائین سے ڈرنا چاہیے یا نڈر ہو جانا چاہیے دیکھو گیانی کیا ابھمان کرے جب اپنے کو مرف برمھہ کہے ہی سو اکرتا ہے وہ اپنے کو ایشر نہین کہتا جو کسیطرحکا ابھمان ہو اپنے کو سامرتھ نہین کہتا اپنی خودی کو دور کر مرف اروپ وا کرتا اپنے کو کہتا ہی اسمین کیا ابھمان ہے

دوہا

سرب سکھہ بیراگ مین تیج تپشیا مانھہ
بھگتی مین پربھوتا بڑی مکت گیان بن نانھہ
گیان سمادہ جاکے لگے سو کیا لاوے دھیان
سو کیا لاوے دھیان دھیان دھیان دینا کہلاوے
آپی جیسے بادشاہ پھر کون کے مجرے جاوے
لیا نشانہ مار تینک اب کون چلاوے
من کا سکلپ ہجن روپ اپنا درساوے
جو پایا سو وا ایک پلٹ کون ہوے حیران

گیان سمادھ جاکے سو کیا لاوے دھیان

چوپائی

سمجھا بھرم مٹاؤ اپنا | یاسنسار سکل ہے سپنا
بھرمی سو رنز دیوی دیوا | بھرمی سیدہ سادھک برم ہیوا
بھرم بھرم ناکھہ دیکھائی | دو تر ھا بھرم بپائی
بھرم بھیے موہ مٹایا | نانک تینھ پرم سکھہ پایا
ایکو ایک کہے سب کوئی | ہون مین گربھہ بیاپی
اندر با ہرا یک بیچانو | یون گھر مہل سنجھانو

پر بھنہ پڑے ہر دو ر نجاہو ایکو سرشٹ سبائی | ایک اونکار اور نہین دوجا نانک ایک سمائی

آپ او یدیشی سمجھے آپ | آپی رچیا سب کے ساتھہ
آپ کینو آین بستار | سب کچھہ اوسکا اوہ کرنے ہار
اوسنے بھن کہو کچھہ ہوئے | تہان تھنتر ایکو سوئے
آپن چرت آپ کرنے ہار | کوتک کرے رنگ آپار
من مین آپ من اپنے ماہنھ | نانک قیمت کہی نجاے

اور سنو سادہ گورو مین گیانی کو جیسا بھاؤ ہوتا ہی ویسا اپنا شک کو نہان کیونکہ گیانی ایسا ... کہ سادھ گورو ہی فی تو یہ بات سو جھائی ہی اب اونسی بڑا کون کیونکہ گیانی کو اشیر ہی تو کچھہ چاہنا ... اور برمھہ سو وہ اپنے ہی کو مانتا ہے پس اسکو صرف بیوہار مین ایک سادھ گورو کی ہی شنکگداری اور سیوا رہی کہ جسکے سبب سے اپنے سروپ کو جان لیا اور گیانی سے سمجھا و ک ہی سو کرم بنتے رہتے ہین اور اپنا شک کبھی سادھ گورو کو دیکھتا ہے کبھی تیرتھہ کا

دھیان کرتا ہے کبھی سنسار سے پار اُترنا اور تم کہو کہ کون سے گیانی نے سادھن کو رد
مانا ہے برا کہا ہے یا ٹہل نہیں کی ہے اور کیا گیانی تیرتھ برت جپ آسن نہیں کرتے
سو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اُپاشنا کا کھنڈن نہیں کرتے کیونکہ اُپاشنا کے بنا گیان کسیکو نہیں
ہوسکتا اور صرف گیان سے بھی کام نہیں چل سکتا ایک مثل ہے کہ ایک شخص
اندھا تھا اور ایک اپانگ تھا دونوں ملے اور دونوں بھوکے تھے اور ایک
درخت پر میوہ موجود تھا اب اندھے کو تو دکھتا نہ تھا اور اپانگ سے چڑھا
نہیں جاتا تھا دونوں نے صلاح کر کے یہ تجویز کی کہ اندھے نے اپانگ کو اپنے
کندھے پر چڑھایا اپانگ نے میوہ درخت میں سے توڑا دونوں نے کھایا دیکھو
جب دونوں اکیلے تھے میوہ میسر نہیں تھا اسیطرح گیان کو کرم اُپاشنا کی تو
نہایت ہی ضرورت ہے اور اکیلا گیان تو اپانگ کے سمان ہے مگر تمکو یہ سمجھنا
چاہیے کہ نندا برے کی بھی کرنی بری ہے اور جب تم گیانی کی نندا کروگے
تو تمہاری اُپاشنا کہاں رہی اگر گیان نہیں سمجھ میں آتا تو کہو کہ اتنی بدھ نہیں ہے
یا کہو کہ ہمکو گیان سے مطلب نہیں ہے تو بھی خیر کہ نندا کے پاپ سے
تو بچے اور غور سے دیکھو کہ اپاشک اپنی دھوم دھام بڑھانے کے لیے سب ہی
تدبیریں کرتے ہیں چیلے مونڈتے ہیں ایسی ہی تدبیروں میں نام کی اچھا کر کر اپنا
وقت ضائع کرتے ہیں اور گیانی ان باتوں کو اپادھ سمجھتے ہیں سو وہ ایسی
باتوں کے لیے جتن نہیں کرتا ایک پرمیشر کی طرف چت رکھتا ہے اور
جہاں تک بنے وہ اپادھ کو دور ہی کرنا چاہتا ہے اور جو تم نے کہا کہ ست
چیز سے بھی کہیں سکھ ہوتا ہے دیکھو جہان وقتی کے ہست کھیل سے سکھ ہوتا ہے

اور دکھ بھی ہوتا ہے سپن کی است سے سشپت میں صاف دکھ اور سکھ چھوٹا ہے اور اگرچہ
سونے کا سکھ چھوٹا ہے پر سکھ اچھا لگتا ہے اور سپنے کا دکھ چھوٹا ہے پر برا ہی لگتا ہے
اور دیکھو یاد کرلو کہ پہلے تو تمنے کہا کہ ہمکو تو بیراگ کسی گیانی میں نہیں دیکھتا اور اب
تم خود بیراگ ہی کے سامان گیانی میں نشان دیکھ نشست سے ہمکو کیا ارادہ کرتے
ہو اور گیانی تو یہاں بھی سکھی اور آگے بھی سکھی دیکھو تو تم سب کچھ آپ سنا کی
مہمان کرآئے مگر سکھوپتی کا سکھ سب سے بڑھ کے ہے کیونکہ وہان پھر کہتا
سنو گے پوچھا کرو گے پر پھر بھی کہو گے کہ ابتو سو وینگے جو سوتے میں اودھک
سکھ ہوتا تو کیوں سونے کے لیے کتا بین بیٹے اوٹھتے اور دیکھو کہ سکھوپتی میں
کوئی بھی چیز نہیں ہے نہ تن ہے نہ گھر ہے نہ دھن ہے نہ کٹم ہے نہ سادھ
ہیں نہ گورو ہیں نہ سیوا ہے پر سکھ سکھوپتی کا سب سکھوں سے بڑھکر کے ہے
بیشک تو بیاس اصلا کمال ہیت دہن ہو تو دور و گم شو وصال الفہیت کر دہن ہو گیانی
کو ایسا ہی سکھ سب کال پراپت ہوتا ہے جیسے میں سکھ اگیان میں ہے کیونکہ اگیانی
سکھ کو دوسرے پدارتھ سے مانتے ہیں اپنے میں نہیں دیکھتا اور در اصل سکھ اپنے میں ہے
جو اپنے میں ہوتا تو سکھوپتی میں سکھ ہونا چاہیے تھا کس واسطے کہ کوئی پدارتھ
سکھوپتی میں موجود نہیں ہے اور دیکھو جو پدارتھ میں سکھ ہوتا تو سب کال سکھ کا
داتا ہونا تھا سو یہ بات نہیں ہے دھن سمپت کٹم وغیرہ سب موجود ہیں پر بعض
دکھی ہوتا ہے جو دھن سمپت کٹم میں سکھ ہے تو کیوں سب کال اور سکھی
نہیں رکھتے اور بعضوں نے اپنے میں سکھ دیکھا ہے اونکے پاس نہ ایک پیسا
بھی موجود نہیں اور سکھی ہیں اور من کا یہ سبھاؤ ہے ایک اچھا کہتی

ہو گئی جیسی پھر آنند ماننا پھر ویسا ہی دکھی ہے کیونکہ اب دوسری اچھا پیدا ہوئی پھر من
ڈگمگانے لگا دیکھو جس کال مین اچھا پورن ہوئی تو ذرا من ٹھہر اسکے ہوا یا سکھو بھی
مین بغیر اچھا ہوا تھا تو سکھ پایا پس ثابت ہوا کہ من کی نشچلتا مین سکھ ہے
پدارتھون مین سکھ نہین ہے سو گیانی کا من بیراگ ببیک کر کے نشچل ہوا ہے
دھا سکھی ہے اسکو پدارتھون کا ہونا زیادہ تو دیکھتا ہے پر سکھدائی نہین دیکھتا اور
جو پر البدہ آدھین پدارتھ ملے ہین تو اونکو است سمجھکر بھوگتا ہے جیسے سمجھہ والا
بھان وتی کے تماشے کو دیکھکر سکھی ہوتا ہے اگرچہ اگیانی لڑکے بھی ویسے ہی
سکھی ہوتے ہین پر اتنا بھید ہے کہ لڑکے اوس کھیل کو ست سمجھتے ہین مگر عقلمند جھوٹھا
سمجھتے ہین اور دیکھو گیانی اگیانی دونون بھوجن کر کے سکھی ہوتے ہین
پر گیانی اگیانی سمان نہین ہو سکتا گیانی سکھ بھوجنون سے اتپن ہوا نہین
مانتا بھوجنون کو اتنا سمجھتا ہے کہ من کی اچھا پورن کر کے من ٹھہر گیا پر سکھ
بھوجن نے نہین دیا سکھ من مین ہی تھا ٹھہرنے سے سکھ کی بھان ہوئی
جیسے ٹھہرے پانی مین تن دیکھتا ہے اور اگیانی بھوجنون ہی کو سکھ
روپ سمجھتا ہے اور جنکا من سامان دنیا سے سکھی ہوا ہے سو سکھ قائم
نہین رہتا کیونکہ سامان قائم نہین رہتا اور جنکا من بیراگ ببیک سے نشکام کر کے
سکھی ہوا ہے وہ پرش سدا خوش ہین صرف بھوک پیاس کے وقت مین کسیقدر
چنچلتا لاتا ہے سو پر البدہ آدھین دور ہو جاتی ہے اور تم نے پوچھا
کہ کون سی پوتھی بیدانت کے گیان کی داتا ہے سنو پوتھیون کا کیا
انت ہے پر اگر تم چاہو تو پنچدشی اشٹا وکر گیتا جوگ بششٹ پڑھو

اور ایک گرنتھ بچار ساگر مہاراج نہچل داس جی دادو پنتھی کا بنایا ہوا بھاشا مین
ایسا عمدہ ہے کہ جسکے پڑھنے سے تت کال گیان ہوجاوے ہم تمکو اُنہین
پوتھیون کے رو سے سمجھا رہے ہین بلکہ بچار ساگر کے کئی پرسنگ کہے ہین
اور اردو مین آنند امرت برکھنی کہی ہوئی مہاراج آنند گر جی کی اور گیان ساگر
مصنفہ منشی گردھاری لال صاحب ناظر سہارنپور بہت خوب بیدانت کا زبر نے
کرین ہین اور گیانی تو بہت ہین کہانتک نام گناوین مگر جا اب تو مہاراج کرپا سندھ
برہمہ سروپ مہاراج رامجی اس جی سادھو دادو پنتھی کے درشن کر دیکھیہ کیسے ہین اور جو
تمنے گرو نانک شاہ کی بانی کا حال پوچھا سو سنو گرو نانک شاہ فقیر ہندو کے
گرو اور مسلمان کے پیر دھن دھن دھن کیا بانی ہے شربت کے گھونٹ ہین جیسے
ہی شانتی حاصل تینون تاپون کا ناش بانی ہین کسیکی نندا نہین صرف پریم پریت
یعنی عشق خالص مالک کی طرف سرت شبد کا میل اور گیان سے پہلے
سکھمنی صاحب کا پاٹ کرو دیکھو کیا امولک پدارتھ ہے پھر گرو گرنتھ
صاحب کا پاٹ کرو مہاراج درحقیقت گرو کی بانی کی ایسی ہی مہان ساری سنی
ہے مہاراج آپنے کہا کہ سکھوپتی کا سکھ سب سی بڑا ہے اور مینے بہت سونے کی
مہانند اسنی ہے پرم ہنس نے کہا کہ بھائی درشٹانت کا ایک انگ لیا کرتے ہین
ہمنے کچھ سو رہنے کو اچھا نہین کہا ہے مگر اوس سکھ کا روپ دکھایا ہے
اور جو سدا ان سوتا ہی رہے تو بھی ایک بات ہی سو کسی سے سدا ان سویا نہین
جاتا اور جو زیادہ سوتے ہین وہ جب جاگتے ہین تو مہا دُکھ پاتے ہین جیسے
اس سونے مین کیا لابھ ہوئی مہاراج تم دھن ہو دھن ہو بڑے بھید

تبانے بھی بھول سے بچایا مہاراج آپ کرپا کرکے فرمائیے کہ برمہہ مین جگت کا بھرم
ایسے ہے جیسے رسی مین سرپ کا سو مہاراج دیکھیے کہ سرپ کا بھرم رسی یا دراڑ
یا لکڑی مین ہوتا ہے کہ گھٹ مین نہین ہوتا اور برمہہ جگت کا کچھ میل نہین تھا اور ایک سی
صورت نہین پائی پھر برمہہ مین جگت کا بھرم کیسے ہوا پرم ہنس نے کہا اسکا یہ سمجھ
نہین ہے دیکھو ذات دیہ کی ہوتی ہے کسواسطے کہ ایک جیو پہلے جنم مین
برہمن تھا اب بنیا ہوا جو ذات دھرم جیو کا ہوتا تو بنیا ہونا چاہیے تھا کیونکہ جیو
تو اب بھی وہی ہے جو پہلے تھا پر اگیان کا جیو ذات کو اپنا ہی دھرم مانے ہے
اب اگرچہ ذات اور آتما سے کسیطرح کا میل نہین ہے صورت ایک سی نہین ہے
آتما بنیا یکہی ذات برہمن سے پاتا ہے مین ذات کا بھرم ہو گیا اسیطرح برمہہ مین
جگت کا بھرم ہوا مہاراج برمہہ تو پرکاش روپ سورج کیطرح اور جگت اندھیرے
کیطرح ہے سورج کے سامنے اندھیرا نہین ٹھہر سکتا برمہہ مین جگت کیسے ٹھہرا
پرم ہنس نے کہا سنو آگ لکڑی مین ہوتی ہے پرنہ دیکھتی ہے نہ لکڑی کو جلاتی ہے
اسیطرح سامان چیتن اگیان کا برودھی نہین بلکہ سادھک ہے مہاراج مایا ست
ہے یا است ہی پایا ہے پرم ہنس نے کہا مایا کا مفصل حال سنو ستن بادی جیسے
کہتے ہین کہ کچھ ہے ہی نہین وہ مایا کو بالکل اسنوا کہتے ہین اور سکو است
کہیاتی کہتے ہین یعنی جیسے رسی مین سرپ است ہے تیسے اور جگہ بھی سرپ است ہے
گیان بادی اتم کہیاتی کہتے ہین کہ رسی مین یا اور جگہ سرپ نہین ہے
بدھی مین سرپ ہے بدھی سے باہر کچھ نہین بدھی سے سرپ آکار کو دھارن کیے ہے
بدھی چھن مین بدلے ہے بدھی سے باہر کو جو جگت دیکھے ہے سو

بھرم ہے اور بنیایک اوسکا انیتھا کھیاتی کہتین ہین یعنی ایسی کہین ہین مثال تجنا
سرپ ہے اوسیکو دیکھتین ہین پر پتر مین دوش ہے جس سے پاس معلوم ہوتا ہے
جیسے کوئی بیماری ایسی ہوتی ہے کہ جوگنا کہلاتی ہے ایسے ہی پتر کا دوش
بھی سے سانپ کو نکٹ دکھلاتا ہے اکھیات بادی کہتین ہین کہ جو است چیز
دیکھے تو گیدڑ کے سینگ دیکھنے چاہیے اس سے است کھیاتی غلط اور جو کہ
سرپ رسّی مین چھپن بھر گیا گھٹنون تک دکھیا کرتا ہے کچھ چھپن بھر کی
قید نہین اور بدھی چھپن مین بدل جاتی ہے اسواسطے آتم کھیاتی غلط
اور انیتھا کھیاتی بھی غلط ہے کیونکہ گیان شے کے موافق ہوتا ہے گر رسّی
سے سچے سرپ کو کہان دیکھنے گیا اس سے یہ درست ہے کہ سچے سرپ کا
خیال اور سامان گیان رسّی کا یہ اکھیات بادی کا مت ہے سو بھی غلط ہے
کیونکہ اگر سچے سرپ کا خیال ہے تو رسّی کو سامنے دیکھکر کیون ڈرا اور ایک
کال مین دو گیان بھی نہین ہو سکتے پس انرجنی کھیاتی صحیح ہے بیدانت مین
مایا انرجنی ہے نہ ست ہے نہ است ہے ایسے طور کی ہے جسکو کچھ نہین
کہہ سکتے اس کہنے سے یہ مطلب ہے کہ انتہکرن کی برتی آنکھ مین سے نکلکر
جس پدارتھ پر پڑتی ہے اوس پدارتھ کے سمان ہو جاتی ہے اور اوس
پدارتھ کا تم دور کرتی ہے پدارتھ بھاشتا ہے اسمین روشنی سہایک
ہے اور جہان رسّی مین سرپ بھاشتا وہان برتی باہر گئی اور رسّی کے ساتھ
بھی وہ بھی ہوئی پر تم یعنی اندھکار دوش سے رسّی کے سمانا کار نہین
ہوئی اوس وقت مین برتی اور اودیا کا چھوب ہوا وہ اودیا سرپاکا

ہوکے بھاسنے لگی اب دیکھو جو اندیا کا کارج ست ہووے تو بدھی کے گیان سے سرپ
دور ہونا چہیے بدھی کا گیان ہوا سرپ کا ابھاؤ ہوجاتا ہے اسواسطے اوس سرپ کو
ست نہین کہہ سکتے اور جو است کہین تو دیکھا تھا اور دیکھے ہے بس ست است سے
کیسی اور طرح کی ہے اسلیے انربچنی کہا دیکھو بیج مین درخت کیسے رہتا ہے اگر کہو کہ بیج
مین درخت ہے تو بیج کے توڑے درخت کا نشان بھی نہین دیکھتا اور جو تم کہو کہ
اوسمین درخت نہین ہے تو پھر درخت کہان سے آجاتا ہے اسیکو مایا انربچنی کہتے
ہین اور جیسے سرپ اندیا کا ہی پرنام تھا ایسے وہ برتی جسکو سرپ بھاشا ہے اندیا کا
پرنام ہے سو گیان بھی انربچنی ہے جو وہ برتی گیان انتشکرن کا ہوتا تو سرپ کے
گیان کا ابھاؤ ہوتا اور ابھاؤ ہوجاتا ہے اس باعث سے وہ سرپ اور اوسکا گیان
اندیا کا کارج ہے مہاراج سچ ہے خوب سمجھہ مین آئی پر مہاراج آپنے ایسے فرمایا کہ
سپن کی سرشٹ تو نہین رچتا ہے مہاراج جو جیو دیہہ سے باہر جا کر رچتا ہے تو سپن کے
وقت مین دیہہ مرتک یعنی مردہ کی سمان ہونی تھی سو ہوتی نہین اور دیہہ ذرا سی ہے
اوسکے اندر ہاتھی گھوڑے گھر شہر کیسے بن سکتے ہین سنو بید مین لکھا ہے کہ سپن سرشٹ
من رچتا ہے سو دیہہ کے اندر گلے کی ناڑی مین سب رچنا کرتا ہے کیونکہ من
بغیر پران کے دیہہ سے باہر نہین جا سکتا پران سب اندریون کا راجہ ہے جہان
پران گیا سب اندریان بھی گئین جو من اور پران باہر جاتے تو دیہہ مرتک سمان ہوتی
اور جو کہو کہ صرف من باہر جا کر سپن سرشٹ رچتا ہے یا ست پدارتھون کو دیکھتا ہے
سو دیکھو من مین گیان شکتی ہے کریا شکتی نہین اور سپن مین سب کرم کرنا پڑتا ہے
سو کرم بدون پران اور اندری وغیرہ ہوتا نہین اسواسطے صرف

من کا باہر جانا نہین بن سکتا من جیسی گھوڑے ہاتھی رچتا ہی ویسی ہی کلپت دیہہ اوراندری بھی سپنے دیکھنے والے کی بھی رچتا ہے کیونکہ سپنے مین رات کو زخم لگا پر صبح اس سچی دیہہ پر نشان نہین ہوتا اس سے ثابت ہوا کہ وہ دیہہ جسمین زخم لگا تھا وہ دیہہ اور تھی اور کلپنا ماتر تھی سپنا ساکشی بھاش ہی کیونکہ جاگرت دیہہ کی اندریان نہین دیکھین ہین مہاراج آپ تو ایسا ایسا فرمارہے ہین مگر کیا کرون میری عقل حیران ہے غور کرتا ہون تو بادشاہون نے ایسے ایسے عجیب کام کیے ہین کہ عقل مین گنجایش نہین کرتے دیکھیے اجال مین ہی تاربرقی ریل کیسی عمدہ چیزین ہین مین کیسین اونکو جھوٹی مان لون پرم ہنس نے کہا سنو تم ناحق بھرم مین پڑتے ہو یہ ریل تار وغیرہ سب جگت کے کام ہین اور جب سارا جگت متھیا ہے تو یہ کیسین ست ہوسکتا ہی اس سے بھی زیادہ مفید اور عجائب چیزین تم سپنے مین بنا لیتے ہو اور اوسوقت یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک جہان کو فائدہ ہورہا ہی اور سچے ہین مگر جب جاگے کچھ بھی نہین ہا سو بھائی یہ سب اندیا کرت ہی مہاراج آپنے تو پرالبدھ کو اٹوٹ کہا جو پرالبدھ اسٹ ہی تو پھر بید شاستر نے جتن کیون لکھے کہ ایسا کریگا تو ایسا ہوگا کسیکی پرالبدھ مین تو دھن نہین تھا اوسنے شاستر کے بموجب تپ پوجا کی دھن اوسکے ہوگیا اب پرالبدھ تو مٹ گئی پرم ہنس نے کہا کہ سنو یہ جھگڑے اندیا کے ہین تم برتھہ بچار کرتے کرتے کہان جا پڑے خیر تمنے پوچھا ہم کچھہ اوسکا بھی حال کہے دیتے ہین پر یہ یاد رکھنا کہ ہمارا سدھانت یہ ہے کہ مایا انرنچی ہے اب سنو جس شخص نے شاستر کے بموجب عمل کیا اور دھن وان ہوگیا اسمین پرالبدھ نہین مٹتی اسکو ایسے سمجھو کہ اوسکی پرالبدھ مین دھن ہونا اسی راہ سے لکھا تھا جیسے کسیکو نوکری کرکے کسیکو دکانداری کرکے کسیکو کیتھا کہکے دھن ملتا ہے

اوسکو جب تپ کرکے ہی ملنا تھا

دوہا

جیسی ہو ہوتب تا ویسی اوپجے بدھ ۔ ہولن ہار ہر دے بسے بپر جاے سب سدھ

چوپائی

ہوئی ہے وہی جو رام رچ راکھا ۔ کو کہہ ترک بڑھاوے ساکھا

مہاراج تو میں اب کچھ نکرونگا جو میری پرالبدھ میں ہوگا سو ہو رہیگا یہ تم ہنس کر کہا ٹھیک ہے پر دیکھو جو تمھاری پرالبدھ میں کچھ نکرنا لکھا ہے تو تم اِس بات پر قائم ہو جاوگے اور جو کرنا پرالبدھ میں لکھا ہے تو ابھی ایکدم میں اور ہی سمجھ ہو جاویگی اور دیکھو کہ اگر کچھ نکرنے میں تمھاری پرالبدھ میں سکھ لکھا ہے تو سکھ میسر آویگا جو دکھ لکھا ہے دکھ ملیگا ایک مثل ہے کہ دو شخص آپس میں جھگڑتے تھے کہ ایک کہتا تھا تدبیر بڑی دوسرا کہتا تھا تقدیر بڑی ہے کسی شخص نے اِن دونوں کو دو کوٹھریوں میں بند کیا جو تقدیر کو بڑا کہتا تھا وہ تان چادر سو رہا کہ جو ہونا ہوگا سو ہوگا اور وہ جو تدبیر کو بڑا کہتا تھا اوسنے اپنے دل میں کہا کہ کچھ تدبیر کرو نہیں تو بھوکے ہی مرے اوسنے دیوار میں کسی طرح سے غار کیا اور کہیں سے کھانا لایا خوب کھایا اب دل میں یہ کہتا ہے کہ چلو وہ تقدیر والا بھوکا پڑا ہے اوسکو بھی کھلا دو کہ وہ بھی جانے کہ تدبیر ایسی چیز ہے اِسنے اوسکی کوٹھری کی دیوار میں سوراخ کرکے کہا کہ لے کھانے کو لے کیوں بھوکا مرتا ہے دیکھ ہماری تدبیر اور اپنی تقدیر کون بڑی ہے تقدیر والے نے کہا کہ ہاں لاو غرض کھانا لے لیا اور کھانا کھا کے کہا اب دیکھ کہ ہماری تقدیر بڑی یا تیری تدبیر تو نے اتنی تکلیف اوٹھائی جب کھانے کو ملا اور ہمیں سوتے ہوئے کھانے کو ملا تدبیر والا خاموش ہو رہا

۲

اب اس حکایت سے ایسا ثابت ہوا کہ تقدیر بڑی ہی مگر غور کی جگہ ہے کہ کھانا بغیر تدبیر کے منہ میں نہیں آیا
کسی تدبیر والے نے اتنی تدبیر کی تھی جب ہی تو دونوں کو ملا پس بغیر تدبیر کے تقدیر کچھہ
نہیں کر سکتی پس دونوں برابر ہی ہیں جیسے بغیر تیل و بتی دیا نہیں جلتا اگر تیل ہے
بتی نہیں کیا روشن کرے اگر بتی ہے تیل نہیں کیسے روشن کرے مگر اتنا فرق بیشک ہے
اگر بتی چھوٹی بھی ہووے اور تیل بہت ہووے تو چراغ دیر تک جلیگا اور جو تیل تھوڑا
ہووے اور بتی بڑی ہووے تو چراغ دیر تک نہیں جل سکتا اگر تقدیر رجوع ہے
تھوڑی بھی تدبیر سے کام پورا ہو سکتا ہے اور جو تقدیر نہیں ہزار تدبیر بیفائدہ ہوتی
تقدیر کی بڑائی ہے مہاراج ایک سندیہہ اور ہے میں نے یہ سنا ہے کہ تقدیر یعنی پرالبدھ
اوسکو کہتے ہیں کہ پہلے جنم میں کرم کئے ہیں اوسکے بموجب پھل بھوگنا ہوگا سو کرموں
کے پھل دکھہ سکھہ ہیں پس تقدیر کے بموجب دکھہ سکھہ ہی بھوگنے چاہیے تھے
پر جگت میں دیکھتا ہے کہ دکھہ سکھہ بھی بھوگتے ہیں اور سوائے اسکے کسیکو شبھہ
اچھا ہوتی ہے کسیکو اشبھہ ہوتی ہے ان دونوں کا بیج کون ہے سنو جیسے پھل
ہوتا ہے کوئی میٹھا کوئی کڑوا پر سوائے مٹھائی اور کڑوائی کے پھل میں ایک طرح کی
سوگندھ درگندھ بھی ہوتی ہے اسیطرح کرموں کا عوض دکھہ سکھہ پھل کیطرح ہیں
اور شبھہ اچھا اور اشبھہ اچھا سوگندھ درگندھ کی طرح ہیں اسلیے سو کرم کا پھل صرف
سکھہ دکھہ ہی نہیں ہے پر شبھہ اچھا بھی ہے جس سے آگے کو فائدہ
ہوتا ہے اور اشبھہ کرم ملتے ہیں اسیطرح کو کرم کا حال جان لو مہاراج یہ اور کہدو
کہ جسقدر سو کرم اور کو کرم کے پھل ہیں اوسیقدر دونوں بھوگنے پڑتے ہیں
یا یہ کہ سو کرم زیادہ اور کو کرم کم ہے تو جسقدر سو کرم زیادہ ہے اوسیکا پھل

بھوگنا پڑتا ہی یا یہ کہ جو سیر بھر سو کرم ہے اور تین پاو کو کرم ہے سو دونون ہی بھوگنی پڑینگے
پر ہم نے کہا کہ ایسا نشچے ہوتا ہے کہ دونون ہی بھوگنے پڑینگے تو مہاراج شاستر نے
یہ کیون کہا کہ جو کوئی کو کرم ہو جاوے تو پراچھیت کرے کو کرم دور ہو جاویگا پر ہم نے
کہا کہ اپنی سمجھ مین ایسا آتا ہے کہ ہمین شاستر کا یہ مطلب ہی کہ اول تو کو کرمی اور
کسی کو کرم سے بچ جاوے گا کیونکہ وہ پراچھیت مین لگا اور جب پراچھیت کر چکا
تو اوسکو سب بھلا گننے لگے اب کو کرم کرنیمین اوسکی رچی نہ آویگی دوسرے یہ کہ
سو کرم سے سبھاؤ اچھا بھی پیدا ہوگی تیسرے یہ کہ کو کرم کا دکھ سو کرم کے پھل کے بل کے
سبب بھاری نہین معلوم ہوگا اور اوسوقت کو کرم کا پھل کچھ کال کے لیے
ہٹ بھی جاویگا دیکھو ایک کو تو مارا اور ایک کو کچھ دیا اب جسنے مارا ہے وہ عوض لیا جاتا
ہے اور جسکو دیا ہے وہ عوض دیا جاتا ہے اب عوض دینے مین اتنا دکھ
نہین معلوم ہوتا کسواسطے کہ عوض لینے کا سکھ اوسوقت سہایتا کرتا ہی اور دیکھو سکھ کا
بل ہو تو دکھ سہارنا آسان ہو جاتا ہے جیسے ایک من بھر کی گٹھری ایک بیمار کی سر پر
رکھو اور ایک من کی گٹھری تندرست کے سر پر رکھو اور دیکھو کچہریون مین مقدمہ
نمبروار ہوا کرتے ہین پر جو لاش کا مقدمہ آجاوے تو سب مقدمے دھرے رہتے ہین یہ
وہ پہلے ہوتا ہے اسیطرح جو کوئی سبھ کرم بہت ادھک ہوا تو کو کرم کے پھل کو
ہٹا کر اپنا پھل دینے لگتا ہے مہاراج یہ باتین تو بہت اچھی ہین بڑے سندیہہ کو
دور کرین ہین آپنے انکو جھگڑا کیسے فرمایا سنو گیانی کو دیہہ نہین رکھنی
پھر یہ البدہ وصیتن کا حال کہنا سننا جھگڑا ہی تو ہے جس راہ نہین
چلنا اوسکے کوس کیا گننے اور جب مایا کو اتر بھی کہہ سکے پھر اب

کیا کہا جاوی مہاراج سچ ہے مگر میرے بڑے سندیہہ دور ہوئے اب کچھ برمھ ودیا کا چرچا
فرمایئے پرمہنس نے کہا کہ جو تجھے پوچھنا ہو سو پوچھ بولے مہاراج میں تو دکھی ہوتا ہوں
چھوٹا سا ہوں اسامرتھ ہوں اور برمھ آنند روپ ہے پورن ہے پھر میں برمھ کسطرح ہو سکتا ہوں
پرمہنس نے کہا کہ سنو دکھ سکھ سامرتھ اسامرتھ یہ سب دھرم انتشکرن کے ہیں اور تو
انتشکرن کا درشٹا ہے مہاراج جو میں جگت کا درشٹا ہوں تو جگت کا ادھشٹان کون ہے
سنو جہاں چیتن ادھشٹان ہوتا ہے وہاں چیتن ہی درشٹا ہوتا ہے جیسے شُنے کا
ادھشٹان اور درشٹا دونوں تو ہی ایک چیتن ہے اور متھیا جگت ادھشٹان کی ہانی
نہیں کرتا جیسے مرگ ترشنا کا جل اوس زمین کو جہاں دیکھا ہے گیلا نہیں کرتا اور جس رسی
میں سانپ کا گمان ہوا ہے اوس رسی میں زہر نہیں ہو جاتا اور جیسے جلاکاش
گھٹاکاش میگھاکاش مہاکاش ایک ہی ہے پر چاروں میں اوپادی بھید ظروری ہے
اسیطرح جیوساکشی یعنی کوٹسٹ ایشر اور برمھ چیتن روپ کرکے ایک ہی چیتن ہے
اور جو اوپادی بھید ہے سو متھیا ہے اور جیو ایشر برمھ کو چیتن روپ کر کر ایک جاننا
اور جیو ایشر کی اوپادی کو بھاگ تیاگ لکشنا کرکے متھیا سمجھنا اسکو گیان کہتے ہیں فقط
جلاکاش وہ ہے کہ گھٹاکاش اور جو جل میں پرت بمب اکاش اور سورج کا پڑتا ہے
گھٹاکاش یہ کہ جسقدر کہ اکاش نے گھڑے کو جگہ دی میگھاکاش یہ کہ جسقدر
اکاش بادل کو جگہ دیوے اور بادل کے جل میں جو ابھاس اکاش کا ہے
مہااکاش یہ کہ کل اکاش مہاراج لکشنا کیا ہے سنو لکشنا تین
طرح کی ہوتی ہے جہتی اجہتی بھاگ تیاگ جہتی یہ کہ جسمین سب بچن کا تیاگ
جیسے کہا کہ گنگا میں گانو جو کہ گنگا میں گانو نہیں ہو سکتا کنارہ پہ ہوتا ہے

پس یہین سب بچن کا تیاگ ہوا جہتی یہ کہ جسمین سب بچن کا گرہن ہو جیسے لال رنگ
اوڑا جاتا ہے یعنی لال رنگ کی چڑیا اوڑی جاتی ہے یہین سب بچن کا گرہن ہوا اور
بھاگ تیاگ یہ کہ جسمین کچھ لیا جاوے کچھ چھوڑا جاوے جیسے کہا کہ بادشاہ و فقیر
ایک ہین یہین سامان بادشاہت اور فقیری کا تیاگ اور دونون کے جسم کا گرہن
یعنی دونون آدمی ہین مہاراج انتشکرن تو جڑ ہے جڑ کو دکھ سکھ نہین ہو سکتا پرم ہنس کہتے
کہ یا سچ ہے پر تیری چیتنتا جو انتشکرن مین ہے اوسکے سبب سے انتشکرن کو دکھ سکھ کی
گیات ہوتی ہے جیسے چراغ کی روشنی مین جواری جوا کھیلتا ہے پنڈت پوتھی پڑھتا ہے
مگر دیکھو چراغ دونون کرمون کا ابھمانی نہین ایسے تو ہے تیری چیتنتا سہارے انتشکرن
دکھ سکھ کا بھوگتا ہے پر تجھے کرمون کا لیش نہین ہے مہاراج ابھاش روپ والی چیز کا
ہوتا ہے اور ابھاش علیحدہ جگہ مین پڑتا ہے سو آپ نے چیتن کو بیاپک کہا
پھر کونسی جگہ باقی رہی جہان ابھاش پڑی سنو شبد اروپ سے ہے اسکا پرتبمب
ہوتا ہے اور اکاش اروپ اور بیاپک بھی ہے پر جل مین آکاش کا پرتبمب ہوتا ہے
تھوڑے سے پانی مین بہت سی گہرائی دیکھتی ہے مہاراج مجھے آپ بیاپک بتایا ہے
پھر اسکا کیا کارن ہے جو صرف انتشکرن ہی بھوگتا ہے دیہہ کیون نہین بھوگتی
پرم ہنس نے کہا کہ دیکھو انتشکرن مثال آئینہ کے ہے اور دیہہ مثال دیوار کے
آئینہ مین صورت دکھتی ہے دیوار مین نہین دکھتی اگرچہ روشنی ایک سی دیوار و آئینہ
مین ہے اور دونون بیجان ہین مگر دیوار کو یہ طاقت نہین کہ صورت دکھا دے اور
دیکھو صاف جل مین اکاش کا ابھاش صاف نظر آتا ہے اور جگہ نہین اسیطرح
اگرچہ تو ساری دیہہ مین بیاپک ہے پر ابھاش انتشکرن مین ہی پڑتا ہے ساری دیہہ

مین نہین کیونکہ انتشکرن ستوگن کا کارج ہے اور دیہہ توگن کا کارج ہے انتشکرن مثال ہیرے کے ہے جیسے پھول کی لالی ہیرے مین جھلکتی ہے پتھر مین نہین جھلکتی اسیطرح انتشکرن مین چیتن کا ابھاش ہوتا ہی دیہہ مین نہین سامان چیتن تو دیہہ و انتشکرن دونون مین ایکسا ہے پر ابھاش کا بھید یعنی انتشکرن مین سامان چیتن اور سامان چیتن کا ابھاش دو چیزین ہین تو مہاراج ساری دیہہ مین کیون دکھ سکھ معلوم ہوتا ہے جہان انتشکرن ہووے وہان ہی چاہیے پرم ہنس نے کہا کہ سنو جو انتشکرن کو ایک استھانی ہردے مین بتاتے ہین تو وہ یہ کہتے ہین کہ انتشکرن کی برتی سارے سر مین پھیلی ہوئی ہے جیسے سورج کی روشنی اور جو ایک استھانی نہین کہتے وہ انتشکرن کو سارے سر مین بیاپک کہتے ہین مہاراج یہ فرمایئے کہ گیان کسنے ہووے ہے اہنگ برمھ یعنی مین برمھ کون کہتا ہے پرم ہنس نے کہا بدھی مین جو چیتن کا ابھاش ہے سو کہتا ہے اور اوسیکو گیان ہوگا مہاراج ابھاش تو برمھ نہین ہے برمھ سے بھن اور طرح کا ہے پرم ہنس نے کہا کہنا تو بدھی سہت ابھاش کا ہے اور ابھاش کو ہی گیان ہوگا مگر ابھاش کو شٹ کا یعنی ساکشی کا ابھمان رکھے ہے یعنی ابھاش اپنے سروپ اور ساکشی کے سروپ کو اپنا آپ ہی جانے ہے بیدانت مین ابھاش کا برمھ کے ساتھ ایک ہونا بادہ سمانا دہ کرن کہا ہے جیسے آئینہ مین جو صورت ہے وہ صورت اپنی کو بادہ یعنی ناش کر کے اپنے اصل چہرہ مین سما جاتی ہے جیسے پرچھائین آدمی کی آدمی ہی مین جا سماتی ہے دیکھنے مین دوسری چیز بھی پر اصل مین کچھہ نہ تھی اگر اصل مین وہ پرچھائین کچھہ ہوتی تو کہین آپ اکیلے رہتی سو کہین دکھتی نہین ❊

دوہا

ہر ہر جن دوداؤ ایک ہین بوہ بچار تھے نانہہ
جل سے اوپجے ترنگ جیون جل ہی بیچ سماے

مہاراج یہ بات تو خوب سمجھ مین آگئی مگر مہاراج پرلے مین اور گیان مین کیا فرق ہے
پرلے مین بھی تو کچھ نرہیگا اور گیانی کی دیہہ کیسے چھوٹ ہے سنو پرلے اوسے کہتے
ہین کہ جب سب پر پکت کرم کا ابھاؤ ہووے ایشر جیوون کے کرمون کے پھل
دینے سے اوداسین ہووے ہے تب پرلے ہووی ہے سو پرلے مین سب چیزون کا
سنسکار مایا مین رہے ہے چنانچہ جیوون کے کرم بھی جو باقی رہے ہین وہ بھی مایا مین رہتے
ہین اور جب وہ کرم بھوگ دینے کو پک جاتے ہین جب ایشر کو ایسی اچھا ہووے ہے
کہ اب جگت پیدا کیجیے اوسوقت مایا تموگن پردھان پانچون تت کو اوتپن یعنی پیدا کرے
ہے مایا سے اکاش تت مع شبد یعنی آواز کے پیدا ہوتا ہے اور اکاش سے ہوا کی
پیدایش اور ہوا سے اگن کی پیدایش اگن سے جل کی پیدایش اور جل سے خاک کی
پیدایش ہوتی ہی ان پانچون تت کا ملا ستوگن انس انتشکرن بناوی ہے اور رجوگن
ایک ایک بھوت کے کرم اندریان اب دیکھو پرلے اور گیان مین کتنا بھید پرلے کے
پیچھے تو جیوون کو پھر پیدا ہونا ہوتا ہے اور گیانی برمھ مین لے ہوا اوسکو پھر دیہہ
نہین دھرنی ہوتی اور گیانی کو کچھ شک سندیہہ اس بات کا نہین ہوتا کہ
دیہہ تیرتھ پر چھوٹے یا جنگل مین دونون برابر ہین اور نرگن اوپاشک کو بھی دیس کال
مرت کے سمے دیکھنا ہوتا کیسا ہی دیس ہووے کیسا ہی کال ہووے وہ برمھ لوک کو
پہونچیگا کیونکہ وہ صرف ایشر کی سرن مین رہا ہے اور جو کسی گیانی سے نے

دیس کال کا بھی بچار کیا ہی تو وہ اگیانیون کی اوپدیش کے واسطے کیا ہے اور جو گیانی
بششٹ آدک ادھکاری ہین اونکی دیہہ ایک کلپ بھر رہتی ہے ایک دیہہ تیاگی
دوسری رکھہ لی پر اونکو آتما مین جنم مرن کبھی نہین بھاشتے ہے بعد کلپ کے بدیہہ موکش
ہوتے ہین مہاراج ایک گیانی کی موکش ہوئی پر ابدیا کا ناش تو نہین ہوجاتا سارا
پرپنچ بنا رہتا ہے کیسطرح سمجھا جاوے کہ مایا پھر اوس گیانی کو اوتھان نہ کرالاوےگی
پرم ہنس نے کہا کہ سنو گیانی کی درشٹی مین تو مایا اور مایا کا کارج رہا ہی نہین جو اوسکی
درشٹی مین دوسرا رہتا تو اوتھان کا ڈر ہوتا جیسین سپنے سی جو پرش جاگا ہی اوسوقت
سپنے کا سنسار اور اوسکا کرتا کہان رہا مہاراج مینے سنا ہی کہ جیو کے تین دیہہ ہوتی ہین
وہ کونسی ہین پرم ہنس نے کہا کہ ایک تو کارن سریر کہلاتا ہے جو سکھوپتی مین ہوتا ہے
اور دوسرا لنگ سریر کہلاتا ہے وہ سترہ تت کا ہوتا ہے پانچ کرم اندری ہاتھہ
پانون زبان یعنی بولنا لنگ اور گدا پانچ گیان اندری آنکھہ ناک کان
زبان یعنی مزہ پوست یعنی سپرش پانچ پران اور ایک من اور ایک ستھول سریر ہے
اور ان تینون سریرون سے آتما بھن ہے ان تین سریرون مین ہی پنچ کوش
ہے کارن سریر کو آنندمی کوش کہتے ہین اور پانچ گیان اندری اور
انتشکرن کی برتی بدھہ کو بگیان می کوش کہتے ہین اور پانچ گیان اندری اور من کے
سنکلپ بکلپ کو منومی کوش کہتے ہین اور پانچ پران اور پانچ کرم اندری پر ان
می کوش کہتے ہین اور ستھول سریر کو ان می کوش کہتے ہین کوش نام میان کا
ہے یعنی آتما کا ڈھکنے والا ہے کوئی اس دیہہ کو ہی آتما کہتا ہے
اور کوئی اندریون کو آتما کہتا ہے اور یہ ظاہر ناشوان اور تچھیتا ہین

اور کوئی پران کو آتما کہتے ہین اور پران کو بیاپک کہتے ہین سو پران تجا کا نشے ہی جڑھ ہے
بعضے من کو آتما کہتے ہین بعضے بدھ کو آتما کہتے ہین اور بعضے آنند می کوش کو آتما
کہتے ہین اور یہ سب اَست اور جڑھ ہین اب دیکھو سپنے کے وقت استھول شریر نہین بھاشتا
خواب غفلت
اور سکھوپتی مین سوکشم سریر کا ابھاو مگر آتما کا بھان ہووے ہے کیونکہ سکھ سروپ آتما ہے
اور سکھوپتی مین سکھ پراپت ہی اگر سکھوپتی مین سکھ نہوتا تو کیون اوٹھکر ایسا کہتا ہے کہ
بڑے سکھ سے سوئے دیکھو آتما تینون اوستھا مین یعنی جاگرت[1] سپن[2] سکھوپت[3]
مین موجود ہے اور پنچ کوش تینون اوستھا مین موجود نہین رہتے اور جو چیز کبھی ہو اور
کبھی نہو تو وہ اَست اور بیاپک نہین ہو سکتی دیکھو سب مت والے (سوائے اونکے
کہ جنکا سدھانت گیان یعنی جیو برمھ کی ایکتا ہ اور کرم اوپاشنا سادھن ہین)
ان پانچون کوشون مین پھنسے ہین اور آتما جو کہ ان پانچون کوشون سے علیحدہ اور
انکا پرکاشک ہے اوسے نہین سمجھتے اس سے یہ ثابت ہوا کہ آتما بیاپک ہی سو اپنا سروپ
ہی ہے اور یہ کہ کچھ گیان سے برمھ نہین ملتا کیونکہ برمھ کچھ دوسری چیز نہین
یہ آپی برمھ ہے اپنے کو برمھ نجاننا بندھ ہے اور برمھ جاننا موکش ہے اور
بھائی اوتپت پرلے مہاپرلے یہ مایا ہے سو مایا کا بہت بچار کرنا کرانا
کچھ مطلب کا نہین کیونکہ جس چیز کا دور کرنا ہے اوسکی بہت کیفیت معلوم
کرنے مین کیا حاصل وقت ضائع کرنا ہے دیکھو بارود کا ہاتھی اگر خوب اوڑے
تو تعریف ہے بارود کے ہاتھی کی صورت کی تعریف نہین ہے اسیطرح مایا کا
اوڑا دینا خوب ہے کچھ اوسکے کامون کو دریافت کرنا ضرور نہین
ہے مہاراج آپنے درست فرمایا یہ مہاراج آپنے جیو برمھ کی ایکتا قوی پر

آپ نے کہین اونکار کا بھید کچھہ نہین کہا اور مینے سنا ہے کہ بید اپنی اونکار کی اوپاشنا کرتے
ہین پرم ہنس نے کہا سنو برمھہ کا چیتن اونکار سروپ کر کرا ہنگرہ دھیان سی ہوتا ہے
اونکار اچھر برمھہ سروپ ہے سو ابھیاسی چیتون کرے ہے اونکار برمھہ سروپ مین
ہی ہون نرگن برمھہ کو پر برمھہ کہتے ہین اور سرگن برمھہ کو اپر برمھہ کہتے ہین سو نرگن
برمھہ کا چیتن کرنا چاہیے جس سے موکش پراپت ہوتی ہے اور جو اپر برمھہ کا چیتن کرین
ہین اونکو برمھہ لوک پراپت ہووے ہے اور جو نرگن اوپاشنا مین برمھہ لوک کی
اچھا ہووے تو موکش نہین ہوتا برمھہ لوک پراپت ہوتا ہے وہان ہرن گربھہ کی
طور سکھہ بھوگ کے گیان ہووے ہے تب مکت ہوتا ہے اب نرگن اوپاشنا کی
یہ راہ ہے کہ جو کچھہ پیدا ہوا ہے اور جسنے پیدا کیا ہے سب اونکار ہے اور سب
چیزون مین نام وروپ دو حصہ ہین سو نام سے روپ علیحدہ نہین کس واسطے
کہ جب بیل کہا تو سننے والا بیل سمجھے گا روٹی نہ سمجھے گا پس نام مین
روپ ملا ہوا ہے اور سب نامون کی اصل اونکار ہے کیونکہ یہ پرنو شبد
ہے اس سے بید کی اوتپتی ہے اور بید سے سرب نامون کی اوتپتی ہے
پس سرب نام و سروپ اونکار مین ہین اور اسیطرح سرب نام وروپ برمھہ مین
ہین پس برمھہ اونکار ایک ہوا برمھہ باچ ہے اور اونکار باچک ہے سو باچ
اور باچک مین بھید نہین ہوا کرتا اب برمھہ آتما اور اونکار کی اسیطرح
ایکتا ہے بیراٹ ہرن گربھہ ایشر اور تیتد یکا لکش ساکشی برمھہ کے
یہ چار حصہ ہین بسنو تیجس پراگ اور توید کا لکش جیو ساکشی یہ آتما کے
چار حصہ ہین جیو ساکشی کو تریا بھی کہین ہین بیراٹ اوسکو کہین ہین کہ

چیتن مع تمام پرپنچ کی اور بسوا وسے کہتے ہین کہ جو باشیشت اُتھول ابھمانی ہے اب
بسو بھی بیراٹ روپ ہی ہے اسیطرح اونکار کا پہلا اچھر اکار بیراٹ روپ سے ابھید
ہے بیراٹ پہلا حصہ برمھہ کا بسو پہلا حصہ جیو کا اکار پہلا حرف اونکار کا ہے چونکہ
تینون پہلے ہین اسواسطے ابھید ہین ہرن گربھہ اور تیجس اور اُکار جو کہ
دوسرا حرف اونکار کا ہے ایک ہین پراگ اور آیشر اور مکار تیسرا
حرف اونکار کا ہے ایک ہین اور اونکار کی اماترا چوتھا پاد اور برمھہ کا چوتھا
حصہ ایشر ساکشی اور جیو کا چوتھا حصہ جیو ساکشی جسکو تریا کہتے ہین ایک ہین
ایسے چیتن کرنا اسکو سے چیتن اور نرگن اوپاشنا کہین ہین مہاراج سمادہ کیا ہے
پرم ہنس نے کہا سنو سمادہ دو طرحکی ہوتی ہے ایک سبکلپ دوسری نربکلپ ہے
سبکلپ سمادہ مین ترپوٹی یعنی دھیے دھیاتا دھیان دو رہیت برمھہ روپ
ہی پرتیت ہووے ہے جیسے مٹی اور گھڑا پر گھڑا مٹی ہے روپ دیکھے ہے نربکلپ
سمادہ مین بھی ترپوٹی کی بہان ہووے ہے مگر ایسے جیسے جل مین نمک گھولا ہوا ہے
موجود ہوتا تو ہے پر دکھتا نہین اور سکھوپتی مین تو انتہکرن کا ابھاؤ
ہوتا ہے اور نربکلپ سمادہ مین انتہکرن برتی سہت ہوتا تو ہے پر پرتیت نہین ہوتا
جیسے پانی مین نمک اور نربکلپ سمادہ کا پھل یہہ ہے کہ برتی بھی جاتی رہے جیسے پانی کی
بوند گرم لوہے مین پرویش کرے ہے ایسے انتہکرن کی برتی برمھہ مین لے ہوتی ہے
اور سکھوپتی مین انتہکرن اگیان مین لے ہووے ہے یہ فرق سکھوپتی اور سمادہ مین ہے
ہے نربکلپ سمادہ مین چار بگھن ہین لے ندرا کہ برتی کا ابھاؤ وکشیپ
برتی برمھاکار ہووے گی مگر چونکہ برمھہ نہایت باریک ہے گھبرا کر اوٹ آتی

کلمات نے راگ - جو ایکہ سے سنسکار رسا سوادھیب بسبب بہو وی اوسو قت بیرمی بنا بر
اکار ہوئے سکھ ہو گے مہاراج قطعہ کلام ایک بات مجھسے کہیے کہ بام مارگ کیا
ہوتا ہے اور چاروں بیان ان سے باسہر یا گیا اور مہاراج ناسک مت کیا ہے
سہائی تمسے ہارے کہاں راجہ بھوج کہاں گنگا تیلی کہاں سے کہاں جا پڑے
خیر بام مارگ کا حال بھی سنو بام مارگ مین بھگ کی پوجا ہوتی ہے اگر ایک وقت
مین اگر ہزار عورت کی بھگ کی پوجا اونکو بسر آجاوے تو جیتے جی ہی اونکی مکت ہے
یہ بام مارگ ہے بام مارگی شراب کو تیرتھ کہتے ہین پیاز کو بیاس کہتے ہین غرض
ایسے ایسے نام رکھے مین سلوم ہے نے تو ایسا ہی سنا ہے کہ بام مارگ تجاہرا
نہایت بیدون سے خلاف ہے اور رگہم مخر ہیبام اتھرین
چارون بیدون سن کہین ایسا اوپدیس نہین ہے اور لوگ کہتے مین کہ مہادیو جی
کیطرف سے اس مارگ کی اخراع ہے اپنی سمجھ مین کچھ ایسا آتا ہے کہ جس چیز کو بیدون
مین بری کہے ہے اوسیکو بام مارگ مین اچھی کہی ہے اسی سے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ بام مارگ کے اچارج نے اکثر ضد کری ہے جسکو لوگ بری
سمجھتے ہین وہ بری ہمین نا قصور کا ۲ سمعہ رسا تین کلا ہے مگر دیکھو
اگرچہ سینے کا زہر اور شیرنی دونون ایسے ہی تو ہین یہ شیرنی سے بھوک جاتی
ہے زہر سے موت ہوتی ہے تاہم شیرنی سب کی پسند ہے اسیطرح جس مت
میں اچھے کرم ہین وہ شیرنی کے برابر ہین اور جسمین الٹے ناشدہ کرم ہین وہ
کڑوی اور غلیظ چیز ہے اور اوس سے نفرت ہوتی ہے ایسے بام مارگ سی بات
شاکت مت کش آدنا ہے اور بات ہے اوس مین شاکت کی ستدہ پوجا ہے

تنتدہ لوک کی پیدایش ہوگی اور جو سکلت کو نرگن روپ بیان کرتے ہیں اونکی گت اور اوم ہوگی اور جس پوجا میں عنصر اور ہندر اکا بیان ہے اوسکو بام مارگ کی سا کھا تصور کرنا چاہیے ایسا مارگ پیدا کرنے والونکا ہے تردیق دلونکا ہیں پس زیادہ اسکا بیان نہ ہے مطلب یہ کہ ناسک مت کا حال سنو اسکے یہ ہیں کہ جو کرتا ہیں نہ مانتے اور یہ کہتے ہیں کہ جگت آپ ہی آپ پیدا ہوتا ہے اور ناس ہوتا ہے یعنی جہان تت ملے کچھ اکار بن گیا جو اسکا خود بخود ہوا جا کر وغیرہ جیسے تیل بتی دیا اور آگ چارون ایک جگہ ہوئے اور دیا روشن ہوا اسطرح چارتت کے ملنے سے آدمی بن جان سکے سکتا کوئی اور دوسرا بنانے والا نہیں سے مطابق دیکھو کہ تنون یعنی عناصر میں موافق ناسکون کے یہ طاقت ٹھہری کہ وہ خود بخود شامل ہو کر ایک صورت بن جاتے ہیں کہ جو کام اور نسے ایک خدا میں کیے وہ ل ناسکون نے چار تت میں کیے اور دن کے ایک پایہ ان ناسکون کے چار باپ اور یہ دیکھو کہ جو کوئی کرتا نہیں ہے تو پیدایش ایسی انتظام سے نہیں ہوسکتی جب بدون کسی ارادہ آپی آپ پیدایش ہوتی تو ایک آدمی سوگز کا ہوتا دوسرا پانچ گز کا ہوتا ایک کی آنکھیں سر پر ہوتیں دوسرے کی پیرون میں ایک کی عمر لاکھ برس کی ہوتی ایک کی دو چار دن کی چونکہ پیدایش میں یہ بات نہیں ہے پس یہ پیدایش کسیکے ارادہ سے ہے اور جب ارادہ ہوا تو ارادہ کرنے والا بھی ہو سوان ناستکون نے تتوں کو ارادہ کرنے والا نا پس اونھون نے چار کرتا مانے اصل میں دیکھو تو اون کے چار تت چار باپ یا چار خدا ہوئے اور ان چارون کا بہنا انکی مان ہے اب یہ پانچ کی اولاد ہوگی اب اسنے سپو قوف کا کیا کہنا ہے کہ جنکے چار باپ اتنا ہی موجود اور ان کا اقبال

بھی ہے اور بھو پاسنک سی مین واہ واہ مہاراج پھر پارگ دنا سکون کی کسعیت تو خوب یہ
سنائی راتی بہت ضائع گیا مہاراج یہ سندیہہ ہے کہ سب شاسترون مین بھی اختلاف ہے
پرم ہنس نے کہا سب شاسترون کا ارتھ ایکت کرانے کا ہے مگر چونکہ بعضی بعضی باتین
اور شاسترون مین بیدانت شاستر سے خلاف مین اوسکا سبب ہے کہ بیدانت
شاستر بیاس جی کا کہا ہوا ہے اور بیاس جی ایشر کا اوتار یعنی مکت جوگی تھے اونکے
کہنے مین بھول نہین ہوسکتی اور دیگر شاستر جنجان جوگیون کے کیے ہین اس سبب
سے بعضی بعضی باتین بید کے خلاف مین غلط کہی ہین جیسے جب مکھن نکالنا
ہوتا ہے تو دودہ رسی لکڑی ہانڈی ہوتی ہے تب مکھن نکلتا ہے ایسے تم اور
شاسترون کو بجاے دودہ رسی لکڑی ہانڈی وغیرہ تصور کرو اور بیدانت کو بجاے
مکھن کے اب مہاراج فرمائیے آپ نے سپن سرشٹ اور جاگرت سرشٹ کی ایکتا دکھائی
پر مجھے اب بھی بھید معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ جاگرت کی کل کے پدارتھ دوسری
جاگرت مین ملین ہین اور سپن کے پدارتھ دوسرے سپن مین نہین ملین ہین تو
سپن سرشٹ اور جاگرت سرشٹ کی ایکتا کیسے ہوسکتی ہی پرم ہنس نے کہا کہ واہ رے
کھلاڑی اب تو تو بیدانت کی چوٹی کی خبر لینے لگا دیکھو جیسے سپنے مین ایک ہی
کال مین آپ دیکھنے والا اور سامگری پیدا ہوتی ہے اور اوسکو سپنے مین بھی دکھتا
ہے کہ یہ سامگری سب پہلی ہے جو کل تھی سو آج بھی ہے کیونکہ سپنے مین بھی تو چال
برس مہینا دن سب ہی تو ہوتا ہے اسیطرح اودیا کی کارن تا کر ایک کال مین
نہ جاگرت کا جیو اور پرپنچ پیدا ہوتا ہے پر اودیا کا یہ کھیل ہے کہ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ یہ سامان کل کا ہے اودیا کا ستوگن انس گیان روپ

ہووے ہے اور ملو گن اس روپ گھٹ ہووے ہے سو دونوں ایک ہی کال میں
ہمارا سوون ہین یہ سبکا اصلی سدھانت ہے پس یہ ثابت ہوا کہ کل کے پدارتھ آج
نہین کلھین مین سے نئے پیدا ہوئے ہین مگر اتیدیا کا یہ محین ہے کہ جیسے انہونے پدارتھ
دکھلائے ہین ایسے ہی سوا کال یعنی وقت بھی ہر چیز مین دکھلاوے ہے سو سب اثر نجھی ہے
اور جو تم کہو کہ جاگرت کے جگت کے گھڑے کا بنانے والا کمہار ڈھونڈھ ہوتا ہے اور سپنے مین
جو اتیدیا بنائی ہے سو دیکھو سپنے مین بھی کمہار چکرا اور ڈنڈے سے ہی گھڑا بناتا ہی اور جو گھڑا
رات کو سپنے مین تمنے خریدا سو کمہار کی دکان پر ہی سے تو خریدا تھا اور کمہار کو تمنے گھڑا
بناتے بھی دیکھا تھا چکر بھی تھا ڈنڈا بھی تھا اور اصل مین کوئی بھی نہین تھا اسیطرح یہ تیج
کچھ ہے نہین صرف ایک تیری پھرنا یعنی خیال ہے جسوقت پھرنا ہووے جگت موجود
اور جب پھرنا نہین جگت بھی نہین جاگرت و سپن مین پھرنا ہے جگت سپنا برابر روپ ہے
سکھوپتی مین پھرنا نہین جگت کا پتہ نہین اور دیکھو جہان تمہاری برتی یعنی خیال
گیا لو وہان کچھ شے ہونے کا گون ... ینا ہے کیونکہ جہان تم نہین ہو وہان کچھ
ہو یا نہو تمکو تو نہوا ہی سے جب تم اپنے خیال مین کسی چیز کو مانتے ہو یعنی
تمہارا خیال جیسا اوس چیز تک پہونچتا ہے تب اوس چیز کا ہونا معلوم ہوجاتا ہے
اور جب تمہاری برتی ایک چیز کا گرہن نہین کرتی تو اوسکا ہونا کب سند
ہوسکتا ہے پس معلوم ہوا کہ جگت پھرنی کے ساتھہ ہی پیدا ہوتا ہے کل کا نہین ہے
جیسے چراغ جلتا ہے اور دریا بہتا ہے سو جس جس وقت تم دیکھو ہو اوس وقت
چراغ کی روشنی ہے اور دریا کا پانی تازہ ہے نہ پہلی لو ہے نہ پہلا پانی ہے اسکو درشٹی
سرشٹی باد کہتے ہین مہاراج اسو میری سمجھہ کچھہ اور ہی ہوئی جاتی ہے

آگی چرچا کیا ہے تس کا یہ ہے

شبد بلاول محلہ تیسرا ۱

اوّل کیوں تلیا جاوے	دوجا ہووے تو سو بھی پاوے
تس سے دوجا ناہیں کوے	تس دی قیمت کین کوے
گور پرشاد سے لیے من آوے	تا لو جانے دبدھا جاوے

رہاؤ

آپ تراف کسوٹی لاوے	آپی سکھے آپ چلاوے
آپی تولے پورا ہووے	آپے جانے ساتھا سووے
مایا کہ روپ سب تس تے ہووے	جس نوں میلی سو نرمل ہووے
جس نوں لائے لاگے تس تے	سب سچ دکھاوے تان سچ سماوے
آپ لو دہاب ہے آپے	آپ لو جھاوے آپے جاپے
آدیست گور سدہے آپے	نانک آکھ سنائی آپے

مہاراج میں نے آپکو بہنایت تکلیف دی ہے مگر دو چار بات اور بھی کہدیجیے یہ کسطرح کہ ایک جگہ تو آپ نے فرمایا کہ میں برہم ہوں اور دوسری جگہ فرمایا سب برہم ہے اور کہیں اپنے تئیں کو کرتا کہا کہیں بابا گو پرم تتنس سے کہا سو اسکو برہم بھی لقا اور سد یعنی فانی کہتے ہیں یہ بچن تو یہ ہے کہ سب برہم ہے اور تیسا ہے کہ میں برہم ہوں اسلیے دونوں کا ایک ہی ہے جیسے کسی مقام پر دس آدمی بیٹھے ہیں اور ان میں سے نو آدمی کا ادکھا ما منظور ہوا تو ہر ایک سے بولا کہ تو بھی جا تو بھی جا مگر میں رہوں اب اس کہنے سے

یہ مراد ہوئی کہ جو کچھ دیکھتا ہی سو سب جاننے والا ہی ایک مین ہی رہو نگا یہ شید کچن ہوا
کہ سمین تو آدمی کا نشید ہوا آپ ہی رہا اور جو ایسے کہدیتا کہ ایک ہی تو بدہ کچن ہوتا
اس سے مطلب ہے کہ وہ تو آدمی ایک او سی دسوین مین لے ہوجائیں یا فنا ہوجائیں
پس دسوں ایک ہی ہوگئے یعنی سب جگت برمھ ہوگیا سو ایک رہا پس دونوں
طرح کے کہنے سے ایک ہی رہا کیون مہاراج تو برمھ آپ ہی جگت ہوجاتا ہے
سنو جگت بھرم ہے جیسے رسّی مین سانپ اسی طرح جگت برمھ مین ہے اور
برمھ سے جگت اس طرح نہین بنتا ہے جیسے کمھار مٹی سے گھڑا بنتا ہے
مہاراج آپ نے مایا کو جگت کا کرتا کہا ہے اور مایا بھرم ہے تو اوس سی جگت کی
اوتپتی کیسے ہوسکتی ہے پرمہنس نے کہا سنو جیسے سورج آپ بھی روشن ہے
اور دوسرون کو بھی روشن کرتا ہے اسیطرح مایا آپ بھی بھرم ہے اور
بھرم کی کارن بھی ہے سنو جب آدمی چکر کھاتا ہے اوس وقت اوسکو
تمام مکان پھرتا معلوم ہوتا ہے مگر اصل مین پھرا نہین اسیطرح کچھ سنسار
ہوا نہین اسکو آواگون ہوئی نہین پر بھرم کر کر ایسا نظر آتا ہے کہ سنسار ہے
اور مین چوہون جنم لیتا رہتا ہون الا اصل مین جیسے مکان نہین پھرا ایسے ہی
کچھ ہوا نہین سے ایک برمھ ہے مہاراج جب پرپنچ بھرم ہے تو منشکرن بھی
بھرم ہوا اب انتشکرن کی برتی آتما کو کیسے پہچانینگے پرمہنس نے کہا جیسے
برتی برمھ کو وشئے نہین کرتی یعنی برمھ کو نہین دیکھتی مگر اگیان کو دور کرتی
ہے جب اگیان دور ہوئی تو برتی مین سے اپنا جاتی رہی صرف برمھ ہی
رہ گیا اور سو بیدانت شاستر مین جہان ابشر کو اوپادان اور نمت کارن

جگت کا کہا ہے اوسکی بیریت ہی جیسے گھڑے کا اوپادان کارن مٹی ہے اور نمت
کارن کلال چکر وغیرہ اسیطرح جگت کا اوپادان کارن مایا ہے اور نمت کارن چیتن ہے
جیسے مکڑی کے جالے مین مکڑی کا سریر تو اوپادان ہے جہان سے جالے کا
سامان نکالے ہے اور اوسکا چیتن نمت کارن ہے اب جیسین ایشر اور رشٹی کا
علٹی وہ رہا وہ گیان سروپ ہی ہے اور دیکھو ایشر کو جگت کا کرتا کہنا اگیان مین
ہے کس واسطے کہ نہ ایشر ہے نہ جگت ہی ہے بھرم ہے صرف اگیانی کے
سمجھانے کے واسطے ایشر کو کارن کہا گیا دیکھو جبکہ اناج بونا ہوتا ہے تو اول
کھیت مین ہل چلاتے ہین دانہ ڈالتے ہین پانی دیتے ہین نراد کرتے ہین اور
دن رات اوس کھیت کی حفاظت کرتے ہین کہ کوئی ہاتھ نہ لگاوے اور جب
اناج پکا تو خود مالک اپنے ہاتھ سے کاٹنا شروع کر دیتا ہے دیکھو ایک دن تو
اوس چیز کی کتنی حفاظت تھی اور ایک دن آپ ہی کاٹنے لگا اسیطرح بھائی
اگیان مین ایشر ست ہے بہت بڑی مہمان جوگ ہے کرتا ہے پالتا ہے رچھا
کرتا ہے مگر جب گیان آیا تب مایا کا وہ حال ہے جیسے پکے اناج کے کھیت کا ہوتا
ہے جیسین ماتری قائم رہتا ہے اور سنو جیسے حکیم واسطے دور کرنے بیماری کے
جلاب دیتا ہے تو اوسوقت جلاب کی بڑی مہمان یعنی قدر ہے کیونکہ بیماری کو
دور کرتا ہے مگر اخیر مین اوس جلاب کو بھی دور کرنا پڑتا ہے اگر جلاب
پیٹ مین رہجاوے تو وہ بھی دکھ پیدا کرتا ہے پس حکیم اوس جلاب کو بھی
خارج کرتا ہے اسیطرح پہلے ایشر ست ہے دکھ کو دور کرتا ہے پر گیان مین
ایشر کو بھی دور کرنا ضرور پڑتا ہے بلکہ یہان تک کہ یہ بھی سہو ہو جاوے کہ

ہین برمھہ ہون یا سب برمھہ ہی ہے اُسے نرکلپ سمادہ کہتے ہین مگر جبتک دیہہ سے تو
پرالبدھ کے باقی گیانی کا سمادہ سے ادہان ہو جاتا ہے کیونکہ جیو بدھی کا اکثر
ہے جب بدھ پربرمھہ کی طرف جاتی ہے تو پہلے جیو کی کوشش کے ساتھ اکٹھا
ہوتی ہے پر بدھی پھر ادہان کو لاتی ہے مہاراج یہ سے ایک یہ اور سندیہ
پیدا ہوا آپ نے دیا ہے کہ جگت تیری پھرنا سے ہے سو مہاراج جو میری
پھرنا سے ہے تو مین نے تو کبھی دکھہ کی پھرنا نہ کی ہوگی پھر کیسے دکھہ کہان
سے ہوا آیا پرم ہنس نے کہا سو جب جگت کی پھرنا ہوئی تو سب ہی جر اگئی کیونکہ
جگت نام سکھہ کا ہمین ہے جگت نام دکھہ اور سکھہ دونون کا ہے جیسے رات کی پھرنا
کی لوالدھیرا چاند وستارہ سب ہی لوہین اسیطرح جگت کے ساتھ دکھہ سکھہ
دونون ہین مہاراج آپ نے دیا ہے کہ مہاراج گیان سروپ ہے تو مہاراج چیتنیا
جگت بھاشتا ہے اگر نہین بھاشتا تو گیان سروپ کیا ٹھہرا پرم ہنس نے کہا سنو
چیتن گیان سروپ ہے مگر جگت کا گیان نہین کرتا کیونکہ جگت کا گیان
انتشکرن کی برتی کرے ہے مگر انتشکرن کی برتی کو گیان کی سکت کا دینیوالا
چیتن ہے جیسے چراغ آپ تو نہین دیکھتا مگر آنکھون کو دیکھنے کی سکت دیتا
ہے اگر چیتن پرکاشک گیان کا نہوتا تو انتشکرن کی برتی کو گیان نہین
ہو سکتا تھا جیسے اندھیرے مین بغیر چراغ کے آنکھہ کو طاقت دیکھنے کی نہین
ہے پس جیسے چراغ دیکھتا نہین پر دکھلاتا ہے اور چراغ کو روشن
کہا جاتا ہے اسیطرح برمھہ جگت کو نہین دیکھتا پر دکھلاتا ہے اسواسطے گیان
سروپ کہا گیا اور دیکھو جو برمھہ کو گیاتا درشٹا کہا ہے اوسکی یہ ریت ہے کہ

جیسے لوہے کا گولا آگ سے گرم کیا ہوا ہے جو وہ ہاتھ سے لگ جاوے تو کہتے ہین
کہ گولے نے جلایا مگر دیکھو گولا جلانے والا نہین ہے آگ نے جلایا ہے مگر چونکہ
آگ گولے کے سہارے سے ہے اسواسطے گولے کا نام کہا گیا اسیطرح گیاتا پنا تو بگی
مین ہے مگر جیتن کے سہارے سے ہے اسواسطے جیتن کو گیاتا پنا کہا گیا مہاراج
آپ نے اگیان کو است کہا ہیں اگیان ایسے ہے جیسے بانجھہ عورت کا لڑکا اور
اسکے اولاد نہین ہوسکتی کیونکہ وہ آپہی نہین ہے پھر اسیطرح اگیان سے
رچنا نہین ہونی چاہیے تھی کیونکہ اگیان بھی تو کوئی چیز نہین ہے اور جو آپنے
سنکھوپی مین جگت کا بادہ بتایا تو اندھے کو بھی جگت نہین بھاشتا پر
جگت کا بادہ سدہ نہین ہوسکتا پرمہنس نے کہا سنو ہم پرپنچ کو بھی تو ایسا ہی
است کہتے ہین جیسا اگیان کو جو بانجھہ عورت کا لڑکا دیکھے تو بیشک اوسکی
اولاد بھی ہوسکتی ہے اور جو بانجھہ عورت کے لڑکا نہین تو اولاد بھی نہین پس ہمارا
یہی مطلب ہے کہ اگیانی لوگ بانجھہ کے لڑکا چیتون کرتے ہین اور اوسکی اولاد
بھی دیکھتے ہین یعنی اگیان کو بھی ست مانتے ہین اور اس جگت کو بھی
سوا گیان اور یہ جگت دونون است ہین اور تمنے نسبت اندھے کے کہا اوسکا
یہ جواب ہے کہ جگت بادہ صرف گیانی کو ہے اگیانیون کی درشٹی مین تو ست
ہی ہے اور جب تک گیانی کی دیہہ ہے تب تک یہ جگت بھاشتے ہے
مگر کچھہ ہرج گیانی کا نہین کرتا جیسے کسی نے ایکبار مرگ ترشنا کے جل کو جاکر
دیکھہ لیا پھر وہ ادمی اس رستے نکلا تو اوسکو مرگ ترشنا کا جل تو پھر بھی دیکھے گا
مگر اسکو اب دھوکا نہین ہوگا کیونکہ ایکبار اوسنے وہان جاکر دیکھہ لیا ہے

کہ اصل مین جل نہین ہی مگر باعث صفائی ریت روشنی مین پانی دیکھتا ہے مہاراج آپ
نے فرمایا ہے کہ سنچت کرم گیانی کے جاتے رہتے ہین تو مہاراج اسیطرح پرالبدھ
کرم کیون نہین جاتے رہتی جب سے اوسیوقت جگت کا ابھاؤ ہو جاوے پرمہنس نے
کہا کہ سنو ایک شخص نے ایک گلاس شراب پی لی ہے اور ایک بوتل اوسکے پاس
رکھی ہے اب بوتل تو دور ہو سکتی ہی مگر پی ہوئی شراب دور نہین ہو سکتی اوسکا نوشہ
ضروری ہوگا اسیطرح پرالبدھ بھی دور نہین ہو سکتی کیونکہ یہ شریر اور اوسکے
جو اس شریر کو بہتے ہین بطور پی ہوئی شراب کے ہین مہاراج جو گیانی نے جیون مکت کا
سکھ جگت کے سکھون سے آگے جو پرالبدھ آدھین ہیں آپنے چھوڑ دیا تو بدیہہ
موکش کا سکھ بھی تیاگ دیگا پرمہنس نے کہا یہ نہین ہو سکتا کیونکہ یہان تو باعث
پرالبدھ کے بھوگ کرتا ہے اور بعد دیہہ چھوٹنے کے گیانی کا انتشکرن کرن نک بگا
سے ہو جاویگا پھر بدیہہ موکش کا تیاگ نہین ہو سکتا اور یہ سوپاوک بھرم ہے اسکا
گیان کے ساتھہ برودھ نہین مہاراج ایک سندیہہ اور اوپجا ہے کہ بیدین
اس جگت کی اوتپتی کہی ہے اور کتنی ہی طرح سے کہی ہے یہ سمجھہ مین نہین آتا کہ ایک
بید اور کئی طرح کی بات کہی پرمہنس نے کہا کہ سنو یہ پرپنچ متھیا ہوا ہے اب کہو
جو چیز اسّت ہے وہ پیدا کب ہوئی مایا کی رچنا ہے سو مایا انربچنی ہے پس بید نے
جہان جیسا مناسب تصور کیا ویسا ہی حال اوتپت کا لکھدیا اگر جہان
ست ہوتی تو ایک ہی طرح سے کہی جاتی اور دیگر مذہبون مین بھی نسبت
پیدایش کم و بیش اختلاف واقع ہے پس جیسا جسکی سمجھہ مین آیا اوسیطرح
لکھدیا اور یہ صحیح بھی ہے کہ جیسا اس آدمی نے منو راج سرشٹی بنائی اب

اپنی اپنی سمرتھی کی اونتی جیسے جیسے کہی وہ صحیح اور در اصل صرف وہ ایک سچا ہی جسنے
پچاس کا حال سنکر کہا کہ سبکو بھرم ہوا تھا نہ کچھ پیدا ہوا نہ فانی ہوا اور دیکھو کہ سب کہتے
ہین کہ پہلے صرف ایک خدا ہی تھا اور پیچھے خدا ہی رہیگا تو جو کچھ بیچ مین ہوا وہ بھی
خدا ہی تھا جب اوسکا انت آویگا تب پھر خدا ہی رہیگا پس بیچ مین بھی خدا ہی ہے
اگر بیچ مین کچھ اور ہو جاتا تو خدا نہین ہو سکتا تھا جیسے دودھ کا دہی ہوا جوان سے
بڈھا ہوا اب پھر دہی دودھ نہین ہو سکتا اور بڈھا جوان نہین ہو سکتا اب جیسے دودھ
ست ہے پہلے پیچھے دہی بھی ست ہے پس اگر تم ایسا مانو کہ جگت خدا سے علٰحدہ
ہے اور خدا نہین ہو سکتا تو پیدائش کو فنا کہنا غلط ہے کیونکہ جیسے خدا
قائم ہے ویسے جگت بھی قائم رہے گا مگر کل چھوٹے بڑے مذہبون مین
خدا کو ایک کہا ہے اور جو دکھتا ہے اوسکو فانی کہا ہے پس ثابت ہوا
کہ جو کچھ دکھتا ہے سو خدا ہے اور دوسری چیز نہین بھرم کر کر اوسکو علٰحدہ کیا ہے
اب دیکھو جب سارا جگت برہم ہی ہے تو تو چیتن کیسے اور ہوگا جب

گر تو [illegible] ان شہ شہ مشو	ذرہ گر دہی و لیکن مہ مشو
دو مگو دو دان و دو مخوان *	بندہ را در خواجہ خود محو دان *

اور جو ایسا کہتے ہین کہ خدا نے عدم سے سب پیدا کیا ہے ہم پوچھتے ہین کہ عدم
کوئی مقام ہے تو خدا ساری تھا کیونکہ خدا کا ہونا عدم مین نہین کہہ سکتے پس
ایک عدم اور ایک خدا دو ہوے اور جو کہو کہ عدم مقام نہین ہے تو جب
خدا ساری ہے تو پھر پیدائش کا نکاس سواے خدا کے اور کہان سے
ہوا مہاراج سچ ہے جو غور کرتا ہون تو آپ کا فرمانا در حقیقت درست ہے

کسواسطے کہ جب صرف ایک خدا تھا تو اوس وقت یہ پیدایش نہ تھی مگر خدا نے جیسے
کہ بعضے مذہب والے کہتے ہین کہ اپنی قدرت سے یہ سب پیدا کیا پس اس سب
پیدایش کی بنیاد قدرت ہوئی بلکہ یہ کہ کل پیدایش قدرت مین سے نکلی اور قدرت
قادر مین تھی پس جو کچھ قدرت مین سے نکلا وہ قادر مین تھا اور قادر صرف ایک تھا
پس وہ جو نکلا تھا وہ قادر ہی تھا مطلب عن قادر سے اصل ذات سے ہے
پریم ہنس نے کہا خوب سمجھے بیونے کپڑے مین بیل بوٹا ہے پتھر مین مورت بنی ہین
دیکھنے مین بیل بوٹا اور مورت کپڑے سے اور پتھر سے الگ یانی علحدہ تصور کرین
ہین مگر اصل مین بیل بوٹا بھی تو کپڑا ہی ہے اور مورت پتھر ہی تو ہے مہاراج
درست ہے جگت بھرم ہے اور چیتن ماترا ایک ہے پر مہاراج جب برمھ بیاپک
ہے تو پھر انتشکرن مین ابھاش کیسے ہو سکتا ہے اور جو انتشکرن ہے تو برمھ کیسے
بیاپک ہو سکتا ہے ایک جگہ جب دو چیز ہونگی تو وہ ہر ایک بیاپک کیسے ہوگی
سوا انتشکرن تو مایا کا کارج بھرم ہے جیسے سرپ و رسی ایک جگہ پر موجود تھی
جب سرپ دیکھا تو رسی کچھ جاتی نہین رہی تھی رسی خود بھی موجود تھی اور سرپ
بھی موجود تھا پس بھرم کی حالت مین ایک جگہ پر دو چیز رہ سکتی ہے اور
دیکھو آکاش بیاپک ہے پر جل مین آکاش کا ابھاش پڑتا ہے اسیطرح
برمھ کا ابھاش انتشکرن مین ہے درست ہے درست ہے مہاراج اب یہ کہیے
کہ جن شخصون نے مکت بیکنٹھ مین مانی ہے اور کہتے ہین کہ بغیر
برمھ کو دیکھے ہم برمھ کا ہونا کیسے مانین اوسکا کیا حال سنو جن کی اوپاشنا
پوری ہو گئی وہ بیشک مکت بیکنٹھ ہو گئین گے جیسے جاگرت مین جس چیز

مین ادھیاس رہتا ہی وہ سپن مین پراپت ہوجاتی ہے مگر اول تو یہ ہے کہ تپن چھینی
مرت لوک لستی سمجھ ہم رکھنا پڑا دوسرے یہ کہ جب بیکنٹھ مین رہینگے تو اوس وقت مین
بھی گون و کچھ ہی رہینگا کیونکہ سب اپنے اپنے درجہ کے موافق بیکنٹھ مین جگہ پاوینگے
جو شخص بھگوان کے نہایت قریب ہونگے اونکی حرص وہ جو دور ہونگے ضرور کرینگے
ہان اس جگت کے سکھون سے وہان بہت ادھک سکھ ہونگے مگر چونکہ نتے آنند
بغیر من کے نہین ہوسکتا اور بیکنٹھ مین بدارتھ ہی ہین پس بیکنٹھی کے سر مین کا بوجھا
بنا ہی رہا اور اخیر مین دھکے کھانے لوگون کی سمجھ پر افسوس آتا ہے کہ اصل مطلب
نہین سمجھتے بید شاستر پران وغیرہ نے بیکنٹھ کی تعریف کی ہے مگر گیتا مین اور نہین
بید شاستر اپنشدون اور بانی مین یہ بھی تو لکھا ہے کہ تپ دان سب کچھ کرو مگر من کا کام
کرو اور بھگوان کو ارپن کرو اب اسکا مطلب نہین سمجھتے اگر بیکنٹھ دلانا منظور ہوتا تو
پھر سب کرمون کا ارپن بھگوان کو اپنی طرف کرانا کیا ضرور تھا اس سے صاف ثابت ہے
کہ بھگوان اور مہاتماؤن کا یہ مطلب رہا ہے کہ لوگ سمجھکر ہم بیکنٹھ کے لالچ کرکے
کرین اور جب بھگوان ارپن کرین تو مین اوسکے عوض اونکے من کی سدھی کا پھل
دون جو انکا من سدھ ہو کر گیان پاوین مکت ہوجاوین اب لوگ بیکنٹھ ہی جانیکو
مکت مانتے ہین لوہے کی بیڑی کاٹی سونے کا طوق گلے مین ڈالا پر ہان اونسے
اچھے ہین جو بھوت پریت سیتلا مسان وغیرہ کو پوج کر ہی مکت مانتے ہین اور جگت کے
سکھ کو سکھ جانتے ہین غور کرو کہ کرم سے مکت کہین ہوسکتی ہے کرم بھی جڑ ہے
اور اودیا بھی جڑ ہے کہین اندھیرا بھی اندھیرے کو دور کرسکتا ہے
یہ جگت برہم کے اگیان سے بھاستا ہے جب برہم گیان ہووے

جب جگت نہین ہے جیسے رسّی کے گیان سے سرپ بھاس تھا جب رسّی کا گیان ہوا
سرپ کا ناش ہوا اور کیول برہم سجاتیہ بجاتیہ سوگت بھید رہت ہی سجاتیہ وہ جو
اوسکا ساد ہرا ہووے جیسین دو آدمی بجاتیہ یہ کہ جو اور دوسری طرح کا ہووے جیسین
آدمی اور گھوڑا اور سوگت یہ کہ جیسین کپڑے مین سوت سو نہ برہم سا کوئی دوسرا ہے
نہ برہم سے کوئی اور دوسری طرح کا ہے نہ برہم مین کوئی اور شامل ہے دیکھو سب چیز
مین استی بھاتی پریہ یعنی یہ کہ کچھ ہے معلوم ہوتا ہے اور پیارا ہے موجود ہے اور نام
اور روپ مایا کرت ناش وان ہین استی بھاتی پریہ سب کال مین موجود جیسے
آٹا ہے معلوم ہوتا ہے پیارا ہے سفید دیکھتا ہے اب جب روٹی بنی تو نام و
روپ آٹے کے جاتے رہے پر استی بھاتی پریہ روٹی مین بھی موجود اسیطرح
برہم بیاپک اور سمان موجود اور دیکھو جب تک برہم گیان نہین ہے تریپوٹی
لگے گیاتا گیان تینون قائم ہین اور جب تک لبستہ یعنی چیز اور اوسکا دیکھنے والا
اور دیکھنا بنا ہے تب تک موکش نہین دیکھو اگر کوئی نہایت پیارا ملتا ہے
تو اوسوقت یہ خواہش ہوتی ہے کہ مین اور وہ ایک ہو جاؤن اگر کوئی چیز بہت
اچھی ہوتی ہے تو یہ چاہتا ہی کہ پیٹ مین رکھہ لیجاوے پس اصل آنند وہی ہوا
جبکہ ایک ہو جاوین اگر تم خدا کے پاس بھی گئے تو کیا ہاتھہ آیا اب خدا کا خوف
سر پر رہا اور تم یہ بھی کہتے ہو کہ خدا کی مرضی مین کسیکو دخل نہین بھلے کو برا کرے
برے کو بھلا کرے اور تم اپنے کو ہمیشہ گنہگار ہی سمجھتے ہو پس اگر خدا کے
رو برو تمسے کوئی گنہ بنگیا تو مارے گئے اگر گنہ نہ بھی بنا اور خدا کی مرضی
مین ایسا آگیا کہ دکھہ دے اب کہیے کیا مکت ہوئی اور جب تمکو یہ بھی وہوسے

پیچھے

نہین ہی کہ نیک کردارونکو ضروری بہشت ملیگی تو ایسی دہوکے مین کیا حاصل اور اگر تم دعوی کروگے تو خدا کے گنہگار ہوگے کیونکہ تمنے اوسکی مرضی مین دخل دیا ماسوا اوسکا بھید خفیہ معلوم کرنا بھی تو تمنے ناممکن سمجھا ہے اور جو تمنے کہا کہ بنا برمھ کے دیکھے برمھ کیسے یقین آوے واہ کیا بیٹھے تو آپ دیکھا ہی آئے ہین اگر کہو بید شاستر اور بڑے بڑے لوگ کہہ گئے ہین اس سے بہشت اور لوک کا یقین ہی تو برمھ گیان کیا بید شاستر مین نہین کہا ہے اور بڑے بڑے کیا برمھ گیان کو نہین کہہ گئے اور اب ذرا غور سے دیکھو کہ سکھ عقل وغیرہ کو تم نے دیکھا ہے اگر نہین دیکھا تو کیون یقین لاتے ہو اور جو چیز دیکھنے مین نہ آوے اوسکو کسطرح معلوم کرتے ہو بھائی ان آنکھون سے برمھ نہین دیکھہ سکتا ہان تت پر ہوکر ندھیاسن کرو آپ ہی کو برمھ کہوگے

دوہا

سودھن کرمی سنار جیون کندن لاوے ہاتھ
بندرابن اس گیان مین جگت رہو نہین ساتھ

ایضاً

مایا کی سنجوگ سے جو چیتن بھیو جیو
سو چیتن نج روپ کو تیاگ کیو نہین پیو

ایضاً

جل نرمل کے مانہہ جیسن چھپایا دوسر ہوے
بندرابن جو جب ہی نہین ہوا وہ دوے

ایضاً

من تھیر ناسی ہرت گرگونی بدھ سے ہوے
جہی جگت چھی چھیان کرجہی گیان سی کھوے

ایضاً

کرکرآپی سنکلپ نرک سرگ ٹھہراے
جیسین بالک چھانہہ کو دیو بھوت کہہ گاے

دوہا

سرب ٹھور دین دیکھنا اُتم اچل اسنگ ؛ یہ پوین اس یوگی کے کہئیے اٹل ابھنگ

ایضاً

جو پوجا اکار کی تا کو پہل یہ جھن ؛ بندرابن اس تیج وہ بن پورن رہ گیو چھن

ایضاً

جیتین سب مین ایک ہے یہ نشچے تو جان + جو درشٹی یہ بھید کی دیہہ بھجاوے مان

ایضاً

اگن بانہہ جیسین بنین سیتلتا کا لیش + بندرابن تس برمھہ مین ناہین دویت کلیش

ایضاً

گیانی رہی بہار ہم گھٹ گھٹ بیاپی نانہہ ؛ بندرابن وہ شانت کر رہیو پرشن گھٹ مانہہ

ایضاً

کھانا سونا جو بنا گیانی تج کو سم جان ؛ سبکو جانے برمھہ سے دوجا بھاو نہ مان

ایضاً

بیدیا کھنی کو ڑہی جو بھیاس نہ ہوے ؛ بندرابن ابھیاس بن برمھہ لابھ کیو کھوے

ایضاً

شانت برت جا پرکھ کی تا کو بھاشے آے ؛ جیسین نرمل جل بکھے آپن روپ دکھاے

ایضاً

جھیاسون ناشکا تیجا نخیر یہ جو ہوے ؛ انگا ساکشی آتما نشچے مانو سوے

ایضاً

پھر نا ہووی لین جب بھو جگت کو ناش ۔ تبھی اہن تین کیو کیول برمھ پرگاش

ایضاً

برمھ بنا کچھ ہوت نہین برمھ اکرتا ہوے ۔ وھوم گلون سبھ کی کریل چاہاوے سوے

ایضاً

برمھ جگت نام سب جب لگ گیان نہ ہوت ۔ سوت ہوا ہت تا جا او جب نام روپ کیو کہے

ایضاً

بدھی گو اور شاستر ملین تینون سا تھہ ۔ جب جیتی جھوٹی لبت یہی سب ہا تھہ

ایضاً

جیسین جاگ سپنی لکھی بن سامگری ہوے ۔ تیسی ہی تیون جگت اکاش ہی سوے

تو اب بید شاستر سب بڑی مہاتما اونکا کہنا سن لو ہا ۔ اگی تو بید کی مہلے ہی سنا دیے ہین بیدکی سرتی سنو ہا اونگ سنگ گیان من تنگ برمھ ستا نا اسی کچھ نا ہا سرنک کہل اونگ برمھیتی کہئے اور تم ہا فنا شاستر ہے یا نہین ہو جو برمھ کی ایکتا بید کہے ہے اور صرف برمھ گیان سے مکت کہے ہے ۔ تو بید شاستر کی گواہی ہوئی ✤ +

اب گورو نانک شاہ کی بچن سنو شلوک

ترنکار آکار آپ نرگن سرگن ایک ۔ ایکی ایک بکھان نو نانک ایک انیک

چوپائی

آپی آپ آپ او پایو ✤ ۔ آپے باپ آپ ہی مایو
آپی سوکھم آپی استھولا ۔ لکھی نجاے نانک لیلا
جنہہ آپ رچیو پنچ اکار ۔ تنہہ گن مین کینو بستھار

پاپ پن تنہہ جھی کہاوت
آل جال مایا جنجال
دکھ سکھ مان اوپمان
آپن کھیل آپ کر دیکھے

کوا و نرک کوا و سرگ بنجھاوت
ہون مین وہ بھرم سبھے بجار
انیک پرکار کیے بکھران
کھیل سنکوچے تو نانک ایکے

کبیر صاحب نے فرمایا ہے

ساد ہو ہر مین ہر کو دیکھا *

آپے مالی آپ بگیچہ آپے سب چن ہارا
آپے دنیا آپے دولت آپے مال خزانہ

آپے کلی آپ پھولا آپے سو نگھن ہارا
آپ بھی لوٹو اور سو لٹا وہی ہاتھ لیے اک پیالہ

کہین کبیر سنو بھی سادھو گھٹ ہی مین ٹھاکر دوارا

دوہا

کبیر برچھا پوچھے بیج کون بیج برچھ کے مانہہ
جیو جو ڈھونڈھے برمھہ کو برمھہ جیو کے مانہہ

ایضاً

کبیر ادھی سب آپ مین سکل ہتی تا مانہہ
جیون تروری بیج مین ڈار پات پھل چھانہہ

ایضاً

کبیر ہیرت ہیرت ہیر ارہیو کبیر ہیرا ے
بوند سمانی سمندر مین سو کت ہیری جاے

ایضاً

کبیر بوند سمانی سمندر مین یہ جانے سب کوے
سمندر سمانا بوند مین بوجھے ورلا کوے

پلٹو داس جی کی بچن شو

جگناتھ جگدیس جگ مین بیاپ رہا +

چارکھان مین لکھ چوراسی ورنہ کوئی دوجا ۔ آپ ہی ٹھاکر آپی سیوک کرت آپنی پوجا
آپی آتا آپی منگتا آپے جوگی بھوگی + ۔ آپ ہی شوا آپ شکتی آپ بید آپ روگی
آپے برمھا بشن مہیشر آپی سرنر مین ہوآئے ۔ آپے برمھ نرد مین گاوے آپے پیرت مایا
آپی کارن آپی کاج لشن روپ درسایا ۔ پلٹو داس شٹ جب آوی سنت کرین جب دایا

دوہا

ہم پایا ہم ایک لکھ بیبک سنتن کہی ۔ بھئی اگم رس جھبک دیکھا درگ بیا ایک ہو

دوہا

ہم اسگل بسیارہ دارہ پارہ ہم ہی کہی ۔ سنت چرن کی لار ادانت تلسی بھئی

بسنت

مت بھرمی رے گھر مین دیدار ۔ نٹ انکھ کھول اغفلت بسیار
بیاپک سب مین کھنڈ برمھ چھاند بھٹک دنیا کو بھرم ۔ جگ جگ بھرمت کر بچار ست بین ست سار
بن بچلان گھر بسر باٹ ٹھاگ سنگ کینو گھر نہ گھاٹ ۔ دنیا چارتن کی جنجار چھوٹت تن جگت ہون ہار
بوجھ بجھیہ گھر کھوج روح اندر مین من مارے موج ۔ سنگ ست گور کی ندھا بھٹک بھول سب دے بسار
جن بن ست گور سرن لین تن تن پایو اگم چین ۔ اگم گلی رنگیتہ بچار تو ہی تو ہی تلسی وار پار

دوہا

وار پار تلسی لکھو لکھو چرن کی ماہ ۔ جھلکو اگم رس برمھ کو تھلکو تم من ماہ

دادوجی کا بچن +

دوہا

شبد

تمہین جگت بولت ڈولت تمہین تمہین ہو کرتار	تمہین کھیاوت پاپی پاوت ہین من کری بچار
تم ہی برہما بشن مہیش ہو تم ہی جوگ بیپار	تم ہی تن کو من ہی ہو تم نرگن نرانکار
سبھ اور سبھ ہو سب وا ہین	اور دوسرو جانو ناہین

چرنداس جی نے فرمایا ہے

سوہنس ہی سوہنس چلے جب آپ ہی ہے سو کھنڈ ہی ناہین ٹارو
باہر بھیتر ہے بھرپور سو ڈھونڈھت کہان نہین نیارو
چرنداس گورو بھید دیو بھرم دور بھیو جو بھوات بھارو
درشٹ ادشٹ جو رام کو دیکھت رام بھیو ہین دیکھن ہارو

ولی صاحب کا قول ہے

دریاؤ کی موج پر جا کے دیکھو	کہان جاؤنا کہان اونا ہے
دریاؤ مین اوٹھنا ہے	پھیر دریاؤ مین سماونا ہے
یہان اور نہین کچھ کرنا ہے	مین تین کا بھید مٹاؤنا ہے
دریاؤ اکھنڈا دویت ولی	نا کچھ کھونا ہے نا کچھ پاونا ہے

غزل

حباب کیطرح اپنے تئین بنا کے توڑ	طریق حق مین یہی تو ہے خدا سے جوڑ
بدن کے توڑے ہوا کے سوا نہ نکلے گا	خدا ہی نکلے جو دیجے خودی کا بھانڈا پھوڑ
تعینات کے نقطون سے ہے کثیر احد	وہی ہے ایک دس سو ہزار لاکھ کروڑ
صنم کو پوجین برہمن حرم کو مانین شیخ	یہ دونون ایک ہین یا نون کسے کسے ون چھوڑ

سوا ہستی حق کے جو کچھ نظر آوے	یقین جانو کہ وہ سب خیال کی ہے کہوٹ
ازل سے لیکے ابد تک وہی ہے جو ہے سو ہے	ہزنگ بحر روان جسمین ہے نہ توڑ نہ جوڑ
عبث ہین شعر و سخن کے یہ توڑ جوڑ نیاز	بس اپنے ذکر کی اور فکر کی طرف منہ موڑ

سویا

سوانس سوانس دن سوہنگ سوہنگ کے جاپ یہی مالا بار بار رڈرہ کے دھرت ہے
دیہہ پہ سے اندری پہ سے انتہ کرن پہ سے ایک سوا کھنڈ جاپ تاپ کو ہرت ہے
کاٹھہ ہوو دراکش کے مال صوت پروئی اونکے پھر آئے کون کا سچ سرت ہے
سندر کہت ایک آتما جیتین روپ آپکو بھجن سو تو آپ ہی کرت ہے
مہاراج اتکا گیان سچا ہوگا پراو پاشنا اور بھگتی کو نہین پاسکتا اب کی مین گنیش جی کو سناکر بھگتی کی مہمان کہتا ہون دیکھیون آپ کیسین رد کرتے ہین

سری گنیش اتمیہ

دوہا

ہرکو بھنت انگرہ دیا سادھ کی ہوے	نہ بنا بن سنگت من الکھہ لکھاوے سوے

شلوک سری مکھہ

بھگتیا بھگیا گراہ یہ + شردھ یا تمار پرستام	بھگتہ نیات من شٹنا + سوپاک تپ سم بھوان

ارتھہ

مین ایک شردھا سہت بھگت ہی سے ملتا ہون میری بھگت چنڈال ذات کو بھی پوتر کردیتی ہے

کپل بھگوان نے بھی فرمایا ہے

شلوک

نیچ مانا مھگتیا ھگوت کھلامن | سدہ شوت شوہ تیجہ یوگ نام ہے مھ سدھی

ارتھ

جوگیون کو برمھ سدہ کے لیے بھگوت بھگت کی برابر واسطے کلیان کے اور مارگ نہین ہے اور کیرتن کی مہمان تو ظاہر ہی ہے اور بھگوان کے پارکھدون نے بھی کہا ہے

شلوک

اگیانا وتھوا گیانا دو تم اشلوک نام بیت | سنکیرتم گھم ہنت دہی دہو تیجا نلاہ

ارتھ

بھگوان کا نام جانکے یا بے جانے بھی کہی پاپ کو ناش کر دیتا ہے | جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا دیتی ہے

جم راج جی نے بھی کہا ہے

شلوک

اتیاوتال مگہ نرہرنا سے پتن سام بیت کیرتم بھگوتو گن کرم نام نام
بکرش پتر مگھوان جدجام لوپی نارا این ایتی مریہ مان یاسے مکتم

ارتھ

پاپ ناش کے واسطے کیول بھگوان کا کیرتن سمرتھ ہے پاپی اجامل نے مرتے سمے نارا این کا نام اپنے پتر کو پکار کے مکت پائی فقط

کلو کیول کیرت نات | کلجگ کیول نام ادھارا

اور مھاراج جو پورن بھگت ہوئے ہین اونکی مہمان کیسی ظاہر ہے

چوپائی

ہر بولے سن مارگ ماہین — یہ ناہر موہ گھیرو آہین
بھوجن کو یہ بھوکھا ہیا — تم بالک کو مارن چہیا
مجھ کو بولے ناہر تو کھائی — یہ بالک مور وسکھ دائی
ناہر کھیو بوڑھ تن تیرا — کومل ماس بال بھلو میرا
مین کھیو بال مور سکھ دائی — بالک کو نہین کھاو بھائی
ہم تم چلین مور دہج پائی ✣ — واکا ست توہ دیہون دوائی
ست اور مجھے دواؤ کو کھاؤ — کاہے کو تم بھوکے جاؤ
راجا کہا دیر نہین کیجے — رانی کہا مجھے بھکھ لیجے
اتنے مین ست سنگ لے آیا — سپنے کرمان کر سیس نوایا
نرپ ست کہا دیا بڑھ کینھا — تم دیال جو درشن دینھا
یہ تن چھین بھنگی نس جائی — سیہہ کا ہوکے کاج نہ آئی
میری بھاگ بڑی ادھکائی — تمرے کارج کایا آئی ✣
باگھ کہا آدھا تن کھئے ہون — تا تے اپنی بھوکھ بجھئے ہون
بالک کھا لیہو تم بھائی — جتنا چاہو کھاؤ آئی
ناہر کہا نہین اس کھاؤن — کیون اپنے سر پاپ چڑھاؤن
کھیو بالک بھر کہین سیجے — کرکے دیا بھید کہہ دیجے
ناہر نے یہ بدہ سمجھائی — آرا سر پہ دہیو دھرائی
مات پتا دواؤ کھینچین بھائی — چیر ابیچ سے تن ہو جائی
جیون آرا ست سر پر دھریا — ہا ہا کار نگر بیچ مچیا ✣

نرپ رانی دوا او کھینچن چپا ہا — ہرجی ہاتھہ پکڑ لیو دھایا
ہرشن بھیو چیت بھوج رو یا — نرپ کو درشن دیو انو یا
ہر توبے مانگو بر کوئی — جو تمرے من اچھا ہوئی
بھوپ کہیو بر دیجے ناتھا — پریت رہے تم چرنن ساتھا
ہے دیال دوجا بر دیجے — بھگتن سے کسنی لکھو لیجے
بر دوسے کے ہرشن دیالا — انتر دھیان بھئے تت کالا
ایسے بہت بھگت بھئے بھائی — نام دیو کی گاسے جو آئی
شوری کے پھل جو جھوٹے کھاوا — نرسی کی ٹھنڈی سکراوا
ترلوچن ڈڑہ بھگت کمائی — جلکی ٹہل کری ہر آئی
سیتا نائی اور ریداسا — انکی پورن کینھی آسا
میران بائی درشن پاوا — دھنا بھگت کا کھیت ہراوا
ہرش چندر کو دھرم نبھاوا — ہاتھہ پیر بجے دیو جب پاوا
کہاں لگ بھگت پربھوتا گاؤن — مم بدہ چھوٹ پار نہین پاؤن
آپ گیان او دویت لکھا نا — بن اس گیان مکت نہین ٹھانا
سب کوئی مکت بھگت سے گاوے — کس بدہ مکت گیان سے پاوے
پھل مکت سالوک کہاوے — دوجی پن سامیپ ٹھراوے
تیجی کو ساروپ بتاوا — چوتھی کو ساجج لکھاوا
سو مکتی بھگتی سے پاوے — بر مہہ گیان کچھہ کاج نہ آوے

اور مہاراج کتھا بارتا مین بھی سنا ہے کہ او جلکن مین تپشیا دان وغیرہ کرتے تھے

آگے بالمیک وغیرہ بڑے رشی ہوئے آگے جگ اور کرم بہت ہوتا تھا اور اب
کلجگ مین مکتی صرف بھگتی اور سمرن سے پراپت ہوتی ہے پرم ہنس جی نے کہا
کہ بھائی اوپاشنا اینک پرکارکی ہے کہو کس دیو کی اوپاشنا سدھ دایک ہے
کون سے نام کا سمرن لازم ہے دیکھو جو گنیش جی کے اوپاشک ہین وہ
کہتے ہین کہ گنیش جی اناد دیو ہین ترپراسر کی لڑائی مین مہادیو جی نے
اونکی پوجا کی سمندر متھنے کے سمے بشن جی نے پہلے اونکو پوج لیا
کیونکہ گنیش جی سدھ دایک ہین یہ بات بید اور گنیش پوران سی ظاہر ہے

دوہا

مدہ منگل آروگ دھن مکت بھگت نرواہنہ	جنہہ سمرت سدہ سکل مگھن پراہ بلا نہنہ

اور جو پرش شکتی کی اوپاشنا کرتی ہین وہ کہتے ہین کہ شکت سب سے بڑی ہی شکت کا
مہاتم دیبی پوران مین بخوبی لکھا ہے بغیر شکت دیوتا اور آدمی مثل مردہ کے ہین
سبکا آدھار شکت ہے اس سے سب کو شکت کی اوپاشنا لازم ہی شکت
دو طرح کی ہے ایک الکشیا دوسری الکشیا الکشیا کے تین بھید پہلے
مہالکشمین جسنے لوک سن دیکھکر تموگن سے دوسرا مہاکالی کا روپ دھارن
کیا پھر ستوگن سے تیسرا مہاسرسوتی کا روپ دھارن کیا تینون مین استرگھی پرمیشر
کی شکت ہی مہالکشمین سے برہما اور لکشمین پیدا ہوئی اور مہاکالی سے رودر اور
سرسوتی پیدا ہوئے اور سرسوتی سے بشن اور گوری پیدا ہوئے اور
اونہین سے آیندہ سب دیوتا اور دیبی پیدا ہوئے جو شخص سورج
کی اوپاشنا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ دیوتا ظاہر ہے اور سب

پوشیدہ ہین اونکی اوپاشنا سبکو لازم ہے یہ تمام جگت کی نبیاد ہین اور بید سے سورج کی مہان بطرح اسن ظاہر ہے سورج کی تری مے کہتے ہین یعنی بید تری اور اگن تری کا روپ ہین اگن کا اصل سروپ گرمی ہے سو سورج کی کرنون مین ہے اور بید مین لکھا ہے اور لوک مین ظاہر ہے کہ سورج برکھا مین اپنے کرنون کی گرمی سے بارش کرتے ہین اور بارش سے درخت بیل وغیرہ اور ہر قسم کے جانور وغیرہ پیدا ہوتی ہین جل اگن سے پیدا ہے اگن کا مادہ سورج سے ظاہر ہے پس سورج بھگوان کی اوپاشنا سبکو واجب ہے یہ سورج حال اطراف اور وقت اور موسم معلوم ہوتا ہے جب سورج نارایں گھوڑون کا سے کھینچتے ہین تب پیدا ہو جاتی ہے پھر اوسی جل مین ہرن سمے انڈا پیدا ہوتا ہے تب تمام جگت پیدا ہوتا ہے سورج نارایں کے ساتھ ۱۲ اگندھرپ ۱۲ اپسرا ۱۲ ناگ ۱۲ جکش ۱۲ رکشش ۱۲ رکھہ ہر ماہ مین یہ سب ایک ایک بدلا کرتے ہین سورج کے آگے گندھرپ گاتے ہین اپسرا ناچتی ہین رکھہ بید استت کرتے ہین جکش رتھہ کھینچتے ہین رکشش پیچھے سے ڈھکیلتے ہین

چوپائی

بشن برنچ مہیش شر سرا ۔ زنراکار نرگن گمبھیرا

جو مہادیو کی ارچا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ مہادیو انادی دیو ہین اونکی دکشن انگ سے بشن اور بام انگ سے برمہا اور ہردے سے رودر پیدا ہوئے بشن بیکنٹھہ مین برمہا برمہہ لوک مین رودر کیلاش پربت مین رہتے ہین اور شو لوک سب سے اوپر ہے ہر ایک دیوتا مہادیو کے جسم سے پیدا ہوئے مگر چونکہ رودر ہردے سے پیدا ہوئے اسلیے رودر اور مہادیو مین کچھ چندان بھید نہین ہے بشن سے

مہادیوجی کی بڑی ارادہ نالی ہے تب مہادیوجی نے خوش ہو کر سُدرشن چکر دیا اور
شکت دی کہ بشن جی تینوں لوک کا پالن کرتے ہین اور نلکشمین جی مہادیو کی سیوا
کرکے بشن جی کی نہایت عزیز ہوئین جب کمر تر پور اسُر نے سبکو تنگ کیا
تب مہادیوجی نے اوسکو ناش کیا جب سمندر سے زہر نکلا تو اوسکی تیزی
سے دیوتا رکشش وغیرہ سب تنگ ہوئے اور تینوں لوک جلنے لگے تب
مہادیوجی نے اوس زہر کو پی لیا جب نرسنگھ جی کی اولاد کی زیادتی ہوئی
تب مہادیوجی نے سرہبہ نام پرند جانور کا روپ دھر کے سب کو ناش کیا
صرف نرسنگھ جی کو چھوڑ دیا جب باراہ جی کا بنس بہت زیادہ ہو گیا اور کل کو تکلیف
ہوئی تب مہادیوجی نے بتھلنا گتے کا روپ دھر کر سوائے باراہ جی کے سبکو
ناش کیا ایک وقت مابین بشن جی و برہما جی کے اس بات پر جھگڑا ہوا
کہ بشن جی کہتے تھے کہ مین بڑا اور برہما جی کہتے تھے کہ مین بڑا تب مہادیوجی نے
تسی لنگ پرگھٹ کیا اور آکاش بانی ہوئی کہ جو اس لنگ کا انت لے آوے
وہی بڑا بشن جی نیچے کو دور تک گئے مگر اخیر نہ پایا تھک کر لوٹ آئے برہما
اوپر کو گئے مگر انت نہین ملا الا برہما جی نے جھوٹ آکر کہدیا اسی سبب سے اونکو
سراپ ہوا کہ اونکی کوئی اوپاسنا نکرے بشن سچ بولے اس سے یہ درجہ اعلیٰ
پایا دیکھیے صرف شیب جی مہادیو کہلاتے ہین اور سب دیو

دوہا

شوگور شو پر دیوتا شو ہت شو جگ بند ہ
شو آتما شو جیو ہین برمھ سدا نروند ہ

دوہا

شوجل مین شوانل مین شوتھل مین شوسرب
شواکاش شوبھوم مین شو بیج تج گرب +

جو بشن جی کی اوپاسنا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ بشن انادی دیو ہین بشن کی نابھی سے کنول پیدا ہوا اوس سے برمھا ہوئے برمھا سے رُدر ہوئے جنکو مہادیو کہتے ہین سارے جگت کے پالن کرنے والے بشن ہین بشن جی کی مہان بھید اور پورا اُنھون سے ظاہر ہے اور اونھون نے بہت اوتار رکھے اور راکشسون کو مارا بھار زمین کا دُور کیا بھگتون کو درشن دیا مہادیو جی برمھا آدی سب اونکے بھگت کہلاتے ہین لچھمین جی داسی ہین بیان اوتارون کا اول مہاپورکھ اوتار ہوا جسکو برات بھی کہتے ہین تمام برہمنڈ اسی روپ مین ہے ۲ سنکادکا روپ دھارن کرکے لوک کے کلیان کے واسطے نہایت مشکل کومار برمھ چرج برت دھارن کیا ۳ باراہ کا روپ دھر کر زمین کو پاتال سے اپنے ایک بال پر دھر کر اوٹھا لائے ۴ اکوتی نام پرجاپت کی استری کے گربھ سے بھگوان سویگ کا اوتار لیکر سوا ام بھو منتر مین اندر ہوئے اور تینون لوک کی رکشا کی ۵ کپل دیو اوتار رکھکر اپنی ماتا دیوہوتی کو سانکھ شاستر سنایا جس سے ماتا کی مکت ہوئی ۶ نرنارایین کا اوتار دھر کر لوک کلیان کیواسطے بدرکا آشرم مین تپسیا کرتے ہین ۷ دتاتریہ کا اوتار دھر کر سمر اور باد کو جوگ مارگ اور پرہلاد کو آتم بدیا بتائی ۸ راجہ نابھہ کی رکھب دیو روپ دھر کر پرم ہنس مارگ جگت مین ظاہر کیا ۹ راجہ پریتھک کا روپ دھر کر پرتھوی کو دوہا ہے

۱۰ جب ہرن کشپ نے اپنے لڑکے پرہلاد کو مارنا چاہا او سوقت بھگوان نرسنگھ اوتار دھر کر کھمبھ پھاڑ کر پرگھٹ ہوئے اور پاپی کو مارا اور پرہلاد کی رکشا کی ۱۱ بھگوان نے کمٹ روپ دھر کر اپنی پشت پر زمین کو رکھا ۱۲ بھگوان دھنتر روپ دھر کر امرت کا کلسا لیکر پرگھٹ ہوئے ۱۳ موہنی استری کا روپ دھر کر امرت دیوتاؤں کو پلایا ۱۴ بھگوان نے بامن جی کا روپ رکھکر راجہ بل کو چھلا ۱۵ بھگوان نے متس روپ دھرا ۱۶ ہیگریوا اوتار دھرا ۱۷ ہنس کا روپ دھرا ۱۸ بھجوا اوتار لیکر کمار برمھہ چرج لیا یہ دیکھکر ۸۰ ہزار رکھہ برمھہ چاری ہوئے ۱۹ ست سین پرگھٹ ہوئے ۲۰ بھگوان ہر ہوئے جب گراہ سے گجراج چھوڑایا ۲۱ بھگوان بکنٹھ ناتھ پرگھٹ ہوئے اور حسب درخواست لکشمین جی کے بکنٹھ رچا ۲۲ اجت پرگھٹ ہوئے ۲۳ تریتا مین پرسرام کا اوتار دھرا ۲۴ راجہ دشرتھ کی استری کوشلیا کے گربھ سے رام چندر جی کا اوتار دھرا بسوامتر جی کا جگ سدھ کیا دھنک توڑکر پرسرام جی کا ابھمان توڑا جانکی جی سے بیاہ ہوا پیچھے بن و باس کو گئے بال کو مارا پھر سمندر مین پل باندھا اور راون کو مارا اور بھبھیکھن کو لنکا راج دیکر جانکی جی کو لیکر اجودھیا جی آئے اور بہت دن دھرم راج کرکے سب اجودھیا جی سمت اپنے لوک کو گئے ۲۵ دواپر مین پاراشر رکھہ کے گھر بھگوان بیاس جی پرگھٹ ہوئے جنھون نے اٹھارہ پران بنائے ۲۶ کرشن بلدیو بسدیو کے پرگھٹ ہوئے اونھون نے کنس کو مار کر ماتا پتا کو بندھن سے چھوڑایا پھر دوارکا پوری بساکر ۱۶ ہزار استری کے ساتھ بیاہ کیا بعدہ اپنا بنس ناش کرکے اپنے لوک کو گئے ۲۷ کلجگ مین بودہ روپ دھرا اور

اور بید کی نندا کی کہ بہت لوگ ناستک ہو گئے ۲۸ کلجگ کی اخیر مین سمبھل دیش
مین کلکی اوتار رکھکر ادھرمیونکا ناش کرینگے تب ست جوگ ہوگا فقط سنو اور
بہت سے اوتار دھارن کیے ہین مہاراج آپ نے تو بڑی او تم کتھا ستائی
پنچ دیو کی مہان ایسی کبھی نہین سنی تھی اوتارون کا حال خوب سنا یا آپ دھن
ہین میرا نشچے ہے کہ جو کوئی اس کتھا کو سنیگا ایشر کی دیا سے سرب کامنا پورن
ہونگی بھگت پراپت ہوگی دراصل عجب پدارتھ بے بہا ہے کہ تھوڑے سے بیان
مین اتنے پرانون کا حال معلوم ہوتا ہے بس اب اور کیا کہون آتی + +
پرم ہنس نے کہا کہ یہ نشچے تمہارا صحیح ہے بلاشک یہ کتھا کامنا کی پورن کرنیوالی ہے
مگر اب ہمارے سوال کا بھی جواب دوگے یا نہین مہاراج میری عقل مین تو یہی
آتا ہے کہ پانچون دیوتا کی اوپاشنا کرتا رہے پرم ہنس نے کہا سنو تمنے کہا ہے
کہ سالوک سامیپ ساروپ سایُج مکت اوپاشنا کرملتی ہے
اب جو پانچ دیو کی اوپاشنا کرے گا تو کہو کون سے دیو کے لوک مین جاویگا
کونسے دیو کے قریب جاویگا دیکھو پانچو دیو کے مقام علیحدہ علیحدہ ہین روپ
علیحدہ علیحدہ ہین طریق علیحدہ علیحدہ ہین سوا اسکے آپسمین فساد بھی ہوجاتا،
اوتارون مین آپسمین فساد ہوا ہے پرسرام اور رامچندر جی مین رنج رہا اور
تمنے سنا ہوگا کہ پرے مہا پرلے مین کوئی سروپ باقی نرہیگا اور اب جگت
مین کوئی اوتار موجود نہین ہے اور تمنے شاستر مین اور مہاتماؤن کی بانی مین
سنا ہوگا کہ ایک کی سرن لینے سے مکت ہوتی ہے تو مہاراج پانچون دیوتا ہین
ایک کی اوپاشنا کرے پرم ہنس نے کہا تم نشچے کر کر ایک کا نام دھر

کہ خلاف دیو کی اوپاشنا جوگ سے کیونکہ ہر ایک کی اوپاشک نے اپنے اپنے دیو کو بڑا اونا دکھایا ہے اور یہ یاد رکھنا کہ تم کہہ چکے ہو کہ کلجگ مین مکت صرف نام سی ہوتی ہے
مہاراج میری طاقت اب جواب دینی کی نہین ہے آپ ہی اب کرپا کرکے اسکا فیصلہ کیجیے سنو تم نے ایسا کہا ہی کہ ہم بھگتی کا کھنڈن کرتے ہین سو یہ تمھاری غلطی ہے ہم بھگتی کا کھنڈن مطلق نہین کرتے بلکہ اوسکی پیروی کرتے ہین بھگتی سادھن ہی اور گیان پھل ہے بغیر سادھن کے پھل کبھی نہین ملتا جبتک نشکام نرگن اوپاشنا یعنی عبادت خالص ہووے تب من صاف ہو کر گیان پاتا ہے تب وہ مکت کہ جیسے پھر کبھی جنم نہ دھرنا پڑے حاصل ہوتی ہی مگر نرگن اوپاشنا بغیر انتر برتی کیے حاصل نہین ہوتی اور جب تک اسکا من تمام اور شبدہین توجہ مین مصروف نہوگا تبتک انتر برتی کا ہونا دشوار اور بغیر انتر برتی جیون مکت کا سکھ نہین مل سکتا آگے کی آسا مین بندھا رہتا ہی کہو کونسی بات بہتر ہے کہ اب حالت زندگی مین مکت کا مزہ ملجاوے یا یہ بہتر ہی کہ صرف پیچھے کی امید مین رہنا دیکھو جنکی اب انتر برتی ہے اونکی کام کرودھ لوبھ وغیرہ سب کم ہوجاتی ہین بلکہ جاتے رہتے ہین بھجن مین مصروف رہتے ہین اور جیوون کے کلیان کے واسطے دیا رکھتے ہین اور جو صرف کرم ظاہری مین مصروف ہوتے ہین اونکی ایک بھی عادت تبدیل نہین ہوتی پس آگے کا کیا اعتماد انسان کو چاہیے کہ اپنی تشفی آپ کر لیوے تو مہاراج اب کرم اور سرگن اوپاشنا کسی کام کی نہی سنو کرم اور سرگن اوپاشنا واسطے حاصل ہونے نرگن اوپاشنا کی سادھن ہین مگر آدمی غلطی سے اسی مین پھنسے رہتے ہین آگے کو قدم نہین بڑھاتے

او بشنو بھجیہ ہر ہوتی ہے کہ جو آگین بھی کر دا آگی ہین اوسکو ہمیشہ کرنا چاہتے ہین اور عقل
سمجھ نہین رکہتے ہین یہ تصور کرتے ہین کہ ہمارا دھرم جاتا رہیگا یہ نہین سمجھتے کہ وقت
تبدیل ہوا اسی سبب سے اپنی عمر کھو دیتے ہین اگر کچھ عقل ہووے تو اپنی او پاس کے
سب بھائی مجلکر اتر پتی کی تجویز کرے ایک فساد بھی نہ رہیگا سب دوسرے
دیو وغیرہ اسیکے آپ ہی کے انگ ہونگے اب جو سنت مہاتما اون سے نے سنگم
رستہ واسطے مکت کے حسب زمانہ یعنی کلجگ کے نشان دیا ہے اوس
راہ پر جو کوئی چلیگا بے شک مکت پاویگا مہاراج گیانی کون سے
دیو کی نشچے رکھے ہے اور کس کرم سے مکت مانے ہے

چوپائی

پورن برمھ گیان جب ہوئی ۔ دوجا دیو نہ مانے سوئی
پنچ سروپ سب مین درسانا ۔ ایک ہی برمھ روپ سب جانا
کلپت سب جگ سپن سمانا ۔ جنم مرن سبھی بھرم نشانا
سم درشٹی گیانی ہے جوئی ۔ تاکر آواگون نہ ہوئی
بھگت کرے دیون کیری ۔ تاکو رہے باسنا گھیری
درڑھ آسا دیون مین لاوے ۔ آسا بس تاکی ڈہنگ جاوے
پن چھین ہووے جب بھائی ۔ تب وہ مرت لوک پن آئی
پنچ سروپ رہے نہین جو لون ۔ آواگون مٹے نہین تو سون
چنچلتا کلپت [illegible] نانا ۔ پورن برمھ گیان درسانا

سنو گرگی گیتا کا شلوک کیا کہتا ہے

گیانی بھگت ستھیا سب جانے
ستھیا جان کرے جو بھائی
ہان لابھ تا مین نہین مانے
تا مین ہان کہو کس پائی

دوہا

دہن تیاگ دو اور تیاگ کے دو ایت کلیسنا ناش
ایک ہی بیا پک ہو رہے دور بھیو آبھاس

چوپائی

گیا بھونا آن جس ہوئی
رہیو اکار دوا اوکر بھائی
ہوئے مین انکو نہین جامی
پیچھے مین انکورا وپجاوے
انکور بیج باشنا ہوئی
جگ کو ست جن مانا
وہ پیچھے بسے سو جگ ماہین
گیانی بیج باشنا نا شئے
گیانی ایک برمھ سب جانے
ہے سوامی اک سنشے آئی
جگ بیوہار کرت کے ماہین
کہان کو گئے کون تن پاوا
دیکھن مین اسکے سم سوئی
اونکورا وتپت بیج نائی
آگے کی اوتپت نہیو ہانی
جہہ جل جل او بیج نس جاوے
جگ اوپجاون ہیتو سوئی
دوجے ڈرنٹہ کرا چھا ٹھانا
آپی اپنے ہاتھ بساہین
جگ بھرم وت سوتا کو بھاتھے
دوجے درشٹ نہین من آنے
دیا درشٹ کہ کہو بوجھائی
کوئی گیانی تن تیاگے تاہین
سوامی یا کو کہو دیساوا

دوہا

پورن برمھ سمان ہے جگ ترنگ جا ما نہ
پرالبدہ بس تن تجے پاؤن بر دوہ تھ نا نہ

چوپائی

سندہ ترنگ ایک ہی جا نو — جن بھید تاہین نہین ما نو
پورن برمھ سندہ سم ہوئی — جگ ترنگ تامین پن سوئی
اسیند تاپون مین جیسین — جگت برمھ مین مانو تیسین
گیانی دو یہ بھید نہین مانے — ایک برمھ جتین سب جانے
دوجی اس باس نہین ہوئی — تاتی نہین کہون جاوے سوئی
برمھ روپ سے پہلے ہی بھیا — تن تیاگا جہان کا تہان رہیا

دوہا

مرگ ترشنا کو نیر جیون درسے جلے سمان
نیدا پن وہ جل نہین کس ڈوبن کی پان

دوہا

ان پڑھ کی درشٹ مین جگ بیوپار لکھاے
نیدا پن جب جاگ نہین کون بیوپار تباے

مہاراج نرسندیہ یہ ست ہی کہ جیو اور برمھ کی ایکتا مین کچھ بھید نہین ہی اگیانیون کی سمجھ مین بھید ہے یہ جگت اتھوا بھاشٹ ہے جیسے سپنے مین ایک ہی کال مین پاپ بیٹا پوتا اور سب نگری بنجاتی ہے اسیطرح یہ جاگرت جگت بھی ہے سپنے مین بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکان راج مزدورون نے

ست نام ست گورو

فصل پانچوین

بہار بندرابن

دوہا

ناد بید کی آدھے نگن بانہہ بھرپور
بندرابن سکھ دھام ہی باجے انہد تور

ناد کے دھیانی کا پرش ہین یا ملنا یعنی ملت ہونا

پرمی جسکا برتانت چوتھی فصل کے انت مین آیا ہے مہاراج پرم ہنس جی سے جنھون نے
چوتھی فصل مین گیان کو سدھ کیا ہے دنڈوت پرنام کر کے پوچھتا ہوا کہ مہاراج بہت سے
مہاتما اور فقرو کش ناد کو دھیان سے کہی ہے کیسے ناد کے دھیانی کو مکت کی پراپتی
ہے کیا اصل مین اس مارگ کی سدھتا ہو سکتی ہے یا نہین اور کوئی پورے
دھیانی ناد کے سادھو یا گرہست اب ہین اگر آپ اونکو جانتے ہوئین تو اونکی کچھ تعریف مجھ سے
اور ٹھکانا یا ٹھیک بتلا دیجے اور جو گرہست نوکری پیشہ ہووین تو اونکی گرہست
اور نوکری کی رہن رہنے کا پاوُن سمیت بتلا دیجیے جیسے مجکو بسواس ہو کہ گرہست

پرمارتھ بن سکتا ہی بلکہ مہاراج دیا کرکی پہلے یہ سمجھا دیجیے کہ من جگت کی بکاروں سے
کیسے چھوٹے سو ہم سنیں جی نے کہا سنو جگت مین شبد ابکار اچھا ہی سو جب یہ انسان جگت
پدارتھوں کو دیکھتا ہی یا اونکا بیان سنتا ہی تو اونکو سکھدائی جانکر اونکی پانیکی اچھا کرتا ہی
جو کداچت پراپت ہوئی تو کچھہ دن تشنیک سکھہ پاتی ہی اور جو پراپت نہوئی تو دکھی رہتا ہی
اور جو پدارتھہ ملجاتا ہی سو استھر نہین رہتا اوسکی جانیکا دکھہ سہتا ہی اور جو کداچت کوئی
پدارتھہ بہت کال رہا بھی تو اوسکا سکھہ سمان ہوجاتا ہی پھر اور دوسری تشنیک سکھہ کی اچھا
کرکے یتن کرتا ہی اور جو پدارتھہ پاس ہی اوسکا سکھہ بسمرن ہوجاتا ہی اور دیکھو پدارتھوں کی
پراپتی سی جو سکھہ اوپجے ہے سو بجلی کی چمک کی سمان ہی اور جو سکھہ بچار کرکے پراپت ہوتا ہی
وہ پونیو کی چاندنی کی اوجیالی کی برابر ہے بجلی کی چمک مین اوجیالا تشنیک ہی تھہر نہین چاندکا
اوجیالا اسمان پر استھر ہی سو تشنیک سکھہ پدارتھون سی ملتا ہی سو ٹھہرتا نہین اس سکھہ کو
تم ایسا جانو جیسے جھوٹھی ریت کی جھلک اور سمان سکھہ ایسا ہی جیسے سچی موتی کی آب
سو جو سکھہ ریت کی جھلک کو دیکھکر موہیت ہوجاتی ہین اور انت کو دکھہ پاتی ہین اور
جو ساودھان پرکھہ ہین وہ موتی کو اوتم جانتی ہین اور نیو توں کی پراپتی اور ہانی
مین سکھہ دکھہ نہین مانتی ہین اب تات پرج یہ نکلا کہ جگت کی پدارتھوں کی اچھا دکھہ کا
مول ہے سو بہت کرکی پدارتھوں کی دیکھنی یا اونکی پرشنسا سننی سے اوپجے ہی سو جس
پرکھہ مین بیراگ ہوگا اور کوسنگی نہوگا اوس پرکھہ کو تشنیک سکھہ کی اچھا اوتپن نہوگی
کیونکہ اوسکا وقت ست سنگ و چھیان بچار مین گذرے گا جنکی ایسی
رہن ہے اونکو سدا ان سکھہ پراپت ہے اور اون مین ہی نام روپ استھان
اور اودہی بیراگ سنتوکھہ کی ظاہر ہوگی اور پریم بڑہ سے ہر سمین چیتن ہوگا

اور بھائی سب سے بڑا روگ مان بڑائی کا ہے اس سے بچنا بڑے ہی سورمان کا کام ہے

دوہا

کام گیا تو کرودھ بجائی کرودھ گیا تو لوبھا
لوبھ گیا تو موہ بچائی موہ گیا تو مان بڑائی سوبھا

کوئی سادہ تھے من مین اچھا مان بڑائی کی تھی کسی دیس کوگئے وہان مہراج کی بڑی پرشنسا ہوئی اوس دیس کا راجہ بھی آیا اب مہاراج کو مہا آنند پراپت ہوا یہان تک کہ مہاراج دودھا دھاری تھے ایک سیر دودھ کا اہار تھا سو جسدن راجہ آیا اوس دن مہاراج سے پاؤ سیر دودھ بھی نہ پیا گیا کیونکہ مان بڑائی کی آنند سے پیٹ بھر گیا پھر کسی کارن سے راجہ کا آنا نہوا مہاراج بڑی سوچ مین ہین بھیتر ہی بھیتر آگ لگی ہے اب مہاراج کی بھوکھ اتنی بڑھ گئی کہ سیر بھر جنون سے بھی پیٹ نہین بھرتا سو بھائی یہ مان بڑائی بڑا بھاری روگ ہے مالک سے بے مکھ کراوے ہی اہنکار بڑھاوی ہے پرابتی سے کورا رکھتی ہے اسکا دھیان ہر سمین رکھنا چاہیے جب یہ ہوگی کوئی دکھ پاس نہین آویگا بیت

اسے گرفتار بہ بند نام و ننگ | شیشہ ناموس را شکن بسنگ

ایضاً

از ستایش خویشتن را گم مکن | عیب خود بین عیب مردم مکن

مہاراج دھن ہو ایک سندیہ اور دور کیجیے ایسا کہین ہین کہ ست سنگ مین جات پانت کا بچار کچھ نکرنا چاہیے ✣

سنو بلپٹو داس جی کا یہ بچن ہے

تونڈلیا

سرنگی سوئی نام کا رہنی سہت ببیک ✣

رہنی سہت ببیک ایک کر سب کو جانی — کہان یان مین جد نہین ایکی مین سمانی
یہی ہے مرجاد سبہے نہین نیم اچارا — دھرم سناتن سبھہ آبھہ دو اوکرے بچارا
تبہ لے شبد لگوراد و بیت ابھنگی ✣ — نرل کارج کرے سوئی پورا سربنگی
او بپرلے کل دھرم ببھیترا لکھے ایک — سرنگی سوئی نام کا رہنی سہت ببیک

اور جو تمنے کہا سو بھی سست ہی ہزارون تحن ویسی بہی ہین سو اسکا نرنے اپنی بدہ مین تو یہ آتا ہے کہ بھجن ادھکاری پرنت ہین پرنسند یہ ہے کہ نیم آچار او پر کا کرم ہے اب تمکو بہجن بہت کرکے پارس بہاگ کے سناتے ہین اپنا سا دکھہ دوسرے کا سمجھو جیو کی رچھا کرو بھو کھے کا پالن کرو مالک کی یاد مین رہو ✣

شبد

باپڑھ پایان دی پٹی ✣ — عمر ونادن گھٹی وے
بھجے ننگے ہون اری نیدہی ار سندا دی — سو بھل او ہنان دی گھٹی
دھیان ہوتان وسے واری — کارج کر داوی بھر واجگ نی جھٹی
شاہ حسین فقیر سائین دا — بھونک کیٹ دی ٹہی ✣

تا کہہ یہ جانتا ہی کہ مرنا ستہے پرنت ہنسی کھیلنے مین رچا ہوا ہی یہ جگت ناشی ہی تو بھی او سپر بھروسا کرتا ہے سب کام حکم کی انسار ہوتے ہین پہر گئے ہونے کا سوچ کرتا ہے دن گذری جاتی ہین اور سال کے بیتنے مین عمر گھٹ رہا ہے نرک کی اگنی اننت کھتوی ہے اور پھر پاپ کرتا ہے سرگ ستہے پرنت دھرم کے کام مین دیر کرتا ہے کرتا ایک ہے اور او سکا کوئی شریک نہین ہے اور یہ بیت دوسرے کے

سانجھہ کرتا ہی ایسی باتون کی وسادھ کیا بڑا افسوس ہی اور دھرکار ہے کہ برتھا سنسار کو
سننے کا مول لیتا ہی اور پھر بھولتا ہی ایسے پرکھون سے مالک بچاوے ایک سا کھ مین
لوگ کا بچن ہی کہ مینے چار ہزار پوتھی پڑھی ہین اونمین سے چار باتین نکالی ہین دن
اون باتون کو چار ہزار بار پڑھتا ہون ۱ اے من جو بندگی سائین کی کر
نہین تو اوسکا دیا رزق مت کہا ۲ اے من جو اوسکی نہو وے تو دوسرا
سائین ڈھونڈھ کہ وہ تجکو بہت سادیوے ۳ اے من جو کرم ہین اوسکے
بیچ نہین تو اوسکے دیس سے باہر چلا جا ۴ اے من جو تو پاپ کیا چاہے تو جگہہ
اوتہین کر جہان ایشر نہ دیکھے نہین تو پاپ نکر ایک فقیر کا بچن ہی جو مین بندگی
کر سکتا ہون تو اپرادھ کسلیے کرون جو مین ست بول سکتا ہون تو جھوٹھ کاہی کو
بولون جو حلال کا کھانا ملے تو حرام کا کسواسطے کھاؤن جو مین اپنے اوگن پر
درشٹی کر سکتا ہون تو دوسرون کے اوگن کیون ڈھونڈھون جو مین مالک کی
یاد مین ہون تو دنیا سی پریت کیون کرون کسی پیغمبر کی کتاب کا بچن ہے
کرتار کہتا ہے کہ اے بیٹے آدم کی تو نہین ڈرتا میری بادشاہت سی جو سدا استہر
ہے کہانے کا فکر مت کر میرا خزانہ معمور ہے جو تیرا کام اٹکے میرا دھیان کر مین تیرا
کام بھلے پرکار کردون گا مین تجکو مترسمان رکھتا ہون تو بھی میرا ہو اور سب مجھے
دوست رکھہ اور مجھ سے محبت رکھہ مینے تجکو مٹی اور پانی کی بوند سی بنایا ہے
اسمین مجکو کچھہ جتن کرنا نہین پڑا سو تو روٹی کے پیدا کرنیکا کیون سوچ کرتا ہی جو کچھہ
اوتپن کیا ہے سو تیرے لیے اور تجکو اپنی بندگی کے لیے سو تو انکا غلام ہوا تو نے
جان بوجھ کے اپنے کو مجھ سے ہٹایا سب جانور اور آدمی اپنے من کے سکھ کے ہیت

مجکو ڈھونڈھتے ہین اور مین جو تجکو چاہتا ہون تیرے بھلے کے واسطے اور تو مجھسے بھاگتا ہے
تو میرے اوپکار اپنے من کی کرودھ کرتا ہے پرنت میرے واسطے اپنے من کو اوپکرودھ
نہین کرتا تیرا کام بندگی کرنیکا ہے میرا کام بھوجن پہونچانیکا تو بندگی بھولتا ہے پر مین
بھوجن دیتا رہتا ہون توکل کے واسطے مجھسے بھوجن مانگتا ہے پر مین تجھسے کل کے لیے
کرم نہین مانگتا فقیرون کے بچن ہین بدیاوالون کو بہت کٹھن ہین سنسار
جو پرمارتھ مین ہانی کرتا ہے کال دھرم سے روکتا ہے من چنچل اپنشر سے سنمکھ نہین
ہونے دیتا لوگ دنیا کے پیچھے پڑے پھرتے ہین یہ نہین جانتے کہ موت اونکے پیچھے لگی
پھرتی ہے اچانک مارے گی جو مالک کو بھولکر پاپ کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ پاپ کا
پھل دکھ ہوگا لوگ ہنس دیتے ہین یہ نہین جانتے کہ اس گل سے سائین راضی ہے
یا نہین جو مانگہ سائین سے سمجھے ہین اور دنیا سے سنمکھ ہین جب سائین کے دربار مین جاوینگے
تب ایک بڑھیا مائی جسکا منہ کالا بلی کی سی آنکھین بڑے بڑے دانت اوپر کا ہونٹھ
تلے لٹکا ہوا اور نیچے کا ہونٹھ اوپر کو چڑھا ہوا ہاتھ پیر سنیلے وہان کھڑی ہوگی
اوس سائین درگاہ سے آواز آوے گی کہ اے لوگو اسکو پہچانتے ہو تب سب کہینگے
کہ اس ہتیاری چڑیل سے بچا ہم اسے نہین جانتے دوسری آواز ہوگی کہ یہ تمھاری
پیاری دنیا ہے جسکی تم سدا ان پر تشنا کرتے تھے اور اوسکے واسطے غریبون کو
دکھ دیتے رہے دھرم کو بیچتے رہے اپنا پیٹ پوکھن بھلے برے کارسے کرتے رہے
سائین کو ہر گھڑی بسار دیا تھا سو یہ وہ دنیا ہے جو تمھاری اتینت متر تھی اب حکم ہوگا
کہ دنیا کو نرک مین ڈالدو اوس وقت دنیا پکارے گی کہ کہان ہین میرے پرانے
ولی ساتھی سنگی اور میرے اگیا کاری تب حکم ہوگا ست ہے اوسکے پیارون کو

بھی نرک مین یا یا دجو دو نون کو بھوہ کا دکھ ہو بچن سے جو دو نون لوکون کا
راج ملے تو بھی رہنی ہنو کیونکہ یہ استھر نہین جو دو نون لوک کا راج پراپت ہوے اور وہ
چھینا جاوے تو اوداس ہنووے تب دولتمند ہے دنیا کی برائی پا کر بھوے نہین بھجو
کام کم ہمتون کا ہی ایک فقیر صاحب نے خوش ہو کر کسی سیوک کو آشیرباد دیا سائین تجکو
ہمت دیوے کہ تو دنیا کو دوست نرکھے اور کنگالی کو دھن کرکے جان اور دکھ کو
سکھ کرکے مان اور فقیرون کی سنگت کر اور خواری کو بڑائی جان اور جینے کو
مرنا پہچان اور مالک کے بھروسے گذران کر بچن ہے کہ جو کچھ استھانون مین
دنیا کی بات کرے تو تین برس کی بندگی جاتی رہے دھرم سالہ سادھون کے
سنکھہ موئے کے پیچھے سمادھون کے پاس پچھلی رات بھجن کے وقت +
ایک سمے خدا نے موسیٰ پیغمبر سے فرمایا کہ جب تیرے پاس کنگال آوے خوشی ہو
یہ نیکیون کی نشانی ہے اور جب سمے دولتمند آوے تو جان کہ کوئی گناہ کیا ہے
دنیا مین آٹھہ بات بہت بھلی ہین عورت کو لاج جوان کو توبہ بڈھا یا وان لین سے
بندگی دھن وان سے اودار تا شہرون مین پیار ہو سند سے نرباہ پرمارتھ
فقیرون سے بنا ودراجہ سے یہ بھی کہا ہے بنا لاج استری ایسی ہے
جیسے بھوجن بنا لون کا جوان توبہ نکرے سیپ بنا موتی بڈھا وان بندگی
نکرے درخت بنا پھل کا دولتمند اودار نہین نالا ہے بنا پانی کا مترون مین
پیار نہین دیسہ ہے بنا جیتن سند رہے وفا یعنی نرباہ نہین جان کہ کمان سے ہے
بنا چلّے کی بادشاہ مین نیاو نہین جان کہ بادل ہے بنا جل کا فقیر ہے بنا پرمارتھ
کے فیشمے مان دیا ہے پرپرکاش سے سن چکے ہے ایک سائین نے فرمایا ہے

کہ تو نے دل مین میرا باسا ہے لقمان حکیم کا بچن ہے جس سمے
نماز پڑھے دل پر نظر رکھہ جب سادھون کی سنگت ہووی زبان پر نگاہ رکھہ کھانے
کے سمے حلق پر نگاہ رکھہ جب گھر آوے آنکھون پر نظر رکھہ سائین کو مت بھول
موت کو یاد رکھہ کسیکی نیکی کو مت بھول یہ بچن ہے دنیا سدا جوان ہی کسی فقیر
نے پوچھا کہ اے دنیا تو نے بہت سی خصم کیے پر کس کارن سی جوان ہی رہی
دنیا نے جواب دیا کہ جو مرد تھے وے مجھسے بھاگتے رہے اور جو نامرد تھے وہ مجھپر
مرتے رہے اسلیے مین جوان ہی رہی یہ بچن ہے سائین کو سدا سنگہ جانکے
دکھیا رہو دنیا سے بھاگ تو دنیا کا پیارا ہوگا دولتمند وہ ہے جو کسی سے کچھ نچاہے
حرام کا کھانا مت کھا تیری دعا قبول ہوگی جو بھلا ہوا چاہتا ہے تو مان باپ کو
راضی رکھہ یہ بچن ہے خدا تعالیٰ کو کھانا دینے کی بخوشی دھن کی ہانی کرتی ہے
بندگی کو کھاتی ہے توبہ گناہ کو ناش کرتی ہے بین اپدا کو دور کرتا ہے بچن ہے
کہ پانچ باتین لڑکون سے سیکھہ [illegible] سچ [illegible] جب دکھہ ہو تو کرودھ مت کر
مالک سے جو لڑائی ہو جاوے تو جلدی دوستی کرے جو کوئی ڈراوے تو رو دے کچھہ
ذخیرہ مت رکھہ مہاراج دشمن ہو دشمن پہچانے امو ایک بچن سنا تو مہاراج آپ نے
فرمایا سب جیوون پر دیا کرے یہ مہاراج جیو کا مارنا تو قرآن پران انجیل مین لکھا ہے
پیسی سنو قرآن وغیرہ مین یہ بات کہین ایک دو جگہہ لکھی ہوگی سو بھی ایسی
سند ہے کہ کسی نے پیچھے سے لکھ دیا ہوا ہے اور جیو کی رچھا ہزارون جگہ
لکھی ہے اب ہزار جگہ کی بات کو ماننی ہوگی ہے کہ ایک جگہ کی دوسری پوچھتے ہین
کہ او ہزارون اگیا قرآن پران مین لکھی ہین اونکا بھی کوئی نباہ کرتا ہے

یا کیول ماس کھانا ہی لکھا ہی بھلا جو انجیل قرآن پران مین اونصیحت لکھی ہین جو اون سبکا
دھارن کرو ہو تو ماس [گوشت ۱۲] بھی کھاؤ جو اور پاپ کا بدلا ملیگا تو پن کیا بے ارتھ جاے گا
اب اسکو ہم کیا کرین سمجھہ باتین تو سب تیاگ دین اور سواد کی کارن اسبجھہ کو گرہن کیا اب
کیا ہندو کیا مسلمان کیا اور یہ کہتے ہین کہ ایشر کی اگیا کا نرباہ اس سمے مین نہین
ہوسکتا ہے پر جو اہنسا اوسکی اگیا کی انوسار کرنا بنتا ہی کہیے اس سمجھہ پر کیا ڈھول ڈالین
بھائی پہلی تو جو ہنسا کی اگیا ہی مین دکھو [حکم ۱۲] کا ہی دوسرے اوس سمے کے لیے ہو تو ہو کہ
جب مانکھہ بھی پشو تھے کچھہ بوجھہ نہ تھی اناج نہین ہوتا تھا اور اب وہ سما نہین ہے
مہاراج ہمنے سنا ہی کہ جیو [جانور ۱۲] نہین مرتا اور یہ جو شریر ہے ست ہی پرنت جب مارنا کھانا ہی تب جیو
پران کو کہتی ہین پران کا دیہ سے بجوگ بھی مرنا [بیجان ۱۲] ہے سو مہا پاپ ہی بنا پران کی چیز کا
کھانا دوکھہ نہین ہاں جسکو اپنے پران کی سدھہ [دم ۱۲] [علیحدگی ۱۲] نہی وہ چاہے سو کرے اور جبتک
اپنے پران کی گم ہے تب تک دوسرے کے پران کا بجوگ کرنا چاہتیا ہے مہاراج
اونگ سوہنگ کا جپنا کیسا ہے واہ وہ سوادرتھہ پرمارتھہ دونون کا کارج
بناتا ہے سب مہاتماؤن سنے بڑی مہمان کی ہے دیکھو اونکی مہمان گیتا مین کہی ہے

شلوک

امتی کا چھر مر محصہ بیا ہرن مانش ہمرن جہہ پریات ❁ تیجن دہینگ سجات پرمانگ
کننگ سوہنگ اجپا ہے انہی کا دھیان تکھہ ہے

مہاراج واہ گورو کا جاپ کیسا ہی واہ اتنیت او تم ہی دیکھو واہ گورو مین چار اچھر ہین
و ہ گ ر ست جگ مین واسدیو کا جاپ تھا ترتیا مین ہر کا جاپ دواپر
مین گوبند اور کلجگ مین رام کا جاپ ہے واسدیو کا جاپ حرف وآ سے

ہر کا جاپ حرف ہا سے گوبند کا جاپ حرف گا سے رام کا جاپ حرف را سے چارون
جگون کا جاپ واہ گورو مین ہی دوسرے واہ گورو کے ارتھ دھن ہین گورو پد کا ارتھ یہ ہے
گو نام اندھیرکا رو نام پرکاش جو تم اررتھا تھہ اگیان کو دور کرکے پرکاش کرے گورو
جو دچھا کا دینے والا ہی اوسے بھی گورو کہتے ہین اور گورو کو ایشر کہا ہے اب دیکھو واہ گورو
کہنے مین ایشر تک کو دھن باد ہوا اور مسلمانون کی کتاب مین لکھا ہی کہ واہ آواز
ایشر کی ہی اور آدمین ہی شبد ہوئی ہین مہاراج مہاپرکھ کا دھیان کیا ہوتا ہے
سنو پہلے دن مین اور پیچھے رات مین بھی ترمری دیکھا کرتے ہین سندھانت اسکا
ستھی ہی موکش داتا نہین مہاراج اس جگت کا حال تو کچھ او رہی ہی پرمارتھ کو
کوئی سمجھتا ہوگا پرم ہنس نی کہا ٹھیک ہے سنو جگت کا سکھ پرسدہ اور استھول ہی اور پرمارتھ کا
سکھ گپت اور باریک ہی سو جس پرکھ کی بدھی سو کرم کرکے نرمل ہوئی ہی اوسکو پرمارتھ
کے سکھ کی خبر ہوتی ہے پرنت اب جیون کی بدھی موٹی ہے اسی کارن سے
باریک پدارتھ مین پرویش کرنے کے جوگ نہین ہوتی ہان ست پرکھون کا سنگت
پراپت ہو تو کارج سہج مین بنجائے مہاراج میرے پہلے پرشنون کا جواب دیجیے
پرم ہنس جی نے کہا کہ نادکی اوپاشنا سب اوپاشناؤن مین اوتم ہے اور
انت مین شنا کھمات گیان کی پراپت ہے بلکہ اوسمین اتنی خوبی ہی کہ جو انہد شبد کا
دھیان کرتے ہین اونکی کسی دشا مین ہانی نہین ہوسکتی اور جیسے اوپاشنا کی
اور باتین جیسی نام کا سمرن سادہ گورو کی سیوا بانی کا پاٹ دیا دھرم سیل سنتوکھ
آدو پرنک کی ہی تو اوسکو نہ کوئی بھرم اوتپن ہوتا ہی نہ من کی چنچلتا ہی ستاتی
ہی اور تھوڑے ہی سمے مین انہد شبد سنکر پکھہ شبد ارتھا تھہ ست شبد

بھاگ ست بھاگ ملو ری

ہوئی

پل پل مین شبد سے رچنا ری	مان ہی دھن اپنا ری
۱ دوسر دھن سب دیہ کے سنگی	ان سنگ نہ چلنا ری
دیہ گگی تو نا ہین سب نسے	جیو امر رہنا ری

آگے بھوگ سے کرنا ری

۲ جب لگ جیو مکت نہین پاوے	چھوٹے نہ کرم کلپنا ری
استھول گیو سوکشم رہیو بھائی	دکھ سے کبھون نہ ترنا ری

آواگون مین پھرتا ری

۳ مرتے سمے جہان آسا ہووے	وہان پاسا ملنا ری
جوجگ مانھہ سرت رہی یا کی	آسا بس تن دھرنا ری

کشٹ جال مین پڑنا ری

۴ ست سنگ مین جو جیو رہے گا	آسا پر چرنا ری
بندرابن پریخ بن آسا	سکھ ساگر ملنا ری

ہنسا ہوے رہنا ری

مہاراج ناد کو دھیانی تو یہ کہتی ہین کہ پنڈ سے سو برہمنڈ تنی اور جو کہ دیہ استہ ہے پھر مہاراج دیہ مین شبد کس پرکار ست ہو سکتا ہی دوسرے شبد آکاش کا گن ہے آکاش جڑ ہے اور گن گنی مین رہتا ہے اس سی ناد کے دھیانی کی سے آکاش مین ہوتی جاہیے کیونکہ شبد کی سے آکاش مین ہوگی پرم ہنس نے کہا سنو جیسے آکاش

بیاپک ہی اور دیہ مین ہی ایسے ہی شبد بیاپک ہی اور دیہ مین ہی اس ہی ست شبد کا دیہ مین
ہونا ثابت اور جو تمنے کہا کہ ناد کو دھیانی کی لے اکاش مین ہونی چاہیے سنو جو شبد
آکاش کا گن ہی وہ شبد نقلی ہے جیتھا رتھ مین شبد آکاش کا گن نہین ہی بلکہ اکاش
کے کرتا کا کرتا ہی دیکھو یہ سبکی سرتی ہی ایکو ہنگ بہوشیام جو تم کہو کہ یہ شبد آکاش کا
گن ہے تو پہلی اکاش ہوا پیچھے شبد تو سرتی کھنڈن ہوتی ہی کیونکہ سرتی کا یہ مطلب ہے
کہ ایک ہون انیک ہو جاؤن جو تم آکاش کو پہلے مانو تو ایک کہنا است ہوگا اور سوامی کا
کہنا سب پرکار سے ست ہی آکاش کی اوتپتی سی پہلے سرتی ہوئی مگر یہ دھیان سی پہلے
سمجھنے کی بات ہی کہ اچھر بنا زبان اور آکاش کے نہین نکل سکتا ہی اور برکھ کی زبان
ہونا نہین کہا جا سکتا کیونکہ وہ ہاڑ مانس چرم کا بنا ہوا نہین ہی علاوہ اسکے جب سوامی
آپ ہی سب استھانون مین پریورن اور بیاپک تھا تو آکاش کہان تھا اس ہی سے نسکرت
کے اچھر ایکو ہنگ بہوشیام پر مہاجی کے مکھ سے نکلے ہین اور ان اچھرون کا لکھ
بید کی رچنا ہے جسکو برمہاجی نے سمجھا او ہمین اچھر نہین وہ دھن کے سمان ہے
وہ دھن اونکار سے اوتپن ہوئی ہے اب ان دھنون اور اونکار کا مول جو شبد ہے
وہ ست شبد ہے وہ شبد آکاش کا گن نہین ہے پس جسکو ست گورو کا اوپدیش
ہوا ہے وہ انہد شبد سی نکلکر اونکار کی دھن مین پہونچکر سن مہا سن سے پار
ست شبد مین پہونچتا ہے اب وہ ست شبد اور پرکھ ایک ہی ہین جیندان بھید نہین
اور جو تمنے پوچھا اس سمے مین دھیان بن سکتا ہے یا نہین سنو اس کلجگ مین
کرم ہٹ جوگ اور دیگر اوپاشنا کوئی نہین سہج بن سکتی کیول ایک نام کا سمرن
یا شبد کا دھیان ہی سوگم ہے اور ظاہر ہین من کی ایکاگرتا کا کارن ہے

سن سبت دو داوس اٹھون پا جت سبی پیارا ہو ۔ بلٹو تبکیساری سکھ برسکے گا کوئی پیارا ہو

تلانا

تت تانگ تت زنگ لولائی کنج کمنول پر باجت انہد اٹھت زنگ دھم دھم دھرن

دنس ون سکھی سن جھن ٹیلا کی بھاگ بھون ہ پائی سنکھ مر دنگ مدھر دھن دھمکت تا دیم دیم تم ترن

گرت گھو گھن گھور بیہا یک پاک الکھ پای نجمل مر مندر گھر سکسی جھن چال چیم چرن

شبد آرتی

یہ بدہ آرتی رام کی کیجے ۔ آتم اندر بار نا لیجے

تن من چندن پریم کی مالا ۔ انہد گھنٹا دین دیالا

گیان کا دیپک پون کی باتی ۔ دیو نرنجن پانچون پاتی ✤

آنند منگل بھاؤ کی سیوا ۔ منسا مندر آتم دیوا

بھگت نرانتر مین بلہاری ۔ دادو ونجا نے سیوا تمھاری

شبد

جاکے لاگ انہد تان سوئی زبان نرگن نام کی ✤

ڈنکر کے سیکھر میر سے تنکر رار اکار کی ۔ جا کی لاگ اجپا لگن جھلکی جوت بسال کی

مدہ مرلی مدھر باجے بائین کنگری سارنگی ۔ دھنی جو گھنٹا سنکھ باجے نغیب جھن جھنکار کی

الکھ کی لیکھا نیاری سیکھا نا ہین آن ہے ۔ جگجیوات پران دہ کوہل رہی ست نام ہے

شبد

جب سی انہد گھور سنی ۔ اندری تھکت گلت من ہوا آسا سکل بجھنی ✤

گھومت مین سنتھل بھئی کایا محل جو سرت سنی ۔ روم روم آنند اپج کر آلس سہج بجھنی ✤

متواری جو شبد سمایا اخت سہج کہی ÷ کرنم جو ہم کے بندھن ٹوٹے تپیا سکل رہی
آپا لب جگت نسب و کت ہی پانچ جینی ÷ لوک بھوگ سندہ رہنہ کوئی چھوٹے گیان گہی
رہین لولین جیرن بہو داسا کہین سنت ٹھہہ ہوئی ‌ دیسادھیان بہاگ ہوناؤ چھہرا ہوئت سگہرائی

تلانا

مرلیا مھارے من بہاے لو

سر ون سنت گئی بھول سدہ بدہ ست پیت سرن ورتین گرام مل نئی نئی تان سناے لو
رنات جھنک گنگہر وہان نرت موہہ جنگ پدین سیار نگی سنائی گت بجت مرونگ ھدھکار ادھر کٹ
دھرکٹ وھیت لاامتا کر کر ڈھا ولٹ پلٹ لکھہ اچہر ترکٹی گھٹ تانا در دیم تلانا گاے لو
پتہم گہاٹ لکھہ باٹ تلونگی مدہ جوت اُجیاری جگمگات دھارا مین جھر بہی کرجت گگن گھنا تنا

سنگھہ سدا بھرپور شورپیا تاسکے بل بل جاے لو +

شبد

یہ اچرج کی بات کہو کاسے کہون ری سکہی ÷

ایکدن بنا سمی کی ماہین مورت چڑھی اکاس ‌ گگن گہور ھن گرجن لاگیو چھٹک گھن بھیو باس
پتن سرت اور زور زاس سعی کہل کہل کھیل و کہات ‌ نیاری نیاری دھن دھدھکارین مرلی بین سہات
الکھہ پلک کی پار دوار سعی سن شبھہ در سات ‌ جگمگ جوت ہوت اوجیاری ہین برہمنڈ لکہات
وین ناس گور سور کر پاتو ادھر الوک لکھات ‌ سند پیارا سب نیارا نرکھہ نرکھہ مسکیات

شبد

جنکی ہمت نام ہی رمی ÷ نہ شبہ تجبرت تن گھر کہوں کتہوں نہ عمی

دکھلائی جانک شبد بین من لگاؤ کوئی جتن کھڑا ہوگا اس من کی بیٹھک شٹ دل کنول ہے جس تر بیٹھتا ہے ویسا ہی سبھاؤ ہوتا ہے تمکو جوگ ہے کہ دیا بیراگ سنتوکھ سیل چھمان کو ہردے اچھا سمجھکر گرہن کرتے رہو کہ من بھی اوسکے انسوار او تم تر بیٹھے سب کارج سدھ ہے اور مندرا کا حال سنو مندرا جوگ کی پانچ ہین چاچری بھوچری کھیچری اگوچری انمنی چاچری مندرا اوسکا نام ہے کہ جو نظر سے دھیان جوت کا کرے نا سکا آگر جوت درسے اور اپنا چہرہ بھی دیکھے بھوچری مندرا یہ ہے کہ آنکھوں کے پلک کو پھیر کر تر کوٹی بین جوت دیکھے کھیچری یہ کہ زبان کو اولٹ کر حلق سے لگاوے اسین پیے اگوچری مندرا یہ کہ ترکوٹی بین شبد سنے اونمنی یہ کہ شبد او نکار سنے

کچھ بھید شبد کا تمکو چوپائی وچھند وغیرہ ذیل سے معلوم ہوگا

چوپائی

گورمہمان سنتن سب کیسھی	شاستر بید ہی سکھہ دیکھی
روم روم خبیا ہو جاوے	نہین جس گورلش برنن آوے
رب بین سب جگ درساوا	گھٹ کا بھید گور وسے پاوا
گوپی گوال کرشن گھٹ ماہین	گو بردھن لیلا تنہ ٹھائین
رام جو دھیا تن بیچ دیکھا	گنگا جمن سرسوتی پیکھا
سرجو چار دھام درساوا	گور بن بھید کوئی نہین پاوا
سب رچنا کرتا دکھلائی	کرتا کو گور دیہہ جنھائی
پورن سب بین ایک پرکاشا	سوئی پرکاش گھٹ اندر باسا

اکس کس گوراوبھان کہہ جائی | بندرابن چوراسی چھوڑائی

دوہا

واہ گورو جو جیت دھرین سو نر بڑے گنین | اس جگ مین نر بھی رہین پاوین مکت برین

چوپائی

اک سمرن چھپائے ہوئی | دوجا سوانس سمرنی سوئی
تیجے سرت نا دسون لاوے | سوئی شبد بر مہہ کہاوے
اچھر کو نہین نام تباوا | یہہ اچھر کے پار لکھاوا
چھر اچھر یہہ اچھر بھائی | سار شبد ان پار لکھائی

دوہا

سب جنا بہ چھند کی چھپی دھری گٹ ماٹھ | باہر لکھہ بھیتر لکھو ست یہ لکھہ کو پاٹھ

چھند

کنجا کنول کی داہنی سرتی لگاؤ پریم سے | جیسین سہا سونت کا ن مکھہ پیاس نیم سے
کئی بھانت اوٹھتی شبد کی دھن ہو رہا گھن گھور ہی | اپنی سرت کو ٹھہر کر جھنگا سنو جھنہ شور ہے
یا چھپی ہی گھنٹا سنکھہ ہی جت جوڑ کے اوسکو سنو | جب بانسری دھن سن نہ کی تان دھیان دھر سرت سے گنو
اب اوسکو چھوڑ کے دھن اوم مین راچے رہو | اس بیچ مین جو تی کی جھل مل کو نرکھہ آنند گہو
سو بھا جو بندرابن مے منڈل رس کی سیج ہی ہنی | ست نام سوہنگ سا نوز اچھب کیا کہون جیت ہی ہنی

چھند دیگر سد ھانت مصنف

بن پہ لکھا سار پد سبکو کہا پورن سبھی | یہ بوجھہ جنکو مل گئی پانا تھا سو پایا ابھی
اوس ایک سے دھن جو اوٹھی سو چھیم سرتی پیکھئے | من جیت بھی استھول و تیت و پاب جو دیکھئے

استھول سوچھم روپ پن سکوانا دی جانیے — تتا و تپت جس منکھ کی جگت ہمیں مانیے

شبد ابھیاس سے برتی اگا کیجیے — چار سادھن جو کہی سو تم سو گہہ لیجیے

دیکھو جو برتی سادہ کی پھر اپنت میں پرکاش ہے — جب لگ یہ تھر ہو گی پاوے نہیں او کاش ہے

ست سنگ سیو سادھو کی او نام کا جپ جاپ ہے — بد نزل او نہچل دیکھیں سب آپ سے ہے

گیان کی او اپنت بھی جیون مکت کی کارنی — برتی تک کا گرنا ہی سکھ سب لیا ہو سادہ نی

ہنس نادہی انکھ جہان شبد کی گار ہی — سنتو نکا یہ سدھانت نبیدا ہیں سچھ ست کہی

راگ لاونی

جو ست گور کو ہیں پاتھ بند جگ دھاری — نبیدا ہیں سو جگ پا جیت نہیں ہاری

ٹیک

۱ بن ست گور کو آ دھار سو نہیں ہونا — پیاری جنم جنم ہوئی ہان رتن دھن کھونا

پیا بن جینا تو جان اری مرناری — جو ہر بن ہیں جیت دھیر نہیں ترناری

۲ ست گور بھر بھنڈار بھوک نہیں پیاسا — جو پاوی ست دوار پڑی سب آسا

جنکے برہا کا زخم لگا نہیں کاری — رہ گئی سب ہی جھک مار جنم بھر کاری

۳ پیا ڈھونڈا میں ہر دیس پتا نہیں لگتا — آلی تن من دھن وار ہوی میں منگتا

گھر گھر مانگی بھیک لاج نہیں لائی — اری جنم مرن بیوہار بندہ نہیں بھائی

۴ اس برہن کا دکھ دیکھ اگن بوجھ جاتی — ڈاہن دبدھا لار جگ کو کھاتی

مارین ملکر تانے تان مرد اور ناری — کیا جل ہوا جگ مانہ ہائی سب کھاری

۵ پیاری روئی دن رین چین نہیں پایا — کھو کیو نکر لکھے دھیر سین پن کا یا

نہین کوئی پڑنا اس راہ سفر ہی بھاری
پیاری جیتے جانو موت ٹری نہین ٹاری
۶ سب سکھیان چیت کٹھور کرین بید ردی
آلی تن من دینا جار ہوئی ہین ہردی
بھرتی ٹھنڈی ہاے ہوا جل جاری
جل بھن کرہین خاک ہوئی سب باری
۷ ایری سنیئے اچرج بات روی دکھ دینا
سکھی بھلی بھاگن ساتھ ہای سنگ لینا
دکھ روی ہی سر کوٹ چھوڑدے پیاری
کیون آیا ہین تجھ پاس رہو تم نیاری
۸ ست گور رام اپار مکت کو مولا
سوئی ابھاگن جان ساربد بھولا
سو مورکھ ہین بھار نہین آراما
ایری سہر یہ جھولا کال برتھا نرجاما
۹ ایری کرم کلا بستھار پار نہین پانا
سکھ دکھ ہین بھراے جال اُرجھانا
شبد بنا بسنار مول اندھیاری
آلی انترسادھن سار سوئی لبہاری
۱۰ ست ست گور رام چھوٹ جگ جانو
من اندری کو پریم سبشٹے یہ مانو
ایری اگم اگوچر جان وار نہین پاری
شبدابن چیت دھیر کال سرماری

چوپائی

پریم اوٹھے جب ار کے ماہین
نیم اچار رہے کچھ ناہین
نینون سے جل دھار بہائی
نس باسر برہ اگن جرائی
پی بچھوہ کی پیر ستاوے
گھر بن ارت اوت کچھ نہ سہاوے
ہاے ہاے کرین بتائی
نیا نیہ جس مین تنہائی
کب ہون جس باورہی جائی
چھن روے چھن کری ہنسائی
کبھون مرون کرے دن راتی
کبھون بیٹھ سجبر کر چھاتی
گور بن پیار ان لگے نہ کوئی
دھن یہ وار دیکھ دکھ ہوئی

دوہا

بره پرل دل ساج کے گھیر لیو موہ آئی ۔ نین مار چھانڈ نہین تڑپ تڑپ جیا جائی

ادھک پت گور دیوسی سہج جگت سنگ ہوئے ۔ شبد ابن نشچے لکھو مکت کھڑی در سوئے

ہر گور سنت اکھنڈ ہین ساکھی سبد پران ۔ شبد ابن بھج ہر دی سی نشچے ہوئے کلیان

دوہا

رام لکھو نج آپ مین دیکھو پرکھ نہار ۔ شبد ابن مین پا فور الیکھے شبد بہار

اب تھوری سی بانی سری مہنت و سنت و نیز سادھان و بھگتان بہار بندابنی نیچے لکھی جو اکثر اپنا بھیا و نقشہ ہین منتی مین لکھی جاتی ہے

دوہا

ست گور رام سرنگ ہو جیون کر اُدھار ۔ بار بار نمی کرون موہ او تار و پار

شبد

ادگن سندھ سمائے گن ایکو ناہین ہو ۔ سری شبد ابن پرکھ دیال کی سامن ماہین ہو

ہو سم تیت نہ آن ہی دیکھا من ماہین ہو ۔ بھو جل اگم اتھاہ ہی بوڑتا ماہین ہو

ست گور بیگ او بارئی پکڑ و گھر باہین ہو ۔ کام کرودھ مد لوبھ یہ پاپی مہا دکھدائی ہو

سوامی نج جن جان کی راکھو سرنائی ہو ۔ جنم جنم بھٹکت پھر بھوساگر ماہین ہو

تیرتھ برت نہ دیو کی آسا من ماہین ہو ۔ ست گور رام کی چرن بن بھاوی کچھ ناہین ہو

تن من دہ لیجہ دیو کو سب کہت سنائے ہو ۔ یہ تن نو کا ترن کو آگے کچھ ناہین ہو

جیسین سوتی اوس کا تم تن نس جائی ہو ۔ بن ست گور کوئی دوسر و تارن کو ناہین ہو

جنم جنم کی سمپدا دیکھت چل جائی ہو ۔ سرت شبد پائے بنا کچھ ہاتھ نہ آئی ہو

مرگ بھرم بار بلو کی جل دکھیت نا ہین ہو — جیون مکری کلہتا رجال اُرجھو جھو ما ہین ہو
جیون تر و پیا تا جھرین پھر لاگت نا ہین ہو — تیون نر تن چھتین تجھی پھر پرابت نا ہین ہو
روپا کمنڈ بیا پک پوترن سب گھٹ ما ہین ہو — اٹل سروپ کی بنتی صاحب انت سہائی ہو

شبد راگ کافی

۱ میرا من ماتاری ماتا — کیون نہین ست گوررام تو گاتا
۲ رتن جنم تو بادھی کھوتا مارگیا جم لاتا — بکھ بھوگ یہ چار دس کو آخر تو پچھتاتا
۳ کال نقارہ سر پر باجی تا کی سدہ نہین پاتا — دھن دارا ست بہاتی ساتھی کوئی سنگ نہ جاتا
۴ کال بھوانگم آن ڈسیگا تا کا سمجھے نہین لاتا — اتاہی نکٹ پیا ہی تیری تا کو کیون نہین دھیاتا
۵ شبد سرت جب ایک ہو جاوی جم بھی دیکھ لجاتا — سری بندرابن اٹل ذبا پایا مٹ گئی جم کی گھاتا

شبد

کاہے ست گوررام بسرایو — پیارے ناحق جنم گنوایو
پروا اگن سنی تن من جار را — سوا لسنا بھرے بھرایو
تکھ تکھ پتیان بھیجون سجن پیو — کوئی خبر نہ پایو
رین دن نیر بہے موہ نینون — پیا پردیس سدھایو
کون اوپاو کرون میری سجنی — جاسون یہ گھر نہین آیو
اہند ناد کی ڈور گہی ہے — سرت شبد سون لایو
سن مہا سن پار او تر کر — بھنور گپھا چڈھ دھایو
ست پد لکھ سری بندرابن پورن — ہر بیاس چرن لپٹایو

شبد

ستگورو رام کا مین ہون چیرا

۱ چڑھی سُرت گگن کے ماہین — جنم سے کرا نبیرا
۲ اودہ گلی کی راہ مین پائی — کرا الکھ مین ڈیرا
۳ ست لوک لون جیتی گنتی — سب کا ہو مین گھیرا
۴ نارد کو سری بندرابن سے ملگئے — مٹگیا جنم مرن کا پھیرا

شبد گنڈلیا

بنگلہ مین اِک بنگلہ دیکھا تسمین پرکھ الیکھ — تسمین پرکھ الیکھ ہین جھپا بانی ہو سے
جسپر کر پا کری کپاٹ جو دیوین کھوسے — دبے گیان اوپدیش بھرم کو دور مٹاوین
لیکہ پادہ اوپدیش آنند کے منگل گاوین — ستگورو رام کا جاپ سرومن یہی جانو
دوبدھا درمت دور پاپ ہوی سب ہانو — شیودین اس کے گرو سری بندرابن پاویو پرکھ الیکھ

بنگلہ مین ایک بنگلہ دیکھا تسمین پرکھ الیکھ

شبد

ستگورو رام سے ملے بیت مات ری ✤

تن دھن جیتو اور سکھا ی کوئی ساتھہ نہ جات ری — جب ہینسا نکلجا نگا کوئی نہ نہین پات ری
جو کچھہ کرو سو کر لو پیاری گیا سما نہین آت ری — بھجن بندگی شبد سنگ میلا پھل ہریہی بات ری

ستگورو رام اس جیان لہاری بانی امولک فات ری

ریختہ

کہو ست گورو رام بندرابن نہین کچھ دیر ہو ہر جن ❊

جسمیہ جیوجہ گودھٹی	دیکھی سرت جاگی گی	سبھی جگت بھوگ بھو بھائے	پشنوت ہو گیا ہر تن
ٹیڑھی کھنیہ مین بھولا	کرو ہو اور کام بس بھولا	پڑی جب بات بچپنون کی	نیروگا ہو گیا تن مین
گورو کرپا کرے مجھ پر	سرت پھیری میری دُھن پر	لکھا جب شبد کا میلا	ہوا شدہ صاف یہ پر تن
چرن سیوا مجھے بھائی	نہیں اب جیت کہون جائی	داس گوبند پرشاد کی آشا	پڑی جب لگ گیا نج دھن

شبد

من تم سری بندرابن دھیاو رے

تن دھن گٹم سرب کچھ دائی ان سنگ نیہہ نہ لاو رے — گھٹ انتر انہد دُھن باجے تامین سرت لگاو رے

سوتم سپری بندرابن جی کا درشن کر سکھ پاو رے — ست گورو رام سندھ کی ماہین نج من گوتا کھاو رے

گورسرن داس کی چاہ یہی ہے سری بندرابن گن گاو رے

شبد

مین پاپی بیجال شدہ بدہ کچھ نا ہین ہو — سری بندرابن راکھو توہ کہہ باہین ہو

ست گورو تم اودھ بہوت کا اُوجھم بہیا لسی ہو — گورسیو کچھ نا بنی جگ بہوت ہانسی ہو

ربی یا رنج تپت کو کہہ راکھو ہا تھا ہو — من تنگ سبھی بن نہین کرتا نت گھاتا ہو

مین کچھ نادان ہون بدہ صاف ہرانی ہو — ست گورو رام دیال ہوی دو شبد سکھانی ہو

گورسرن داس ان ست گورو کی نت سکھ پاتا ہو — سری بندرابن ست نام سی آواگون نساتا ہو

ریختہ

پڑا جگت بیچ بھاری تم — کو سنگت بس رہی ہر دم

بسے بس چاہ مین باقی گپت نند پاسی ہین آقی — اپنے چت مین نہین جانا لگا کی رات دن ہم ہم

گرو سے مجھے نہین لاسے	ہین کچھ کچھ کہین اور نگاسے	یہ ہترا صاف کہیسین	کپٹ پیاری سمجھ ہی کم
گرو سیوا ابری نعمت	مین یاپی کی ہی شناست	نہین سب پریم سہی ھاری	اہی سی مور ہایہ غم
گرو ارپن یہ تم تن من	ہین ست گورام شبدا بن	سرت جونا وہی لاوے	تجھی یاوی یہ پھل تم دم
کرم اور بھرم مین لاگے	نہین یہ کاس بس جاگے	داس گورسرن کی عرضی	قبول ہووی مٹے سبھی جم

چوپائی

۱	ست گورام دیا ندہ پایو	سری بندرابن نام لکھا یو
۲	بڑے بھاگ مین سرنی آیو	میرو دکھ سب دیو مٹایو
۳	اوگن میرے درشٹ نہ لائی	شبد بھید دینا درسائی
۴	ست پرش گورو روپ بکھانا	نرمایا نرونڈ لکھا تا
۵	مم مت الپ پار نہین پایا	ست گورو ین سیوا جیت لایا

ریختہ

بجوست گورام بندرابن | ملے نہین بھیر یہ نر تن

گرو تم نام دھن یہ ہیتی	یہی کچھ جان لو ریتی	جگت جھوٹھا لکھو بھائی	ملے تم لو کہاں دھن
گرو دیوا جبھی پایا	چرن سیوت نت لایا	ہوی کاج مری موپے	لکھا سوپ مین گھرتن
برہ کا کھیل مین کھیلا	پیا نے بانہہ گہہ میلا	پیارا مل گیا مائی	سکھی ہو یا بھی تن من
سنی دھن گگن مین پیاری	جگت سدہ مٹ گئی ساری	ملا ست گورسرن کو پیارا	جھلکین ہین نین اپنے سرن

شبد

پیارے سری بندرابن گاورے

ست گورام کی دھن پیاری لگاو تو چپل پاوری
سُرت شبد کا مارگ لیکر گگن پوری چڑہ دھاوری
گھٹ مین تیرے تیرتھ ہیگا تا مین مل مل نھاوری
ست گور پیتم کی ابلا گھا جون سرن چیت چاوری

شبد

سُرت تو سری شبد آپن سے پاگ ری
من کو جان ہی کالا ناگ ری

ساری اوستھا کھیل گنوائی ست گورانم جیاجاگ ری
تن پیارے چار روز کا سُرت شبد مین جاگ ری
سن من میرے کیون نہین پاتا گورچرن مین لاگ ری
جگت بیشی مین سب گھلائی انکا کر تو تیاگ ری

سنت داس جن امرت چاکھا ہواہنس من کاگ ری

شبد

سری شبد اپن لگہ جاگ ری پیاری ہوئی ہنس رہی جو کاگ ری
دھیرج شانت سُری ست گور لی مجھی بڈبھاگ ری چرن سرن آئی ہی تکتا جگت بھانس نہین لاگ ری
ست گورنام الکھہ رسا وا صاف کی سب داغ ری پرلوک نج باسا پاوی جو چرن سے پاگ ری

ست گورام پیار نج داس جگت آس دے تیاگ ری

شبد

ست گوررام مجھے ات پیارو

ہون مکھہ چھپہ جانون نامین مجھے گوروجی تارو بار بار گورتیان لاگون انکی بارادو دھارو
شبد بھید کر پاکر دیجے موہ لگا نو پارہ گور بھگت سیوک نج داسا بھگت دان آدھارو

چھند

سری ست گورام کی استت سنو زات پاونگ
الکھ اگم سرب سو شیو آد کرتے گیا و ننگ

سدہ جن مگن سنن من جنم مرن نا دھاونگ
سری ست گورام کی دھن ساہ رنگ کوتار ننگ

کام کرودھ بکا بتی سرب کا ہو ناس نگ
ست گورام سا بابت پورن سچ ہی بار ننگ

جیت زودھا شبد شن کوش کوی کا ننگ
دھن اپنا ہدیہ گگن کی ہوی برت ایکا کرننگ

سو ہم پرکاش سری بندرابن تم اگھ جہار ننگ
شانت بیدی نیند تاجن نند کشو رکہا و ننگ

تلانا

گنگ جمن سب جوت لہنا ئی
اوڈانگلا سکھن دھیان سنت شبد گھن گھن گھنن

ست گورام سرن جو لاگی نس دن سمرن ماہین
تال ہمرن سر گم نانی تا دیم تا دیم تن تن تنن

سری بندرابن چرن سنگ کی راہ ملی ہی دا ہین
رام چرن چرن کو داسا دھار تم دھار من من منن

ریختہ

سری ست گورام کی سنگت سرون جان پیارے
بھجو ست نام نری سی رہو تم جگت سے نیارے

یہی جگ جیتا کچھ جال سب سارے
کرم جنجال سے چھٹکر سنتوں سی ہو پیارے

سمجھا و بوجھ جب آئی او تر گئے بوجھ سب بھارے
برہن برچھ کو جلنے بھرم سب دور کرڈارے

جو گورپتا وید جہاکی سرت دی شبد کی لارے
بچن سی بندرابن راج جی سو جیت مین دھارے

غزل

واہ گورو کی نام سی عاشق جنم سوپھل لیے جاتے ہین
ست گور شبد کے دھیان مین یک آپ مین ملجاتے ہین

سرن کے ست گور کی آس اپنی کو ڈال دیا
چھوڑ جگ کی آسا مٹی صاف لاگ وہ جاتے ہین

جاگتا ہو تو جاگ کر کہہ ست گورام کو پانا مشکل ہے
او سر کے چھپا وگیا دن یون ہی بیت جاتے ہین

سری شبد ابن ہے پریت کریگا دیا رام بس پاویگا	تبا مجھن اس نام کی بار و جم کی پھانسی جاتی ہین

قصیدہ

ست نام ہم پایا ہی ہمین سری شبد ابن سی پایا ہے	جن مرت مین کو پان کیا پھر نا کہین آنا جانا ہے
شبد ابن مین ہو ہم کیا تب پاروپ لکھاتا ہے	ہو پار تو جگ کی دھندھی سے جن اسی بچن کو مانا ہے

ست گورو رام کو جاپ ہو روپ ہر مبر واہ گورو کو دھیانا ہے
ست گورو پرشاد کی آس چرن بیچ باس ہی مکھ سمرن گیانا ہے

کال کی جال مین پھنسی سب جگت رہا اور جھانا ہے	تو مان بچن ست گورو کی جواب آپن کو سلجھانا ہے
دن چار کو جھوگ کئے پھر آخر کو مر جاتا ہے	تو جیت سمجھ صلیت کو پھر سہجے گھر کو دھانا ہے

ست گورو رام کو جاپ ہو روپ ہر مبر واہ گورو کو دھیانا ہے
ست گورو پرشاد کی آس چرن بیچ باس ہی مکھ سمرن گیاتا ہے

جھولنا

اس گھر سے گھر کی چاہ کرو ست سنگ کی دکانین بہنا جی	کنج کنول کی گھاٹ لگو تب آگی سرت چلاونا جی
تہان سمر شبد ہوا دسنے کو تم ملینا جی	آگی بیچ شبد یہان باجت پر لکھوا و نکا گہنا جی
ہر دم ہین یہ یاد رہی ایک نام کی ساتھ کی چاہنا جی	واہ واہ کی آواز یہان آوی بہت پریم سی گہنا جی
گپت گھاٹ سری شبد ابن کھلین ہو جین بینا جی	داس کہتا ست گورو رام ہو من اب جی جی کہتی رہنا جی

شبد

ست گورو رام نام سمرونگی +

پل پل لگن لگی چت سون چین کنول تہی مین دھرونگی	دیر جا آپن کی لین ہین سرن گہی چھین ما نہہ ترونگی
درسن پایا تاپ نہون چھوٹین سیوگی ہو گاون ست پرونگی	ادھر محل سائین کا پایا سیام کنج مین سرت بھرونگی

سیت پرشادی پاگی پڈ شانت نج ہیہ مین گیھو ۔ نج پا کے گور کی من تیھو جاس کر سکھ ہو لیو
نام اس کی پانچ پیو سری بندرابن کر ون ۔ پرتاپ ست گور نام سی گور نام نج ہر دے دھرون

دوہا

ست چت آنند روپ ہو واہ گور ست گور رام ۔ نام بھید جن پائیان پورن ہووے کام

چوپائی

سری بندرابن تم چرن نمامی ۔ سری گور پورن انتر جامی
ہین کامی کرودھی بڈ بھاری ۔ سرن جان اب لیو اوباری
بشین سی ہین ات من لایو ۔ تانی مجھکو بھید بھرمایو
اس تن مین گور پورا پایا ۔ نج آنند گھر ماتھ لکھایا
جب لگ اپن روپ نجانا ۔ بھولا بھولا پھرا نمانا
موہے مکت سب ہی بتلاوین ۔ آس آس جیون بھرماوین
سنت سبہ پرمان نہ ماہین ۔ اپنی دھن لس دن وہ تاہین
مان کی ہیت مکت بسراوین ۔ جگ سکھ کو چھن چھن مین ھاوین
جو کوئی سار بھید بتلاوے ۔ جیتے مکت روپ دکھلاوے
کرم بھیند گل ماہین ڈارین ۔ نجے آنند کو چت مین دھارین
ست گور جو ست روپ لکھاوے ۔ مایا کرت سنکھ چت نہ بھاوے
ست گور کرپا جن مل گیو ۔ تن من گور ارپن کر دیو
شبد اکھنڈ بھیو پرکاشا ۔ دکھ کلیش کو ہو گیو ناشا

گوسیدا یہ کرم سائی
آسا کہین کی رہی نہ بھائی

نام رتن گھٹ مین کھینچیا
بان سرو ور بھو سکھ لینا

سن اور مہا سن تج درساوا
بھید ابھید سبھی لکھ پاوا

الکھ اگم امر ابھو پر پایا
ست سروپ نہین وہان مایا

ست گور رام سین سرتا جا
جن جانا پورن تن کا جا

گور سیو کی نج پایا نا ما ⁂
جاے بسا اپنے گور دھا ما

دوہا

ست گور رام جن پائیان دوسر رہی نہ آس
سو جن مکتا ہو سنکے پاوین نج گھر باس

منگل

سوہنگ نام سمیپ جو رہتا درسیا
مکت بدار تھ ہا تھہ جو ست گور پرسیا

بن سورج او جیار جھون دس ہورہا
سیتل جل کی دھارا مین سن یہ رہا

اوسے لٹنین دیکھہ الکھہ پرگاش ہے
پی امرت متوار سہج دھین باس ہے

سن سکھر کی ماہنہ جو نوبت باجتی
سرت لگی تا ماہنہ مدھر دھن گاجتی

بن سواتی اور سمیپ جو موتی اوپجیا
ہو گیا میل ملاپ تہین دکھ نبیا

بنک نال کے پار جھکا تا جن کیا
سہج سمادھی پاے انا حد جھنجھیا

تین سن کے پار جو چوتھا دیکھیے
ست گور ہاتھہ دو رہن الگم کو نرکھیے

اٹ پٹ او گھٹ گھاٹ سبھی سے پار ہو
ہنس گتی کو پاے شبد سے تار ہو

من نشچل ہو جاوے تو آپی آپ ہے
دو ویت کلپنا ناش نہین کچھ تاپ ہے

منگل منگل ہوے پیا سنگ باس ہو — دبدھا دُرت دور بھرم کا ناس ہو
بندراین بہار جو دسوین دوار ہین — ہوگیو پورن تین گُنا کے پار ہین

آرتی

پورن برہم آرتی لاؤ — سوہنگ رام گرو پد دھیاؤ
دیپک جوت سُرت کی باتی — انہد سنکھ اکھنڈ بجاؤ
گھنٹا ناد برانتر دھیانا — پریم کی پہپ سو پہل برساؤ
دیا دھرم میوا مشٹانا — سیل سمت کے تھال سجاؤ
سیوا سُمرن کر سب ساجا — شبد سدھار مدھر دُھن گاؤ
شانت سرور جل بھر لیجے — آنند چھینٹ سکھم چھڑکاؤ
بندراین بہار لکھو گھٹ — آرت پرشاد امر پھل پاؤ

شبد

سب تو کہی ایسی کیون نہ کہی +

اٹ پٹ باٹ اوگھٹ گھاٹ دھارا اگم بہی — پورت ہون فی پانہ پیاسے جھپٹے کے بانہہ گہی
گور کرپال دیا جو کینہی اون کو اسہی چہی — مین مت بین بھرم سون چیونکہ سکہ بھول رہی
پانچ بہار بہار شبد سن الکھ لکھت ہے سہی — دو کہہ بھرم جنجال مٹا سا ایک ہی ایک اہی
سوامی ملن جگ جال مین جنکی ہے آس یہی — بندراین پربھو نیر دکھاوت پھولن نیتھہ لہی

گرنتھ کرتا کی پرارتھنا بعرض

اب گرنتھ کرتا ایشر اور سنت مہاتماؤن سے یہ پرارتھنا کرتا ہی کہ جو کوئی بہار بندراین کو پڑ ہے

نہ کام یعنی سنساری اور پرلوک کی سکہ آدمی کا سمجہا بغیر پڑہے اور سنے اوسکا چت سنساری کامنا اور بہتیا دہیا ونسی سدہ ہوکر نشچل اور ایک اگرہ ہوجاوے اور دیب درشٹ پراپت ہووے

نظر حق الیقین ۱۲

دوہا

من کے استہر ہوت ہی درسے ست سروپ
تہیا تم کی ہان ہی سندر ابن لکہہ روپ

اور جو شبد کا ابہیاس کرین اونکو سوگم تا سے ست شبد کی پراپت ہو اور جو نرس کام پرین اونکی لوک پرلوک کی سبہ اچہا پورن ہو اور سب کلیش دور ہون اور گورو سادہ برہمن اور بہوت کہے کی سیوا کرنے کی خواہش ہو غرض جو بہار سندر اپنی منتہی ہو اوسکی اوپاسنا پورن ہو اور گیان کی پراپتی ہووے جو کہ یہ نیتی یعنی عرض اور ابلا کہا ست انتشکرن سے جیوون کے آنند اور کلیان کے واسطے کی گئی ہے اور جو کہ یہ پرگٹ ہے کہ جو سچے دل سے پڑہین سنین گے وے بیشک سجن اور اچھے کرم کرتا اور سبکے پیارے ہونگے اس سے مجھے یقین ہے کہ میری یہ آرتہنا پوری ہوگی آگے گورو مالک اور ہر اچہا شنا سے یقین سے یہ عرض ہے کہ جو میری سہو وخطا نظر سے گذرے اوسکو معاف کرکے مجھے زیر بار منت کیجیے اور آپ فیض بخش کہلائیے مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

فصل پانچوین ہوئی تمام	منزل مقصد کا پیغام
گر کریو پسند عوام	کل جگ مین یہ مکتی دہام

تمام شد

خاتمة الطبع

چمن چمن ستایش اور گلشن گلشن نیایش باغبان جہان کو کہ اس زمان نضارت
اقتران مین کتاب معرفت مخزن بہار بندرابن تصنیف لطیف سری مہاراج
سچدانند سروپ سری بندرابن جی اچارج نبیتھہ بہار بندرابنی چوتھی مرتبہ مطبع
منشی نولکشور صاحب واقع لکھنو مین آخری ترمیم و تصحیح و نظر کردہ مسودہ
مصنف سے باضافہ بیشتر مطالبہاے جدیدہ ماہ اگست سنہ ۱۸۷۳ع
مین چھاپی گئی۔ شائقون کی توجہ اور اہل باطن کی حقیقی خواہش سے
ہزارہا جلد اسکی چھاپتے ہی ہاتھون ہاتھ ہوگئین مصنف صاحب کی نیک خیالی
اور خیالات پاکیزہ ایسے نفیس ہین کہ اگلے زمانے کے سنت منیشرون کبھیشرون
کے جیسے کلام معجز نظام مین اثر دیکھا ہمنے اپنے تجربہ اور اکثر شخصون سے
سنا کہ اس کتاب کو جسنے اول سے آخر تک دیکھا فی الفور اوسکا اثر خیالی
جام محبت بھگت و گرو سیوا و گیان سے لبریز پایا۔ اسکا ترجمہ ہندی بھی
اس مطبع مین موجود ہے۔ امید قوی ہے کہ قدردانون اور شائقون کی
گرم بازاری سے جلد تر پانچوین مرتبہ چھپے اس کلام پسندیدہ کو پرمیشر ایسا ہی
مقبول خلائق کرے۔ سری مہاراج مصنف صاحب کا نبیتھہ نہایت
خوبی و رونق و ترقی کے ساتھہ برکاشت ہی کیسقدر حال
نبیتھہ کا تحریر مفصلہ ذیل سی کہ بچشم خود
دیکھی ہے ظاہر ہوگا

نقل

جو کہ اکھاڑہ سادھان بہار بندرابنی نیتھہ کا دو سال سے میلۂ پراگ راج مین واسطے
اشنان کے آیا اور دوسری بار میلہ کمبھہ کا تھا چنانچہ اکھاڑۂ مذکور کو جگہ سردوبار
متصل خاک چوک بیراگی سادھان کے پاس برابر دیا گیا اور اکھاڑۂ مذکور
بروز اماوس میلۂ کمبھہ مین بہمراہی اکھاڑۂ نرملہ سادھان کے واسطے اشنان
سری بینی مادھوجی کے گیا تھا اور مین مہتمم میلۂ ماگھہ اس تحریر کو ایمانا
لکھتا ہون کہ چلن اس نیتھہ کا ٹھیک ہے اور سوامی اکھاڑۂ بہار بندرابنی
ہزار ہا روپیہ پرمارتھہ اپنی ذات سے صرف کرتے ہین اور اپنے دھرم
مین بڑا اعتقاد رکھتے ہین اگر آیندہ بھی اکھاڑۂ مذکور واسطے اشنان کے
بینی کے کنارے آوے تو جگہ مطابق صدر کے انکو دی جاوے اور
غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ جو افسر بندوبست کرے وہ اسکے مطابق
کرے گا تو کچھ تکلیف واقع نہو گی اور اسکا اجر ملیگا فقط مرقوم ۱۵- فروری ۱۸۸۲ع

بقلم بابو لال

دستخط و مہر سردار نراین سنگھ کوتوال